حسابِ دُشمناں
علیم الحق حقی

ایک پرعزم نوجوان کی کہانی جو اپنے دشمنوں سے حساب بے باق رکھنے کا عادی تھا

- یہ ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جو انتہائی پستی سے اٹھا اور اپنی شیطانی ذہانت کے بل بوتے پر امریکہ کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہونے لگا۔
- وہ اتنی مہارت سے فراڈ کرتا کہ لٹنے والے بھی اسے داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے تھے، پولیس بھی اس کے سامنے بے بس تھی۔
- اس کے شکاروں میں ایک ریاضی دان بھی تھا۔ جس نے فراڈ کا جواب فراڈ سے دینے اور اپنی رقم واپس لینے کا تہیہ کر لیا تھا۔
- یہاں سے عقل وذہانت اور چالبازیوں کا ایک ایسا کھیل شروع ہو گیا کہ عقل دنگ رہ جائے۔

علیم الحق حقی کا نیا تیز رفتار اور سسپنس سے بھرپور شاہکار ناول

Rs. 80.00

ISBN 969-517-013-7

وہ چاروں، ایک دوسرے کے لئے اجنبی تھے، بے حد دولت مند تھے اور اپنی امارت کو مزید مستحکم بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے.......... ہارلے اسٹریٹ، ہائڈ اسٹریٹ، کنگس روڈ اور میگڈالین کالج آکسفورڈ میں چھ بج کر بیس منٹ کا وقت تھا۔ چاروں اجنبی اپنے مقام پر بیٹھے ایوننگ اسٹینڈ میں پیکٹ آئل کے حصص کی قیمتوں کے بارے میں پڑتال کر رہے تھے۔ اس روز حصص کا بھاؤ پونے چار پاؤنڈ تھا لیکن ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ آنے والا دن انہیں ان کی دولت سے محروم کر دے گا.......... جب کہ اسی روز تقریباً ساڑھے پانچ گھنٹے قبل بوسٹن میں، ہاروے نے فون پر زیورچ میں اپنے نمائندے کو کچھ کاروباری ہدایات دے کر اس سے ومبلڈن میں ملاقات کا وقت طے کیا اور پھر بوسٹن میں لنکن ٹرسٹ کا نمبر ملاتے ہوئے اپنی سیکرٹری سے کہا۔ "مس فش! پیکٹ آئل کے سلسلے کا تمام ریکارڈ تلف کر دو۔ سمجھ گئیں؟"

"جی ہاں، جناب۔" مس فش کو گزشتہ پچیس سال میں تین مرتبہ ایسے ہی احکامات مل چکے تھے اور اس عرصے میں اس نے سیکھ لیا تھا کہ کوئی سوال کئے بغیر احکامات پر کیسے عمل کیا جاتا ہے۔

ہاروے نے سلسلہ منقطع کرنے کے بعد اطمینان کی ایک گہری سانس لی اور فتح مندی کے احساس سے سرشار ہو گیا۔ اب وہ جشن منا سکتا تھا۔ اس نے ان سگاروں میں سے ایک سگار سلگایا جو اس کے لئے بطور خاص کیوبا سے اسمگل کئے جاتے تھے۔ پھر

اس نے مشروب کی وہ بوتل نکالی جو پرانی ہونے کے باعث بیش قیمت ہوگئی تھی............ اور پھر وہ جشن منانے میں مصروف ہوگیا............ تھا۔

☆======☆======☆

قانونی طور پر دس لاکھ ڈالر کمانا یقیناً مشکل کام ہے۔ غیر قانونی طور پر دس لاکھ ڈالر کمانا نسبتاً آسان ہے لیکن دس لاکھ ڈالر کما کر انہیں برقرار رکھنا سب سے مشکل ہے۔ ہنرک ان معدودے چند لوگوں میں سے ایک تھا' جو یہ تینوں مراحل طے کر چکے ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ قانونی طور پر دس لاکھ ڈالر' اس نے غیر قانونی طور پر' دس لاکھ ڈالر کمانے کے بعد ہی بنائے تھے۔ بہرحال' یہ بات طے تھی کہ اس نے کبھی کچھ گنوایا نہیں تھا۔

ہنرک نیویارک کے ایک پسماندہ علاقے میں واقع ایک چھوٹے سے کمرے میں پیدا ہوا تھا۔ اس کمرے میں اس جیسے چار بچے پہلے سے موجود تھے۔ وہ پُرآشوب حالات میں پلا بڑھا۔ خدا پر............ اور ایک وقت کا کھانا کھانے کی سہولت پر اس کا ایمان تھا۔ اس کے والدین پولینڈ کے پناہ گزین تھے۔ اس کا باپ ایک بیکری میں کام کرتا تھا۔ وہ ہنرک کو تعلیم دلانا چاہتا تھا لیکن ہنرک کبھی اچھا طالب علم ثابت نہیں ہوا حالانکہ وہ بہت ہی فطین لڑکا تھا۔ دولت کے پیچھے بھاگنا اس کے لئے اتنا ہی فطری تھا' جتنا کہ کسی بلّی کے لئے چوہے کا تعاقب فطری ہوتا ہے۔

وہ چودہ سال کا تھا کہ اس کا باپ مرگیا۔ چند ماہ بعد ماں بھی چل بسی۔ پانچوں بچوں کی منزل' یتیم خانہ تھا لیکن ہنرک وہاں سے بھاگ نکلا۔ ان دنوں زندہ رہنا خاصا مشکل کام تھا' لیکن ہنرک بدترین حالات میں زندہ رہنے کے فن میں طاق ثابت ہوا۔ نیویارک میں بے آسرا زندگی گزارنا اس کے لئے ایک ایسی تعلیم ثابت ہوا' جس نے مستقبل میں اسے بہت فائدہ پہنچایا۔ اس نے برتن دھوئے' جوتے بھی پالش کئے............ لیکن اپنی آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھیں۔ اچانک اسے پہلا موقع ملا۔ ان دنوں

وہ ایک کمرے میں' ایک لڑکے کے ساتھ مقیم تھا۔ اس کا ساتھی نیویارک اسٹاک ایکسچینج میں بطور قاصد کام کرتا تھا۔

ایک دن پیٹ میں درد کے باعث اس نے دفتر والوں کو ہنرک کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ وہ پیٹ کے درد کی وجہ سے ڈیوٹی پر آنے سے قاصر ہے۔ ہنرک نے پیٹ کا درد ٹی بی میں تبدیل کردیا جس کے نتیجے میں قاصد کی اسامی خالی ہوگئی اور اس نے فوراً ایک کامیاب انٹرویو بھی دے ڈالا............ پھر اس نے کمرہ بدلا اور قاصد کی وردی پہن لی' یوں اس نے ایک دوست تو کھو دیا لیکن ملازمت پالی۔

اس کے ذریعے جو پیغامات بھیجے جاتے' وہ خرید لو اور بیچ دو' جیسے مشوروں پر مشتمل ہوتے تھے۔ یہاں اسے پتہ چلا کہ وہ فطری طور پر ان مشوروں کو سمجھنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔

اٹھارہ سال کی عمر میں' اس کا اسٹاک کا تجربہ چار سال کا ہوگیا۔ یہ گویا اس کے لئے بزنس میں ماسٹرز ڈگری تھی۔

ایک روز ہلگارڈن اینڈ کمپنی سے ایک پیغام لے کر چلا۔ حسبِ معمول اس نے پہلے ٹائلٹ کا رخ کیا تاکہ پیغام کی نوعیت معلوم کرسکے۔ ایسے پیغامات پڑھنے کے نتیجے میں وہ حسبِ حیثیت بیس پچیس ڈالر بنالیا کرتا تھا کیونکہ وہ پیغام میں دیئے گئے مشورے پر عمل کرتا تھا۔ اس روز ٹائلٹ میں پیغام پڑھتے ہی اسے اندازہ ہوگیا کہ وہ بے حد اہم پیغام پڑھ رہا ہے۔ ٹیکساس کا گورنر اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کو شکاگو سے میکسیکو تک' پائپ لائن بچھانے کی اجازت دینے والا تھا۔ اس سلسلے میں ایک سال سے گفت و شنید جاری تھی۔ کاروباری حلقوں میں یہ خبر گرم تھی کہ گورنر یہ درخواست مسترد کردے گا۔ پیغام آئل کمپنی کے صدر' راک فیلر کے نام تھا۔ اس اجازت کے بعد منافع کی شرح میں بے پناہ اضافہ ہوتا۔

ہنرک پیغام پڑھ کر نکلا تو قسمت اس پر مہربانی ہوچکی تھی۔ اچانک اسے ایک موٹا

سا آدمی ٹائلٹ سے جاتا دکھائی دیا۔ موٹے آدمی کی جیب سے کوئی کاغذ گر گیا تھا۔ ہنرک اسے اٹھا کر دوبارہ ٹائلٹ میں گھس گیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ وہ کاغذ درحقیقت پچاس ہزار ڈالر کا ایک چیک تھا جو کسی مسز رینک کی طرف سے کیش کرانے کے لئے دیا گیا تھا۔ ہنرک نے تیزی سے سوچا اور پھر آندھی کے تیز جھکڑ کی طرح ٹائلٹ سے نکل کھڑا ہوا۔

بیئرر چیک کیش کرانے میں اسے کوئی دشواری نہ ہوئی۔ پھر وہ اسٹاک ایکسچینج پہنچا اور ایک بروکر کے ذریعے اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کے ڈھائی ہزار حصص خرید لئے۔ حصص کی قیمت اس وقت ۱۹٫۸۵ ڈالر تھی۔ بروکر کا کمیشن ادا کرنے کے بعد اس کے پاس ۲۶٫۶۱ ڈالر بچے۔ وہ اس نے مورگن بینک میں جمع کرا دیئے......... پھر وہ روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو گیا جن میں پیغام پہنچانے کا کام بھی شامل تھا۔

اس روز گورنر کا اعلان سامنے نہ آیا تو وہ پریشان ہو گیا۔ ناکامی کی صورت میں ملازمت تو جاتی ہی' اسے سزا بھی یقیناً ہوتی۔ اس رات وہ ٹھیک سے سو بھی نہیں سکا......... لیکن اگلی صبح اخباروں میں گورنر کے اجازت نامے کی تفصیل موجود تھی۔ اسے پڑھ کر اس کی جان میں جان آئی۔ اب اسے معمول کے مطابق کاموں کے علاوہ اپنے منصوبے کے دوسرے حصے پر بھی عمل کرنا تھا۔ دوپہر تک حصص کی قیمت سوا اکیس ڈالر ہو چکی تھی۔ اس نے حصص کی بنیاد پر مورگن بینک سے پچاس ہزار ڈالر کا قرض طلب کیا۔ قرض ملنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ اس نے مسز رینک کے نام ڈرافٹ بنوایا۔ پھر اس نے ڈائریکٹری سے مسز رینک کا پتہ معلوم کیا اور فون پر اس سے ملاقات کا وقت طے کر لیا۔ ملاقات شام چار بجے ایک ہوٹل میں طے پائی۔

ہنرک نے اپنا اکلوتا معقول سوٹ پہنا اور ہوٹل کا رخ کیا۔ یہ اس کے لئے کسی بڑے ہوٹل میں جانے کا پہلا اتفاق تھا۔ مسز رینک اپنے سامنے ایک نوجوان کو دیکھ کر قدرے حیران ہوئیں۔ ہنرک وقت ضائع کئے بغیر مطلب کی بات پر آ گیا۔ اس نے بتایا

کہ پچھلے روز غلطی سے مسز رینک کا چیک اس کی کمپنی کے اکاؤنٹ میں جمع ہو گیا تھا' اسی لئے آج تلافی کے طور پر وہ بینک ڈرافٹ لے کر حاضر ہوا ہے۔ اس نے بڑی عاجزی سے کہا کہ بات آگے بڑھی تو اس کی ملازمت جاتی رہے گی۔ مسز رینک کو رقم واپس مل رہی تھی' چنانچہ انہوں نے وعدہ کر لیا کہ بات انہی تک محدود رہے گی۔

ہنرک ہوٹل سے باہر نکلا تو بہت خوش تھا۔ اس کا منصوبہ کامیاب رہا تھا۔

اسٹینڈرڈ آئل کے حصص کی قیمت چڑھتی رہی۔ پانچ روز بعد ہنرک نے ۲۴ ڈالر کے بھاؤ پر حصص بیچ دیئے۔ بینک کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کے پاس ۸٫۲۰۰ ڈالر بچ گئے۔ یہ اس کا منافع تھا جو اس نے پھوٹی کوڑی کی سرمایہ کاری کئے بغیر ہی حاصل کر لیا تھا۔

آئندہ تین سالوں میں وہ بساط بھر سرمایہ کاری کرتا رہا۔ اب وہ بڑی حد تک مارکیٹ کا مزاج آشنا ہو چکا تھا۔ اس کی ذہانت' اخلاقی اصولوں کی کبھی پرواہ نہیں کرتی تھی۔ رفتہ رفتہ وہ پُراعتماد ہوتا گیا۔ اب وہ بہتر کپڑے پہنتا۔ اس کی عمر بیس سال تھی کہ اس کا بینک بیلنس پچاس ہزار ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ مندی کا دور آتے ہی اس نے جبلّی طور پر ہوا کا رخ بھانپ لیا اور تمام حصص سے نجات حاصل کر لی۔

اس نے اوائل عمری ہی میں جان لیا تھا کہ تین چیزیں ہمیشہ اس کی راہ میں رکاوٹ بنتی رہیں گی۔ نام' خاندانی پس منظر اور مفلسی......... غربت کا مسئلہ تو حل ہو گیا تھا۔ اب دوسری دونوں رکاوٹوں کو دور کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے عدالت کے ذریعے اپنا نام تبدیل کیا اور ہاروے میٹ کالف کی شخصیت اختیار کر لی۔

کچھ عرصے بعد ایک فٹ بال میچ کے دوران اس کی ملاقات راجر سے ہوئی جو بے حد دولت مند تھا۔ اسے ورثے میں ایک کمپنی ملی تھی جو شراب درآمد اور کھالیں برآمد کیا کرتی تھی۔ راجر ہاروے سے بالکل مختلف تھا اور یہی چیز کشش کا باعث بنی۔ راجر نیوی میں جانا چاہتا تھا لیکن باپ کی خرابی صحت نے اسے کاروبار سنبھالنے پر مجبور

کردیا۔ ابھی کاروبار سنبھالے چند ہی ماہ ہوئے تھے کہ اس کا باپ چل بسا۔ راجر کا بس چلتا تو پہلی فرصت میں کاروبار بیچ کر نیوی میں چلا جاتا' لیکن باپ کی وصیت اس کے آڑے آرہی تھی۔ چالیس سال کا ہونے سے پہلے اگر وہ کاروبار فروخت کرتا تو اس طرح حاصل ہونے والی رقم' تمام رشتے داروں میں تقسیم ہو جاتی اور اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آتا۔ ہاروے نے غور و فکر کے بعد اس کا ایک حل ڈھونڈ نکالا۔ اس نے تجویز پیش کی کہ وہ کمپنی کے ۴۹ فیصد حصص ایک لاکھ ڈالر میں خرید لے اور جب راجر کی عمر چالیس سال ہو جائے تو وہ بقایا ۵۱ فیصد حصص ایک لاکھ ڈالر میں خرید لے گا۔ بورڈ تین اراکین پر مشتمل ہو گا یعنی راجر' ہاروے اور تیسرا رکن جسے خود ہاروے نامزد کرے گا اس طرح راجر نیوی میں جانے کا شوق پورا کر سکتا تھا۔ جب کہ ہاروے اپنے طور پر نامزد کئے ہوئے رکن کی مدد سے کاروبار جاری رکھے گا۔

راجر کے نزدیک یہ اس کی خوش بختی تھی کہ اسے ایک ایسا شریکِ کار مل گیا تھا۔ اس لئے اس سودے بازی کو تیزی سے قانونی شکل دے دی گئی۔ ہاروے' مورگن بینک والوں کو اپنی صلاحیتوں سے پہلے ہی متاثر کر چکا تھا لہٰذا اسے پچاس ہزار ڈالر کا قرض بہ آسانی مل گیا۔ یوں وہ شپ اینڈ کمپنی کا پانچواں صدر بن گیا اور راجر نے حسبِ خواہش نیوی کی شروع کرلی۔

اب ہاروے کی ایک اور صلاحیت سامنے آئی کہ وہ نقصان کو نفع میں بدل سکتا تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ کمپنی کو شراب کی درآمد کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے' اس نے درآمد روک کر مافیا اور کچھ مرتشی افسروں سے تعلقات پیدا کر کے شراب کی اسمگلنگ شروع کردی۔ نتیجتاً کمپنی کے اسٹاف میں شامل بہت سے معزز اور شریف ملازمین نے نوکری چھوڑ دی۔ ہاروے نے فوراً ان کی جگہ اپنے مطلب کا اسٹاف بھرتی کرلیا۔

تین سال بعد کمپنی کے سو سال پورے ہوگئے۔ ان تین سالوں میں ہاروے' کمپنی

کی گزشتہ ۹۷ برس میں کمائی ہوئی ساکھ برباد کر چکا تھا جب کہ منافع کی شرح تین گنا ہوگئی تھی۔ پانچ سال کے اندر اندر ہاروے دس لاکھ روپے کی اسامی بن گیا۔ پھر اس نے کمپنی کے نام میں' اپنے نام کا اضافہ کردیا۔ بارہ سال میں منافع تیس ہزار ڈالر سالانہ سے بڑھ کر نو لاکھ دس ہزار ڈالر ہوگیا۔ ۴۴ء میں ہاروے نے کمپنی ۷۰ لاکھ ڈالر میں فروخت کردی اور وعدے کے مطابق نیول افسر کیپٹن راجر کی بیوہ کو ایک لاکھ ڈالر ادا کر کے باقی ۶۹ لاکھ ڈالر خود ہضم کر گیا۔

اپنی ۳۵ویں سالگرہ کے موقع پر اس نے چالیس لاکھ ڈالر میں' ایک دم توڑتا ہوا بینک خرید لیا۔ ایک سال کے اندر اندر بینک کی ساکھ اور منافع کا گراف' دونوں ہی تبدیل ہوگئے بینک کا منافع بڑھتا چلا گیا لیکن ہاروے کی ساکھ گھٹتی چلی گئی۔

چالیس سال کی عمر میں ہاروے کی ملاقات آرلین ہنٹر سے ہوئی۔ اس سے قبل وہ عورتوں سے دور بھاگتا رہا تھا لیکن دولت کمانے کے بعد اسے ایک وارث کی طلب بھی ہونے لگی تھی۔ آرلین' فرسٹ سٹی بینک کے مالک کی اکلوتی بیٹی تھی۔ پستہ قامت' فربہ اندام ہاروے اس کے لئے مناسب جوڑ نہیں تھا لیکن اس کی عمر اکتیس سال ہو چکی تھی اور وہ نسوانی اعتماد سے محروم تھی۔ اس کے باپ نے ہاروے کو ناپسند کیا لیکن ہاروے' آرلین کا دل جیتنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

شادی کے ایک سال بعد ہاروے کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی' جس کا نام روزالی رکھا گیا۔ اب روزالی ہی ہاروے کی واحد محبت تھی کیونکہ بچی کی پیدائش کے دوران آرلین' ماں بننے کی صلاحیت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئی تھی۔ ہاروے نے روزالی کو بہترین اسکول میں تعلیم دلائی لیکن باپ بیٹی کے درمیان نظریاتی اختلافات رونما ہوئے اور کچھ دوری پیدا ہوگئی تاہم ہاروے کی زندگی میں محبت کے تین محور تھے۔ اولیت اب بھی روزالی ہی کو تھی۔ دوسرے نمبر پر مصوری کے شاہکار آتے تھے اور تیسرا نمبر گلابوں کا تھا۔ پہلی محبت تو بیٹی کی پیدائش کے وقت ہی رونما ہوگئی تھی۔

دوسری محبت اتفاقیہ تھی اور برسوں میں پروان چڑھی تھی۔ ہاروے نے بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی سہی کے مترادف' بینک کے مقروض ایک دیوالیہ شخص سے ایک روغنی تصویر کھینی تھی۔ وہ اسے فروخت کرنا چاہتا تھا' لیکن نہ جانے کیسے وہ اس تصویر کے سحر میں گرفتار ہو گیا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ کلاسیکی پینٹنگز جمع کرنے کا شوق اتنا بڑھا کہ جنون کی صورت اختیار کر گیا۔ تیسری محبت بھی بعد کی محبت تھی۔ اس کے گلاب' اب تک تین مرتبہ پھولوں کی نمائش میں پہلا انعام حاصل کر چکے تھے۔ ہر بار اس کے سُسر کے گلاب دوسرے انعام کے مستحق قرار پائے۔ علاوہ ازیں ہاروے' سال میں ایک مرتبہ یورپ کا سفر کیا کرتا تھا۔ اس نے گھوڑے بھی پال رکھے تھے۔ وہ ہر سال آسکوٹ میں گھوڑوں کی ریس میں حصہ لیتا تھا۔ اس کے علاوہ ومبلڈن ٹینس ٹورنامنٹ بھی ضرور دیکھتا تھا۔

اگرچہ اب ہاروے کے کاروباری رویے میں کافی تبدیلی آ گئی تھی' اس کے باوجود منافع نظر آئے تو وہ ہیرا پھیری سے اب بھی باز نہیں آتا تھا۔ ۶۴ء میں اسے ایک ایسا ہی موقع مل گیا۔ برطانوی حکومت نے تیل تلاش کرنے والی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے لئے ایک آرڈیننس پیش کیا۔ ہاروے نے پیکٹ آئل کمپنی کے نام سے ایک فرم رجسٹر کرالی۔ اس نے اس فرم کی نمائندگی کا فرض وکلاء کی ایک فرم اور بینک کو سونپا اور خود کو فرم سے بالکل علیحدہ رکھا۔

فرم نے بیس لاکھ حصص جاری کئے اور پھر دس پینس کے وہ تمام حصص خود ہاروے ہی نے خرید لئے۔ ۶۵ء میں حکومت نے فرم کو تیل کی تلاش کا علاقہ تجویز کر دیا۔ ۷۲ء اس نے تیل کی تلاش میں کام آنے والے آلات حاصل کئے اور اس سلسلے میں خوب زور و شور سے پبلسٹی کی۔ چھ ہزار فٹ گہری ڈرلنگ کی گئی۔ اس کے بعد اس نے چند ہزار حصص یومیہ اسٹاک مارکیٹ میں ریلیز کرنا شروع کر دیئے۔ پیکٹ آئل کے حصص کی قیمت چڑھنے لگی۔ اخباری نمائندے اس سلسلے میں فرم کے پبلک

رلیشن افسر سے بات کرتے تو وہ "تبصرہ محفوظ ہے" کہہ کر بات گول کر دیتا۔ اس کا یہ رویہ اوپر والوں کے احکامات کے مطابق تھا۔ کچھ اخبار والوں نے اپنے طور پر نتائج اخذ کئے اور یوں فرم کو مفت کی پبلسٹی مل گئی۔ جنوری ۷۴ء میں حصص کی قیمت تین پاؤنڈ تک پہنچ گئی۔ اب منصوبے کا آخری مرحلہ آ پہنچا تھا۔ اس پر عمل درآمد کے لئے فرم نے ایک بڑے پُرعزم اور پُرجوش قسم کے نوجوان کو پھنسایا' جس کا نام ڈیوڈ تھا۔ وہ ہارورڈ بزنس اسکول کا گریجویٹ تھا۔

☆======☆======☆

ڈیوڈ نے اخبار میں تیل کمپنی کا اشتہار پڑھا تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ پچیس ہزار ڈالر سالانہ تنخواہ' رہائش کی سہولت اور لندن میں قیام۔ اس نے فوراً ہی درخواست بھیج دی۔ چند روز بعد اسے ایک مقامی ہوٹل میں انٹرویو کے لئے طلب کر لیا گیا۔ سلور مین' کوپر اور ایلیٹ مین نامی تین افراد نے انٹرویو کیا۔ برنی سلور مین ہر معاملے میں پیش پیش تھا' جب کہ دوسرے دونوں افراد ڈیوڈ کا تفصیلی جائزہ لینے میں مصروف تھے۔ سلور مین نے ڈیوڈ کو کمپنی کے پس منظر اور مستقبل کے پروگرام کے بارے میں بتایا۔ سلور مین کی تربیت' ہاروے میٹکالف کے ہاتھوں ہوئی تھی۔

"ہماری پیکٹ آئل کمپنی تجارتی اعتبار سے دھماکہ خیز ثابت ہونے والی ہے۔" سلور مین نے کہا۔ "لیکن عام لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہے اسی لئے ہمیں ایک ایسے تعلیم یافتہ نوجوان کی ضرورت ہے' جو دن رات محنت کر کے کمپنی کو عوامی حلقوں میں روشناس کرا سکے۔ آپ کو لندن میں کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر ایلیٹ کے ساتھ کام کرنا ہو گا۔"

"لندن میں میری رہائش کہاں ہو گی؟" ڈیوڈ نے پوچھا۔

"باربکن میں' ہمارے دفاتر کے قریب واقع ایک فلیٹ میں..........." کوپر نے جواب دیا۔

دس روز بعد سلور مین کا ٹیلی گرام آیا' جس میں اسے ۲۱ ویں کلب نیویارک میں لنچ پر مدعو کیا گیا تھا۔ ڈیوڈ کو کلب میں کئی جانے پہچانے چہرے نظر آئے' وہ پر اعتماد ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس نے روشن مستقبل کے راستے پر پہلا قدم رکھ دیا ہے۔ لنچ کے بعد سلور مین نے اسے کمپنی کے لندن آفس میں کام کرنے کی باضابطہ پیش کش کی۔ ڈیوڈ نے یہ پیش کش قبول کرلی۔ اسے یکم جنوری سے لندن میں چارج سنبھالنا تھا۔

ڈیوڈ کے لئے لندن کوئی نئی جگہ نہیں تھی کمپنی کی طرف سے ملنے والا فلیٹ صاف ستھرا تھا اور دفتر سے بہت قریب تھا۔ پیکٹ آئل کمپنی کا دفتر سات کمروں پر مشتمل تھا۔ دفتر متاثر کن تو نہیں تھا لیکن سلور مین کی وضاحت نے اسے مطمئن کردیا۔ لندن میں دفاتر کے کرائے' نیویارک کے مقابلے میں تین گنا تھے۔

سلور مین کی سکریٹری جوڈی نے اسے سلور مین کے دفتر کا راستہ دکھایا۔ اس کی میز پر چار ٹیلی فون رکھے تھے.......... تین سفید اور ایک سرخ۔ ڈیوڈ کو بعد میں پتہ چلا کہ سرخ ٹیلی فون امریکہ میں ایک مخصوص نمبر سے منسلک تھا لیکن یہ اسے بھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ شخصیت کون ہے۔

"صبح بخیر' مسٹر سلور مین۔ بتایئے مجھے کہاں سے کام شروع کرنا ہے۔" ڈیوڈ نے دریافت کیا۔

"تم مجھے برنی کہہ سکتے ہو بیٹھو' کیا تم نے گذشتہ چند روز میں کمپنی کے حصص کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لیا ہے؟"

"جی ہاں' حصص کی قیمت چھ ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ شاید اس لئے کہ کمپنی کی پشت پر امریکہ کے بڑے بینک ہیں۔" ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"نہیں' حقیقت یہ ہے کہ ہمیں تیل مل گیا ہے۔" برنی سلور مین نے دھماکا کیا۔

"لیکن ابھی ہم اعلان کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ یہ جیالوجسٹ کی رپورٹ ہے۔"

ڈیوڈ نے رپورٹ پر ایک نظر ڈالی اور پوچھا۔ "اب کمپنی کا کیا منصوبہ ہے؟"

"ہم تیل کی مقدار کا درست اندازہ لگانے کے بعد تین ہفتوں کے اندر اندر تیل ملنے کا اعلان کردیں گے۔ اس وقت ہمیں پبلسٹی کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے حصص کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔" برنی نے کہا۔

"قیمتیں تو پہلے ہی چڑھ رہی ہیں' شاید لوگوں کو اندازہ ہو گیا ہے۔"

"ممکن ہے' دراصل یہاں کوئی راز چھپانا ممکن نہیں ہے۔" برنی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور اگر ہم رازداری کے ساتھ کسی کو آگاہ کردیں تو..........؟"

"اس میں کوئی حرج نہیں' لیکن پہلے مجھے پتہ چلنا چاہئے کہ سرمایہ کاری کون کر رہا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ ہمارے حصص کی قیمت بیس ڈالر تک پہنچے گی۔"

اپنے کمرے میں آکر ڈیوڈ نے جیالوجسٹ کی رپورٹ پڑھی۔ ایسا لگتا تھا کہ پیکٹ آئل کمپنی نے واقعی تیل تلاش کرلیا ہے۔ اس نے رپورٹ بریف کیس میں ڈالی اور آکسفورڈ کے لئے ساڑھے چھ بجے والی گاڑی پکڑی۔ وہ ڈنر پر ہاورڈ کے ایک پرانے کلاس فیلو کے ہاں مدعو تھا۔ اس کا سابق کلاس فیلو اسٹیفن براڈلے' ہاورڈ کے دنوں میں ریاضی کا ماہر تھا اور اس نے ڈیوڈ اور دیگر کئی لڑکیوں کی بہت مدد کی تھی۔

ایک گھنٹے بعد ڈیوڈ' اسٹیفن کے کمرے میں بیٹھا خوشگوار ماضی کی یادوں سے کھیل رہا تھا۔ باتوں ہی باتوں میں پتہ چلا کہ اسٹیفن کا باپ انتقال کرچکا ہے اور اس کے لئے اچھی خاصی رقم چھوڑ کر مرا ہے۔

"اس معاملے میں تو میں بالکل ہی کورا ہوں.........." اسٹیفن نے کہا۔ "سرمایہ کاری کے متعلق تو میں کچھ بھی نہیں جانتا۔"

ڈیوڈ کو اچانک پیکٹ آئل کمپنی یاد آگئی۔ "تم میری کمپنی کے حصص خرید لو' نا۔" اس نے مشورہ دیا۔ "ہم نے تیل تلاش کرلیا ہے' جلد ہی ہمارے حصص کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں گی۔ اعلان ہونے میں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ لگے گا اور

"تم خاصی تگڑی رقم بنالو گے۔"

"ذرا تفصیل سے بتاؤ۔"

ڈیوڈ نے جیالوجسٹ کی رپورٹ اسے تھمادی۔ "ایک ماہ کے اندر اندر ہمارے حصص کی قیمت کم از کم بیس ڈالر ہو جائے گی۔"

اسٹیفن نے رپورٹ لے کر رکھ لی۔ "ڈیوڈ' میں تمہارا شکر گزار ہوں۔"

"اور تم نے ہارورڈ کے دنوں میں جو مدد کی تھی وہ آج بھی مجھ پر قرض ہے۔" ڈیوڈ نے جواب دیا۔

اس رات اسٹیفن نے رپورٹ کا مطالعہ کیا۔ ڈیوڈ اس کے ساتھ تھا۔ اسٹیفن رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد قائل ہو گیا کہ وہ ایک اچھی سرمایہ کاری ثابت ہو سکتی ہے۔ صبح ڈیوڈ واپس لندن چلا گیا۔

دفتر پہنچتے ہی اس نے برنی کو مطلع کیا کہ اس کا ایک دوست آکسفورڈ میں تقریباً ڈھائی لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ برنی نے حیرت کا اظہار تو نہیں کیا البتہ کارکردگی کو سراہا۔ ڈیوڈ کے جاتے ہی وہ سرخ انسٹرومنٹ کی طرف متوجہ ہو گیا اس نے ہاروے کو اطلاع دے دی۔

اسٹیفن نے دیکھا کہ ایک دن کے فرق سے پیک آئل کے حصص کی قیمت ۲ء۷۵ سے ۳ء۰۵ پاؤنڈ ہو گئی ہے۔ ڈیوڈ قابلِ اعتبار آدمی تھا اور پھر جیالوجسٹ کی رپورٹ تو اس نے خود پڑھی تھی۔ چنانچہ اس نے ایک بروکر کو فون کیا اور ڈھائی لاکھ ڈالر مالیت کے حصص خرید لئے۔ اسی دن ہاروے کے بروکر نے چالیس ہزار حصص مارکیٹ میں پھیلائے تھے۔ وہ اسٹیفن کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ بک گئے اور حصص کی قیمت مزید بڑھ گئی۔ اگلے چند روز میں حصص کی قیمت ۳ء۵۰ پونڈ ہو گئی۔ اسٹیفن مطمئن اور خوش تھا۔ اس نے طے کر لیا کہ حصص کی قیمت بیس ڈالر تک پہنچنے سے پہلے وہ انہیں ہرگز کیش نہیں کرائے گا۔ اخبار والے یوں بھی اپنے طور پر خبریں پھیلا کر مفت کی پبلسٹی

فراہم کر رہے تھے۔

☆======☆======☆

ڈیوڈ میڈیکل چیک اپ کو بہت اہمیت دیتا تھا۔ اس نے اپنی سیکرٹری کی مدد سے ہارلے اسٹریٹ کے ڈاکٹر رابن آکلے سے وقت لیا اور مقررہ وقت پر اس کے کلینک جا پہنچا۔ ڈاکٹر رابن کی عمر ۴۳ سال تھی۔ وہ طویل القامت اور خوش رو تھا اور ہر اعتبار سے ایک کامیاب ڈاکٹر تھا۔ وہ اپنی بیوی اور دو بیٹیوں کے ساتھ اپنے ذاتی مکان میں خوش و خرم زندگی گزار رہا تھا۔ اس کے مریضوں کی بڑی تعداد متمول خواتین پر مشتمل تھی لیکن وہ بے داغ کردار کا مالک تھا۔ اگر وہ اپنے رویے میں ذرا سی بھی لچک پیدا کرتا تو اس کی آمدنی میں بے پناہ اضافہ ہو سکتا تھا۔ معائنے کے دوران اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ ڈاکٹر کو پتہ چل گیا کہ ڈیوڈ پیک آئل کمپنی میں ملازم ہے۔ ڈاکٹر نے پہلے کبھی اس کمپنی کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

"جلد ہی سن لیں گے۔" ڈیوڈ نے بڑے یقین سے کہا۔ "کیونکہ ہماری کمپنی تیل تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔"

ڈاکٹر کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرائی۔ اس نے ڈیوڈ کو آگاہ کیا کہ وہ ہر اعتبار سے صحت مند ہے۔ "یہاں آپ کے دوست بھی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں.......... وقت ہی نہیں ملا۔"

ڈاکٹر نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اسے اپنے کلب آنے کی دعوت دے دی۔ وہ پیک آئل کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن جلد بازی کا قائل بھی نہیں تھا۔ ڈیوڈ نے اس کی دعوت قبول کر لی اور جمعے کے روز ملاقات کا وعدہ کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا۔

جمعے کو ایک بجے ڈیوڈ' اینتھم کلب جا پہنچا۔ کلب میں بڑے بڑے لوگ نظر آرہے تھے' جن کی تصویریں وہ اخبارات میں دیکھتا رہا تھا۔ کھانے کے دوران میں

ڈاکٹر نے گفتگو کا رخ اپنے پسندیدہ موضوع کی طرف موڑا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ڈیوڈ کا بھی سب سے زیادہ پسندیدہ موضوع ہے۔ ڈیوڈ نے بلا جھجک اسے جیالوجسٹ کی رپورٹ کے بارے میں بتادیا۔ یہ تو ڈاکٹر بھی جانتا تھا کہ پیکٹ آئل کے حصص کی قیمت ۳ء۶۰ پاؤنڈ تک پہنچ گئی ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

"گویا یہ ایک اچھی سرمایہ کاری ہوگی' اس کے لئے خطرہ مول لیا جاسکتا ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"کوئی خطرہ نہیں ہے۔" ڈیوڈ نے جواب دیا۔

ڈاکٹر روبن کو اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ ہوتا دکھائی دینے لگا۔

برنی اس نئی سرمایہ کاری کے بارے میں سن کر خوش ہوا۔ اس نے ڈیوڈ کو مبارک باد دی اور پانچ ہزار ڈالر بونس کی خوش خبری سنائی۔ ڈیوڈ بھی خوش ہوگیا۔ وہ خود کو آسمان کی بلندیوں پر اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ یہ اس کے کامیاب کیریئر کا آغاز تھا۔

"تیل والا اعلان کب ہوگا؟" اس نے پوچھا۔

"بس چند ہی دنوں کی بات ہے۔" برنی نے جواب دیا۔ ڈیوڈ کے جانے کے بعد اس نے ہاروے کو آگاہ کیا اور اگلے روز اسٹاک مارکیٹ میں پیکٹ آئل کے ۳۵ ہزار حصص پھیلا دیئے گئے۔ ڈاکٹر آکلے نے ۳ء۹۰ پاؤنڈ کے بھاؤ پر بڑی سرمایہ کاری کی۔ حصص کی قیمت ایک بار پھر چڑھ گئی۔ اسٹیفن اور ڈاکٹر آکلے' دونوں بے حد خوش تھے۔

☆======☆======☆

ڈیوڈ نے بونس کی رقم سے ایک پینٹنگ خریدنے کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے اس نے دو ہزار ڈالر کی رقم مخصوص کردی۔ جمعے کے روز وہ بانڈ اسٹریٹ' برٹن اسٹریٹ اور کارک اسٹریٹ میں واقع آرٹ گیلریز میں گھومتا رہا۔ بالآخر لیسن گیلری میں اسے اپنے مطلب کی تصویر نظر آگئی۔ وہ لیون انڈر وڈ کی تصویر تھی۔ گیلری کا مالک

جین پائرے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس کی عمر ۳۵ سال تھی اور وہ ایک ایسا فرانسیسی تھا جو انگریزوں میں رہ کر انگریز ہوگیا تھا۔

ڈیوڈ نے ۸۵۰ ڈالر کا چیک کاٹا تو وہ خود کو بہت بڑی ہستی سمجھ رہا تھا۔ سودا مکمل ہونے کے بعد ذاتی نوعیت کی گفتگو شروع ہوئی۔ ڈیوڈ نے جین پائرے کو بتایا کہ وہ پیکٹ آئل سے وابستہ ہے۔ بات آگے بڑھی تو ڈیوڈ نے رازدارانہ انداز میں بتایا کہ گذشتہ تین ہفتوں میں پیکٹ آئل کے حصص کی قیمت دو سے چار پاؤنڈ تک پہنچ گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تیل نکل آیا ہے۔

"مجھ جیسے غریب آرٹ ڈیلر کے لئے یہ سرمایہ کاری منافع بخش ثابت ہو سکتی ہے؟" جین پائرل نے پوچھا۔

"اس سے اندازہ لگالیں کہ پیر کے دن میں خود تین ہزار ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہوں۔ جلد ہی ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔"

پیر کی صبح' ڈیوڈ نے بونس کی بقیہ رقم سے پیکٹ آئل کے حصص خرید لئے۔ دوسری طرف جین پائرے نے اپنے بروکر سے رابطہ قائم کیا اور پیکٹ آئل کے پچیس ہزار حصص خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔ بروکر نے بتایا کہ اس میں خطرہ ہے لیکن جین پائرے ہر خطرے سے بے نیاز تھا۔

"پچیس ہزار حصص خرید لو............ اور قیمت پانچ پاؤنڈ ہوتے ہی انہیں بیچ دینا۔" اس نے ہدایت کی۔

☆======☆======☆

سرخ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ "ایک بروکر ۲۵ ہزار حصص خریدنے کے چکر میں ہے۔ یہ کیا قصہ ہے؟" ہاروے نے پوچھا۔

"معلوم نہیں' ویسے میرے خیال میں یہ ڈیوڈ کا کارنامہ ہوگا۔" برنی نے جواب دیا۔ "میں اس سے بات کرتا ہوں۔"

"کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے پچیس ہزار شیئرز ریلیز کر دیئے ہیں۔ بس' ڈیوڈ ایک اور کام دکھادے پھر معاملہ ختم۔"

"ٹھیک ہے باس! لیکن لوگ کم تعداد میں بھی تو حصص خرید رہے ہیں۔"

"ایسا تو ہوتا ہی ہے۔ ہر شخص مفت کے منافع میں اپنے دوستوں کو بھی شریک کرنا پسند کرتا ہے۔"

☆------☆------☆

ایلیٹ نے ڈیوڈ کو لندن کے بہترین کلب میں مدعو کیا تو ڈیوڈ خوشی سے جھوم اٹھا۔ رات کا کھانا اس نے ایلیٹ اور اس کی بیوی کے ساتھ کھایا۔ کھانے کے بعد میاں بیوی رقص کے لئے اٹھ گئے اور ڈیوڈ فلور پر تھرکتے ہوئے جوڑوں کو دیکھتا رہا۔ چند لمحے بعد کسی سے گفتگو شروع ہوگئی۔ مخاطب نے اپنا نام جیمس برگلے بتایا وہ طویل القامت اور خوبرو تھا۔ اس کی آنکھیں ہروقت مسکراتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ وہ ڈیوڈ کو اپنی امریکہ کی سیر کے متعلق بتاتا رہا۔ کچھ دیر بعد ڈیوڈ نے ویٹر سے اس کے بارے میں چپکے سے پوچھا۔

"ارے یہ............ یہ لارڈ جیمس برگلے ہیں۔ ارل آف لاؤتھ کے سب سے بڑے بیٹے۔" ویٹر نے سرگوشی میں بتایا۔ ڈیوڈ اچنبھے میں پڑ گیا۔ گویا لارڈز کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ کچھ دیر بعد لارڈ نے اس کے متعلق سوالات شروع کر دیئے حسب معمول ڈیوڈ نے پیکٹ آئل کے حوالے سے خود کو متعارف کرایا۔ جلد ہی بات حصص تک پہنچ گئی اور ڈیوڈ کو لارڈ پر احسان کرنے کا موقع مل گیا۔ اس نے اپنی تمام معلومات لارڈ کی سماعت میں انڈیل دیں۔ "کیا............ کیا تمہاری کمپنی کو تیل مل گیا ہے؟" لارڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ............ مجھے یہ بات بتانا نہیں چاہئے تھی۔ پلیز اسے آف دی ریکارڈ رکھئے گا۔" ڈیوڈ نے استدعا کی۔

اگلی صبح ڈیوڈ نے برنی کو اور برنی نے ہاروے کو مطلع کیا کہ لارڈ جیمس بھی سرمایہ کاری کا ارادہ کر رہا ہے۔

تقریباً اسی وقت جیمس برگلے ٹیکسی پکڑ کر اپنے بینک پہنچا۔ جیمس کو اداکاری کا بہت زیادہ شوق تھا لیکن باپ ہمیشہ اس کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا تھا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسے باپ کی طرف سے ہیمپسٹائر میں ڈھائی سو ایکڑ کا ایک فارم عطا ہوا۔ جیمس کو اس طرز زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی' چنانچہ اس نے فارم منیجر کے سپرد کیا اور خود لندن کے شب و روز میں گم ہوگیا۔ وہ اسٹیج پر اداکاری کے جوہر دکھانا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا کہ یہ بات باپ کو پسند نہیں آئے گی۔ اس کا باپ اسے احمق اور بے شعور سمجھتا تھا۔ یہ جیمس کے لئے ایک اچھا موقع تھا کہ وہ باپ پر اپنی کاروباری اہلیت ثابت کرتا۔ ڈیوڈ کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں یہ کچھ مشکل نہیں تھا۔

بینک منیجر سے اس نے فارم پر قرضہ لینے کی بات کی۔ منیجر جیمس سے بھی واقف تھا اور ارل سے بھی۔ اس کے خیال میں جیمس کاروباری شعور سے عاری تھا' لیکن وہ قرض سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فارم کے کاغذات بینک میں رکھوانے کے بعد ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کا قرض منظور ہوگیا۔ جیمس نے فوراً ہی پیکٹ آئل کے ۳۵ ہزار حصص خریدنے کی ہدایت جاری کر دی۔

"آپ نے اس کمپنی کے متعلق معلومات بھی حاصل کیں' مائی لارڈ؟" منیجر نے پوچھا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں بچہ نہیں ہوں۔" جیمس نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

اس دن ہاروے نے چالیس ہزار حصص ریلیز کئے۔ جیمس کے بینک نے ۳۵ ہزار حصص ۴ء۸۰ پاؤنڈ کے بھاؤ پر خرید لئے۔ باقی حصص چھوٹی سرمایہ کاری کرنے والوں نے لوٹ لئے۔ اب ہاروے کے پاس صرف تین ہزار حصص بچے تھے۔ محض چودہ ہفتے میں وہ ساٹھ لاکھ ڈالر کا منافع کما چکا تھا۔

جمعے کی صبح حصص کی قیمت ۴٫۹۰ پاؤنڈ تھی۔ ڈیوڈ بے خبری اور معصومیت سے چار افراد کو لمبی رقم کے پھیر میں ڈال چکا تھا۔ یہی وہ وقت تھا جب ہاروے نے فون پر مس فش کو ہدایت کی کہ پیکٹ آئل کمپنی کا سارا ریکارڈ تلف کر دیا جائے۔

بڑے شکاروں کی تفصیل کچھ یوں تھی:.......... اسٹیفن براڈلے نے ۶٫۱۰ کے بھاؤ پر ۴۰ ہزار حصص خریدے تھے' ڈاکٹر رابن آکلے نے ۷٫۲۳ ڈالر کے بھاؤ پر ۳۵ ہزار.......... جین پائرے نے ۷٫۸۰ پر ۲۵ ہزار اور جیمس برگلے نے ۸٫۸۰ کے بھاؤ پر ۳۵ ہزار حصص خریدے تھے۔ خود ڈیوڈ ۷٫۲۵ کے بھاؤ پر پانچ سو حصص خرید چکا تھا۔ مجموعی طور پر ان سب نے ۱٫۳۵٫۰۰۰ حصص خریدے تھے' جن کی مالیت دس لاکھ ڈالر سے زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کی خرید کی وجہ سے حصص کی قیمت میں اضافہ بھی ہوتا رہا تھا۔ یوں ہاروے کو موقع ملا کہ وہ اپنا بوجھ زیادہ سے زیادہ ہلکا کر دے۔

ہاروے پھر کامیاب رہا تھا۔ کوئی شخص اسے الزام نہیں دے سکتا تھا.......... اس معاملے میں اس کا تعلق ثابت نہیں کر سکتا تھا۔ جیالوجسٹ کی رپورٹ بھی بوگس نہیں تھی لیکن اس میں سارا زور 'اگر' اور 'لیکن' پر تھا۔ دنیا کی کوئی عدالت اسے غلط قرار نہیں دے سکتی تھی۔

چاروں شکار بھی خوش تھے۔ کیوں نہ ہوتے' ان کے خریدے ہوئے شیئرز کی قیمت ۸٫۹۰ پاؤنڈ تک پہنچ گئی تھی۔ ڈیوڈ نے انہیں یقین دلایا تھا کہ جلد ہی یہ قیمت ۱۰ پاؤنڈ تک پہنچ جائے گی۔

☆======☆======☆

پیر کو صبح نو بجے ڈیوڈ دفتر پہنچا تو دفتر بند تھا۔ وہ چکرا کر رہ گیا۔ سیکرٹریز پونے نو بجے تک آجاتی تھیں۔ ایک گھنٹہ انتظار کے بعد اس نے پبلک بوتھ سے برنی سلورمین کے گھر کا نمبر ملایا۔ کوئی جواب نہ ملا' ایلیٹ کے گھر پر بھی کسی نے فون نہیں اٹھایا پھر وہ واپس آفس کی طرف آیا۔ اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا۔ کہیں آج اتوار تو نہیں! لیکن

سڑکوں پر ٹریفک کا ہجوم اس بات کی تردید کے لئے کافی تھا۔

وہ دفتر واپس پہنچا تو دروازے پر کرائے کے لئے خالی ہے' کی تختی نصب کی جا رہی تھی۔ "یہ کیا ہو رہا ہے؟" ڈیوڈ نے پوچھا۔

"پرانے کرائے دار دفتر چھوڑ گئے ہیں۔" ملازم نے جواب دیا۔

ڈیوڈ تیزی سے باہر نکل آیا۔ اس کی پیشانی پسینے سے تر ہو گئی تھی۔ وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کہ ٹیلی فون بوتھ خالی ہو۔ خوش قسمتی سے بوتھ خالی تھا۔ اس نے جلدی سے ڈائریکٹری میں برنی کی سیکرٹری جوڈتھ کا نمبر نکالا اور ڈائل کیا۔ اس مرتبہ اس کی کوشش رائگاں نہیں گئی۔ "جوڈتھ.......... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" اس نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا کہہ سکتی ہوں۔ مجھے جمعے کی شام نوٹس کے ساتھ ایک ماہ کی ایڈوانس تنخواہ دے دی گئی تھی۔"

ڈیوڈ نے ریسیور لٹکا دیا۔ بہت دھیرے دھیرے بات اس کی سمجھ میں آئی لیکن اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ اب وہ کیا کرے.......... کس کے پاس جائے۔

وہ اپنے فلیٹ پہنچا تو مالک مکان اس کا منتظر تھا۔ اس کا حساب صاف کر دیا گیا تھا۔ اس میں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جاتے وقت چابیاں آفس دے جائے۔

ڈیوڈ نے تیزی سے اپنے بروکر کا نمبر ملایا اور اس سے پیکٹ آئل کے حصص کی پوزیشن دریافت کی.......... بروکر نے بتایا کہ قیمت گر گئی ہے۔ اس وقت ۳٫۸۰ پاؤنڈ کا بھاؤ چل رہا ہے۔

"قیمت کیوں گر گئی ہے؟" ڈیوڈ نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں تو خود آپ کو فون کرنے والا تھا۔" بروکر نے جواب دیا۔

"میرے پانچ سو شیئرز فوراً فروخت کر دو۔"

اس کے بعد اگلے روز تک ڈیوڈ اپنے فلیٹ سے نہیں نکلا۔ وہ سوچتا رہا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ صبح اس نے بروکر کو فون کیا تو پتہ چلا کہ قیمت مزید کم ہو کر ۲ء۸۰ پاؤنڈ تک آگئی ہے۔ ڈیوڈ کے ہوش اڑ گئے۔ اس نے ایک سستے ریستوران میں کھانا کھاتے ہوئے' اخبار کا جائزہ لیا۔ اخبار والوں کے لئے پیکٹ آئل ایک معمہ ثابت ہو رہا تھا۔ دوپہر تک پیکٹ آئل کے حصص کی قیمت گرتے گرتے ۱ء۶۰ پاؤنڈ رہ گئی تھی۔

ڈیوڈ کی وہ رات بڑی اذیت میں گزری۔ اسے توہین کا احساس ہو رہا تھا۔ ہاورڈ بزنس اسکول کی ڈگری مذاق بن کر رہ گئی تھی۔ اسے یاد آرہا تھا کہ اس نے کس طرح چار شریف آدمیوں کو اپنی دانست میں اچھی اطلاع فراہم کی تھی لیکن وہ اس کی وجہ سے دیوالیہ ہوگئے ہوں گے۔

اگلی صبح اس نے بروکر کو پھر فون کیا۔ حصص کی قیمت محض ایک پاؤنڈ رہ گئی تھی۔ شام تک مزید گرتے گرتے مارکیٹ کا اختتام ۲۵ پنیں پر ہوا۔ وہ فلیٹ لوٹا تو ہاؤس کیپر نے بتایا کہ پولیس والے کئی مرتبہ اس سے ملنے آچکے ہیں۔ بڑی مشکل سے ڈیوڈ نے اسے بہلایا کہ معاملہ محض پارکنگ چالان کا ہے۔

وہ اس کی زندگی کا مشکل ترین دن تھا۔ اس نے جلدی جلدی سوٹ کیس پیک کیا اور اپنی پسندیدہ پینٹنگ وہیں چھوڑ کر باہر نکل آیا۔ پھر اس نے نیویارک کا ون وے ٹکٹ خریدا اور اس جنجال سے نکل گیا۔

☆------☆------☆

اسٹیفن براڈلے نے ناشتے کے دوران وہ خوفناک خبر پڑھی اور فوراً اپنے بروکر کو فون کیا۔ بروکر سے بات نہ ہو سکی۔ پھر اس نے ڈیوڈ کا نمبر ملایا لیکن وہاں بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس روز اس کا لیکچر تھا اور وہ پوری توجہ سے لیکچر نہ دے سکا۔ وہ سخت مایوسی کا شکار تھا۔ اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا کہ اس ٹرم میں وہ آخری

لیکچر تھا۔ اپنے کمرے میں واپس آکر وہ سوچتا رہا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ اصولاً اسے ایک ہی فرم میں اتنی بڑی سرمایہ کاری نہیں کرنا چاہئے تھی' لیکن لالچ بری بلا ہے۔ ڈیوڈ جیسے اچھے دوست کے متعلق وہ اب بھی بدگمانی کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کچھ بھی ہو' اسے اپنی رقم واپس لینا تھی۔

فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا تو اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی ہوئی تھیں۔ "اسٹیفن براڈلے۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"زحمت دینے پر معذرت خواہ ہوں۔" دوسری طرف سے کسی نے کہا۔ "میں انسپکٹر فورڈ بول رہا ہوں۔ میرا تعلق اسکاٹ لینڈ یارڈ کے فراڈ اسکواڈ سے ہے۔ آپ آج شام مجھے کچھ وقت دے سکتے ہیں؟"

اسٹیفن سمجھ گیا کہ اس درخواست کا تعلق کسی نہ کسی طرح پیکٹ آئل والے معاملے سے ہے۔ "یقیناً انسپکٹر.......... کیا میں خود حاضر ہو جاؤں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں جناب.......... میں آپ کو یہ زحمت نہیں دوں گا۔ میں چار بجے آؤں گا۔" انسپکٹر نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

اسٹیفن سوچ میں پڑ گیا۔ پولیس کے چکر میں پڑنا اچھا نہیں تھا۔ صرف چھ ماہ بعد اس کی ہاورڈ میں' بطور پروفیسر تقرری ہونے والی تھی۔

انسپکٹر فورڈ کے ساتھ سارجنٹ رائڈر بھی تھا۔ "میں پھر معذرت خواہ ہوں جناب۔" انسپکٹر نے اسٹیفن کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "میں پیکٹ آئل کیس کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ذاتی طور پر آپ اس فراڈ کمپنی کے دیوالیہ ہونے میں ملوث نہیں ہیں۔ البتہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کیا آپ میرے کچھ سوالوں کے جواب دینا پسند کریں گے؟ یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ چاہیں تو جواب دینے سے انکار کر سکتے ہیں۔"

اسٹیفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انسپکٹر نے جیب سے ایک فہرست نکال کر سامنے رکھ دی۔ "آپ نے پیکٹ آئل میں اتنی بڑی سرمایہ کاری کی۔ اس کی کوئی خاص وجہ؟" اس نے پوچھا۔

"ایک دوست نے مشورہ دیا تھا۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

"مسٹر ڈیوڈ کیسلر نامی دوست نے؟"

"جی ہاں۔"

"آپ مسٹر ڈیوڈ کو کب سے جانتے ہیں؟"

"ہم ہاورڈ میں ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب وہ پیکٹ آئل کی ملازمت کے سلسلے میں یہاں آیا تو میں نے پرانی یادیں تازہ کرنے کے لئے اسے مدعو کیا۔" اسٹیفن نے جواب دیا' پھر پوچھا۔ "آپ کے خیال میں ڈیوڈ نے دانستہ ایسا کیا تھا؟"

"نہیں جناب میرے خیال میں وہ نادانستگی میں کچھ بڑے لوگوں کا آلہ کار بن گیا تھا۔ اگر وہ آپ سے رابطہ کرے تو ہمیں مطلع کر دیجئے گا۔ اس سے کچھ پوچھ گچھ کرنا ہے.......... اچھا اب میں کچھ نام لیتا ہوں' آپ بتائیں گے کہ ان میں سے کوئی نام آپ کے لئے جانا پہچانا تو نہیں ہے۔ پہلا نام ہے.......... ہاروے مینٹکالف۔"

"نہیں۔"

"برنی سلورمین۔"

"نہیں۔"

"رچرڈ ایلیٹ۔"

"نہیں۔"

"ایلون کوپر۔"

"نہیں۔"

"گویا آپ کمپنی کے کسی آدمی سے واقف نہیں ہیں؟" انسپکٹر مایوسی سے بولا۔

"جی نہیں۔"

انسپکٹر نے جیالوجسٹ کی رپورٹ کی ایک کاپی نکالی۔ "یہ ہمارے پاس موجود ہے جناب۔" اس نے کہا۔ "لیکن یہ بہت ہوشیاری سے تیار کی گئی ہے۔ ہم اس کے ذریعے کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔"

"کیسا ثبوت.......... اور کس کے خلاف انسپکٹر..........؟" اسٹیفن نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ مجھے بے وقوف بنادیا گیا ہے۔ میں خود بنا ہوں' بے وقوف.......... اور اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تلافی کی کیا صورت ہے۔ ویسے یہ تو بتائیں کہ درحقیقت ہوا کیا ہے؟"

"آپ جانتے ہیں جناب کہ تحقیقات خفیہ ہیں لیکن کچھ باتیں تو ہمارے لئے بھی غیر واضح ہیں۔ اتنا بتادوں کہ یہ کوئی نیا کھیل نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک بے حد عیار اور پیشہ ور شاطر کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے تیل ملنے کی خبر پھیلائی اور شیئرز بیچ ڈالے' کافی مال اکٹھا ہو گیا تو کمپنی اس طرح غائب ہو گئی جیسے تھی ہی نہیں۔"

"میرے خدا.......... اتنی سادگی سے ہمیں بے وقوف بنایا گیا۔" اسٹیفن حیرت سے بولا۔ "اور جیالوجسٹ کی رپورٹ فراڈ تھی؟"

"نہیں جناب۔ رپورٹ مؤثر تھی لیکن "اگر" اور "لیکن" کا استعمال بہ کثرت کیا گیا تھا۔ اس کی صداقت کے لئے کروڑوں پاؤنڈ کون خرچ کرے گا۔"

"انسپکٹر پلیز' مجھے بتاؤ' اس فراڈ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟"

"جناب.......... یہ بتانے میں' میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ یہ ہاروے مینٹکالف کی اسکیم تھی۔"

"اور یہ ہاروے مینٹکالف کیا بلا ہے؟"

"وہ ایک امریکی ہے اور کاروبار کے معاملے میں اصول اور دیانت کو ایک رکاوٹ تصور کرتا ہے۔ وہ اس قدر اسٹائلش ہے کہ فراڈ منہ سے بولتا ہے۔ اس کے باوجود اس کے خلاف ثبوت آج تک فراہم نہیں کیا جا سکا۔ یہ آپ کی بدقسمتی ہے کہ

نوجوان ڈیوڈ آپ کا دوست تھا۔"

"اسے چھوڑو۔ ہاروے مینکالف کے بارے میں بتاؤ۔ کیا وہ یہ جرم کر کے صاف بچ نکلے گا؟" اسٹیفن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈر ہے کہ ایسا ہی ہو گا سلور مین ایلیٹ اور کوپر کے وارنٹ نکل چکے ہیں لیکن وہ تینوں اس وقت جنوبی امریکہ میں ہوں گے۔"

"تم ڈیوڈ کو گرفتار کرو گے؟"

"نہیں.......... البتہ میں اس سے پوچھ گچھ ضرور کرنا چاہوں گا۔ اسے تو خود تیل نکلنے کا یقین تھا۔ حقیقت سامنے آنے پر وہ بوکھلایا اور بھاگ لیا۔ حالانکہ اسے یہاں ٹھہر کر پولیس کی مدد کرنا چاہئے تھی۔ بہرحال' امریکن پولیس اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔"

"ایک بات اور.......... مجھ جیسے اور بھی بیوقوف ہوں گے؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

انسپکٹر چند لمحے سوچتا رہا۔ ہاروے کے کسی شکار نے اس کے ساتھ تعاون نہیں کیا تھا.......... اسٹیفن پہلا آدمی تھا' جس نے اس سے کھل کر بات کی تھی۔ "جی ہاں جناب۔" بالآخر اس نے جواب دیا۔ "لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ اس کے بارے میں آپ کو مجھ سے پتہ نہیں چلا ہے۔" اس کا لہجہ معنی خیز تھا۔

اسٹیفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"البتہ آپ اسٹاک ایکسچینج سے ان کے متعلق معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ جیسے تین افراد اور ہیں جنہوں نے بھاری سرمایہ کاری کی غلطی کی تھی۔ چاروں نے مجموعی طور پر دس لاکھ ڈالر گنوائے ہیں۔ ان میں ایک ہارلے اسٹریٹ کا ڈاکٹر ہے' رابن آکلے۔ ایک آرٹ ڈیلر ہے' جین پائرے اور ایک خطاب یافتہ آدمی ہے جیمس برگلے جس نے اپنے فارم پر قرض لے کر حصص خریدے تھے۔ شاید سب سے زیادہ خسارہ اسی کو ہوا

ہے۔"

"بس؟"

"اس کے علاوہ بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں گنوایا۔"

"اوہ.......... خود میں نے اپنے چند دوستوں کو پیک آئل کے حصص خریدنے کا مشورہ دیا تھا۔"

"بہرحال' اب میں چلتا ہوں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور یاد فرمائیں۔"

اسٹیفن اس رات بستر پر دراز دیر تک سوچتا رہا۔ اس کے دادا نے بچپن میں اسے نصیحت کی تھی۔ "اسٹیو.......... غصہ بری چیز ہے۔ غصہ مت کرو' بلکہ ہمیشہ حساب صاف رکھنے کی کوشش کرو۔" گویا اسے حساب بے باق کرنا تھا۔ اس کے لئے اسے ہاروے مینکالف کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں۔

☆------☆------☆

اسٹیفن صبح ساڑھے پانچ بجے جاگا تو اس کے لبوں پر.......... اس کے ذہن میں' ایک ہی نام کی گونج تھی.......... ہاروے مینکالف۔ ناشتہ کر کے اس نے آٹھ بجے والی ٹرین پکڑی اور لندن کا رخ کیا۔ صبح کے اخبار میں پیک آئل کے متعلق کوئی خبر نہیں تھی۔ لندن پہنچ کر اس نے ٹائمز آفس کے لئے ٹیکسی کی۔ سفر کے دوران وہ ہاروے کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے طریقوں پر غور کرتا رہا۔ برٹش پریس میں وہ ٹائمز کے ڈائری رائٹر رچرڈ سے واقف تھا۔ اس کے علاوہ اس کی کسی سے جان پہچان نہیں تھی۔ اس وقت وہ رچرڈ ہی سے ملنے جا رہا تھا۔

رچرڈ سے رسمی گفتگو کے بعد' وہ سیدھا مطلب کی طرف آ گیا۔ "میں ہاروے مینکالف پر ریسرچ کر رہا ہوں۔" اس نے رچرڈ کو بتایا۔

"ذرا ٹھہرو............ میں دیکھتا ہوں۔ شاید کٹنگ روم میں تمہارے مطلب کی کوئی چیز ہو۔"

کوئی پندرہ منٹ کے بعد رچرڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل تھی۔ "تم اسے دیکھو' میں ابھی واپس آتا ہوں۔" اس نے کہا اور فوراً ہی واپس چلا گیا۔

اسٹیفن فائل میں کھو گیا۔ ہاروے اپنے بارے میں جو کچھ دنیا کو بتانا چاہتا تھا' وہ سب فائل میں موجود تھا۔ کچھ ایسی باتیں بھی تھیں جنہیں وہ دنیا سے چھپانا چاہتا ہوگا۔ اسٹیفن کو اس کے یورپ کے دورے' ومبلڈن میں دلچسپی' آسکوٹ میں اس کے گھوڑوں کی کامیابی اور مصوری کے شہ پاروں میں اس کی دلچسپی کے بارے میں پتہ چل گیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ ہر سال مونٹی کارلو میں اپنے ذاتی بجرے پر دو تین ہفتے ضرور گزارتا ہے۔ اس قیام کے دوران کیسینو میں جوا بھی ضرور کھیلتا ہے۔ اسٹیفن نے یہ سب کچھ نوٹ کرلیا۔

رچرڈ واپس آیا تو اسے کافی پلانے کے لئے کینٹین لے گیا۔ "رچرڈ! یہ معلومات ناکافی ہیں۔" اسٹیفن نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "مزید معلومات کہاں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔"

"نیویارک ٹائمز جاؤ اور ٹیری سے ملو۔"

کافی پینے کے بعد اسٹیفن نے نیویارک ٹائمز کے لندن آفس کا رخ کیا۔ ٹیری بھی امریکن تھا اس کے ساتھ اسٹیفن کو کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ ہاروے میٹکالف کا تذکرہ سنتے ہی اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔ "ارے............ ہاروے بے حد عیار آدمی ہے۔ قانون کے دائرے میں رہ کر ڈاکے ڈالتا ہے۔"

نیویارک ٹائم کی فائل اور زیادہ صحت مند تھی۔ اوپر لکھا تھا............ ہاروے کا عروج............ قاصد سے کروڑ پتی جینکار تک' اس میں ہاروے کی نجی زندگی کی

تفصیل تک موجود تھی۔ ہاروے کے پیسہ کمانے کے ناجائز طریقے اور انہیں جائز ثابت کرنے کی کوششیں بھی اس میں موجود تھیں۔ اس کی دلچسپیاں............ اس کی کمزوریاں۔ واقعی وہ فائل معلومات کا خزانہ تھی۔ اسٹیفن تمام اہم معلومات نوٹ کرتا رہا۔

دوپہر کا کھانا اسٹیفن نے ٹیری کے ساتھ کھایا۔ کھانے کے دوران بھی ہاروے ہی موضوع گفتگو رہا۔ ٹیری ہاروے کا انٹرویو کرچکا تھا۔ یہ اس دن کی بات تھی جب ہارورڈ میں میٹکالف ہال کا افتتاح ہو رہا تھا۔ "وہ اعزازی ڈگری کے چکر میں ہے۔ بھاری عطیات دیتا رہتا ہے............" ٹیری نے بتایا۔

اسٹیفن نے یہ نکتہ بھی ذہن نشین کرلیا۔

"امریکی سفارت خانے سے مزید معلومات کے لئے رجوع کرسکتے ہیں۔" ٹیری نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "لیکن اس وقت لائبریری بند ہو چکی ہوگی۔"

اسٹیفن تھکا ہارا آکسفورڈ واپس پہنچا لیکن تھکن کے باوجود ہاروے کے متعلق فائل تیار کرنے میں مصروف ہوگیا۔

اگلے روز صبح ہی صبح اس نے پھر لندن کا رخ کیا پھر وہ ٹیکسی پکڑ کر امریکی سفارت خانے پہنچ گیا۔ لائبریرین سے اس نے ہاروے پر معلومات طلب کیں تو اس نے مشکوک نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ "میں عظیم ہاروے پر ریسرچ کررہا ہوں۔" اسٹیفن نے کہا اور وہ فوراً ہی موم ہوگئی۔

اس شام وہ کمرے میں پہنچا تو اسے ہاروے کے متعلق ہر ممکن معلومات حاصل ہو چکی تھیں۔ وہ پھر فائل میں مصروف ہوگیا۔ اب فائل چالیس فل اسکیپ کاغذوں پر مشتمل تھی۔ اگلی صبح اس نے تمام کاغذات کی چار چار کاپیاں نکلوائیں اور پانچ فائلیں ترتیب دے ڈالیں۔ وہ پانچ مختلف رنگوں کی فائلیں تھیں۔ اس نے فائلیں دراز میں رکھیں اور دراز کو مقفل کردیا۔ وہ حساب دان تھا اور اس کا ذہن بڑے منظم و مرتب

اندازمیں کام کرتا تھا۔ وہ ایک ایسا دماغ تھا جس سے اب تک ہاروے میٹکالف کو پالا نہیں پڑا تھا۔

اب اس نے انسپکٹر فورڈ کے دیئے ہوئے ناموں پر کام شروع کردیا۔ جلد ہی اسے ان تینوں کے پتے معلوم ہوگئے' جن سے اس کا تعلق' بدنصیبی پر مبنی تھا۔ اب وہ ہاروے میٹکالف کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھا۔ وہ خط لکھنے بیٹھ گیا۔

"ڈیئر مسٹر آکلے! میں جمعرات کی شام منتخب لوگوں کو ڈنر پر مدعو کررہا ہوں۔ آپ کی آمد میرے لئے باعث مسرت ہوگی۔

آپ کا اسٹیفن براڈلے۔

نوٹ: مجھے افسوس ہے کہ ڈیوڈ کیلر شریک نہیں ہوسکے گا۔ سیاہ ٹائی باندھیں۔ وقت ساڑھے سات بجے۔

ایسا ہی ایک خط اس نے جین پائرے اور جیمس برگلے کے نام لکھا اور تینوں خط پوسٹ کردیئے۔

اتوار تک تمام مدعوئین کی طرف سے نامہ قبولیت موصول ہوگیا۔ اب پارٹی کی تیاریاں باقی رہ گئیں۔ کھانے کے سلسلے میں خاصا اہتمام کیا گیا۔ اب صرف دعوت والے دن کا انتظار تھا۔

☆======☆======☆

جمعرات کو ٹھیک ساڑھے سات بجے جین پائرے آگیا۔ اسٹیفن کو اس خوش مزاج مہمان نے خاصا متاثر کیا۔ اسے حیرت بھی ہوئی کہ جین پائرے' ہاروے کی عیاری کا کس طرح شکار ہوگیا۔ وہ ایسا آدمی نہیں لگتا تھا۔ پھر روبن آکلے آیا۔ اسٹیفن نے ناقدانہ نظروں سے اسے دیکھا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ روبن فکر مند تھا۔ ڈیوڈ کیلر کا حوالہ اسے پریشان کرنے کے لئے کافی تھا۔

ان تینوں کے درمیان اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ تقریباً آٹھ بجے بٹلر نے

لارڈ کی آمد کا اعلان کیا۔ اسٹیفن نے آگے بڑھ کر اس کی پذیرائی کی۔ اسے خوشی ہوئی کہ اس کا وہ مہمان بے حد پُرسکون نظر آرہا تھا۔

کھانے کے بعد ملازمین نے میز صاف کی............ اب کافی کا دور چل رہا تھا............ لیکن اب روبن آکلے کی قوتِ برداشت جواب دے چکی تھی۔ "مسٹر براڈلے! میں اس اجتماع کا مقصد جاننا چاہتا ہوں۔" اس نے کشیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے اسٹیفن کہہ سکتے ہیں۔" اسٹیفن نے نرم لہجے میں کہا۔ اب وہ تینوں اس کی طرف متوجہ تھے۔ اسٹیفن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے تینوں مہمانوں پر نظر ڈالی اور تقریر شروع کردی جو وہ نہ جانے کب سے ترتیب دے رہا تھا۔ اس نے گزشتہ چند ہفتوں کے دوران پیش آنے والے تمام واقعات بیان کئے۔ ڈیوڈ کیلر سے ملاقات پیکٹ آئل میں سرمایہ کاری' پھر فراڈ اسکواڈ کے انسپکٹر فورڈ کی آمد اور ہاروے میٹکالف کا تذکرہ۔ "حقیقت یہ ہے حضرات کہ ہم لوگ بڑی مشکل میں ہیں۔" اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

جین پائرے کا ردعمل بہت تیزی سے سامنے آیا۔ "مجھے ان معاملات سے الگ سمجھو۔" اس نے کہا۔ "میں ایک معمولی آرٹ ڈیلر ہوں اور اس قسم کی سرمایہ کاری کا متحمل نہیں ہوسکتا۔"

ابھی اسٹیفن جواب بھی نہیں دے پایا تھا کہ ڈاکٹر روبن آکلے اٹھ کھڑا ہوا۔ "تم نے غلط لوگوں سے رابطہ قائم کیا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں ہارلے اسٹریٹ کا ڈاکٹر ہوں۔ میں تیل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

اب وہ سب لارڈ برگلے کی طرف متوجہ تھے۔ "مسٹر براڈلے! آپ کی ہر بات درست ہے۔" اس نے بے حد سکون سے کہا۔ "میں نے اپنے فارم پر ڈیڑھ لاکھ روپے قرض لے کر وہ متعلق حصص خریدے تھے۔ جلد ہی بینک ادائیگی کے لئے مجھ پر دباؤ ڈالے گا اور مجھے فارم فروخت کرنا پڑے گا۔ جب یہ بات میرے پاپا کو معلوم ہوگی

تو میرے لئے چھٹا ارل بننے کا موقع ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔"

"شکریہ۔" اسٹیفن نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سوالیہ نظروں سے روبن کی طرف دیکھا۔

"لعنت ہے۔" روبن غرایا۔ "تمہارا کہنا درست ہے میں ڈیوڈ کی وجہ سے اس میں ملوث ہوا تھا۔ میں نے ایک لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی تھی۔ اب مجھے اپنی ذمے داریوں سے خوف آنے لگا ہے کئی راتوں سے میں سو بھی نہیں سکا ہوں۔"

اب وہ تینوں جین پائرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔" جین پائرے کو بھی اعتراف کرنے میں عافیت نظر آئی۔ "میں بھی اسی ہزار پاؤنڈ کا مقروض ہوں اور اس کے بدلے مجھے وہ فضول کاغذ کے پرزے ملے ہیں، جنہیں کبھی حصص کہا جاتا تھا۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو بھی اس سلسلے میں مشورہ دیا تھا۔"

چند لمحوں کے لئے کمرے پر خاموشی مسلط ہو گئی۔ اس خاموشی کو بھی جین پائرے نے ہی توڑا۔ "میں اب بھی اس ملاقات کا مقصد نہیں سمجھا۔" اس نے کہا۔ "کیا یہ ڈنر ہمیں یہ یاد دلانے کی تقریب ہے کہ ہم کس قدر احمق ہیں۔"

"نہیں۔" اسٹیفن پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہمیں اس شخص نے لوٹا ہے، جسے پولیس حصص فراڈ کا ماہر قرار دیتی ہے۔ ہم چاروں حصص کے کاروبار کی نوعیت سے بے خبر ہیں لیکن ہم اپنے اپنے میدان میں ماہر ہیں۔ حضرات! میں یہ رقم واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں، جس سے ہم محروم کئے گئے ہیں.......... پوری رقم، نہ ایک پائی کم، نہ ایک پائی زیادہ۔"

چند لمحے خاموشی میں گزرے۔ "یہ تو ایسا ہی ہے کہ ہم ہاتھ بڑھائیں اور رقم لے لیں۔" روبن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاروے کو اغوا کرلیں۔" جیمس نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اسے یرغمال بنالیں۔" جین پائرے بھی چپ نہ رہ سکا۔

اسٹیفن ان کی خاموشی کا انتظار کرتا رہا، پھر اس نے انہیں ایک فائل تھمادی، جس پر بڑے بڑے حروف میں 'ہاروے میٹکالف' لکھا ہوا تھا۔ نیچے ان کے اپنے نام تھے۔ سبز فائل روبن کو، نیلی جیمس کو اور زرد جین پائرے کو ملی۔ سرخ ماسٹر کاپی اسٹیفن نے اپنے لئے رکھی۔

پہلی بار وہ لوگ متاثر نظر آئے۔ جس دوران وہ تینوں بے بسی سے ہاتھ ملتے رہے تھے، اسٹیفن سرگرم عمل رہا تھا۔ وہ فائلیں اس امر کا ایک واضح ثبوت تھیں۔

"ان فائلوں کا بغور مطالعہ کریں۔" اسٹیفن نے کہا۔ "یہ آپ کو ہاروے میٹکالف کے متعلق مکمل معلومات فراہم کریں گی۔ آپ اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ اگلی ملاقات میں ہر شخص اپنے ساتھ دس لاکھ ڈالر وصول کرنے کا کوئی منصوبہ لائے گا۔ ہر شخص اپنے منصوبے میں دیگر تینوں ساتھیوں سے مدد لے سکتا ہے۔ اب ہم دو ہفتے بعد ملیں گے۔ ٹیم کا ہر ممبر دس ہزار ڈالر اخراجات کی مد میں جمع کرائے گا۔ میں ریاضی دان ہوں، لہٰذا میں ہی اخراجات کا حساب رکھوں گا۔ یہ اخراجات بھی ہاروے میٹکالف سے وصول کئے جائیں گے۔ آپ لوگوں کی یہاں آمد اور ڈنر کے اخراجات سے ہم اکاؤنٹ شروع کرتے ہیں۔"

جین پائرے اور روبن صدائے احتجاج بلند کرنا چاہتے تھے لیکن جیمس نے انہیں روک دیا۔ "میں متفق ہوں۔" اس نے کہا۔ "تنہا ہم کچھ نہیں کرسکتے اجتماعی کوشش میں بہرحال، کامیابی کا امکان ہے۔"

روبن اور پائرے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اثبات میں سرہلا دیئے۔

☆-------☆-------☆

روبن تمام راستے سوچتا رہا۔ اسٹیفن براڈلے ذہین آدمی تھا۔ روبن نے فیصلہ کرلیا کہ وہ اس ٹیم میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرے گا۔ اسٹیفن کی محنت، خلوص اور ذہانت کے جواب میں کم از کم اتنا تو کیا ہی جاسکتا تھا۔ رقم کی واپسی کا تصور

اس کے لئے بے حد خوش کن تھا۔ کوشش کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں تھا۔ اس نے ہاروے کی کمزوریوں پر غور کیا۔ حملہ کرنے کے لئے اس کے پاس صرف ایک ہی صلاحیت تھی۔ وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا۔ فائل کے صفحہ نمبر ۱۶ پر ہاروے کی ایک موجودہ پریشانی کا تذکرہ اسے یاد آگیا۔

اسے حیرت ہوئی کہ اس کی بیوی جاگ رہی تھی۔ وہ تیزی سے سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ بیوی کو اس ملاقات کا احوال نہیں بتایا جاسکتا تھا۔ "ایک پرانے دوست کا آکسفورڈ میں تقرر ہوا ہے' ڈیئر!" اس نے بیوی سے کہا۔ "اس نے کچھ پرانے ساتھیوں کو مدعو کرلیا تھا۔"

"کوئی خوبصورت لڑکی تو نہیں تھی؟" میری کے لہجے میں تشویش تھی۔

"ارے نہیں' ہم اور فریڈ لڑکی نہیں ہیں اور جہاں تک خوبصورتی کا تعلق ہے' ان کی بیویاں بھی انہیں خوبصورت قرار نہیں دے سکتیں۔"

☆------☆------☆

جین پائرے کو خاصی دیر بعد اندازہ ہوا کہ وہ اسٹیفن کا شکرگزار ہے۔ اسٹیفن نے کم از کم ایک امکانی در تو کھول ہی دیا تھا۔ ڈوبی ہوئی رقم دوبارہ تو ڈوبنے سے رہی............ البتہ وصولی کا خوشگوار امکان موجود تھا۔ وہ بستر پر دراز ہاروے والی فائل کا مطالعہ کرتا رہا۔ وہ کوئی ایسا نکتہ تلاش کررہا تھا جہاں اسے کوئی کاریگری دکھانے کا موقع مل سکے۔ وہ ٹیم میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ اس ٹیم میں نمایاں کردار ادا کرے گا' یہ اس کا فیصلہ تھا۔ ساری رات جاگ کر اس نے فائل چاٹ ڈالی۔ صبح ہوتے ہوتے اس کے ذہن میں ایک منصوبے کا دھندلا دھندلا سا خاکہ ابھرنے لگا............

☆------☆------☆

جیمس نے لندن کے لئے آخری ٹرین پکڑی۔ وہ کسی خالی بوگی کی تلاش میں تھا

تاکہ رازداری کے ساتھ نیلی فائل کا مطالعہ کرسکے۔ وہ بے حد فکرمند تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے تینوں ساتھی بہترین منصوبہ ساز ثابت ہوں گے جبکہ وہ اس معاملے میں ابتدا ہی سے کورا تھا۔ منصوبہ بندی اس کے بس کا روگ نہیں تھی لیکن دو ہفتے بہت ہوتے ہیں۔ اسے احساس تھا کہ تینوں ساتھیوں کے برعکس وہ کسی شعبے کا ماہر نہیں ہے۔ وہ یہ دعا کرسکتا تھا کہ کاش کسی موقعے پر اس کی اداکاری کام کرجائے' بہرحال وہ ان سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا۔

خالی ڈبہ نہیں مل سکا۔ ایسے میں وہ ہمیشہ ایسا ڈبہ تلاش کرتا تھا جس میں کوئی حسین لڑکی موجود ہو۔ پھر ایک کمپارٹمنٹ میں اسے نگاہوں کو خیرہ کردینے والا حسن نظر آہی گیا۔ اس کے علاوہ ایک معمر خاتون بھی اس کمپارٹمنٹ میں موجود تھی' جو ایک رسالہ پڑھ رہی تھی۔ جیمس کمپارٹمنٹ میں داخل ہوگیا۔ اس نے جان لیا کہ سفر کے دوران فائل کا مطالعہ ناممکن ہے۔ ان سب نے رازداری کا حلف اٹھایا تھا۔ اسٹیفن نے سختی سے ہدایت کی تھی کہ اس معاملے کا تذکرہ کسی سے نہ کیا جائے۔ اسٹیفن کا خیال آتے ہی جیمس دل ہی دل میں اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ ذہین آدمی اگلی ملاقات پر یقیناً درجن بھر شاندار منصوبے پیش کرسکتا تھا۔ یہ سوچتے ہوئے جیمس نے دماغ پر زور ڈالا کہ شاید اسے بھی کوئی منصوبہ سوجھ جائے لیکن چند ہی لمحے بعد اسے پتہ چلا کہ وہ ہم سفر لڑکی کا جائزہ لے رہا ہے۔

لڑکی گود میں کوئی کتاب رکھے' اس کے مطالعہ میں یوں غرق تھی' جیسے اسے جیمس کی موجودگی کا احساس ہی نہ ہو۔ پھر جب لڑکی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ گڑبڑا کر خاتون کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اسے کسی حسین لڑکی سے گفتگو کا نقطۂ آغاز کبھی نہیں سوجھتا تھا لیکن وہ لڑکی اتنی حسین تھی کہ اس سے متعارف ہونا بہت ضروری محسوس ہونے لگا تھا۔ مایوسی کے عالم میں اس کی نظریں خاتون کے ہاتھ میں موجود رسالے کے سرورق پر پڑیں۔ اس پر بھی ایک بے حد حسین لڑکی کی تصویر تھی۔ پھر

اچانک اسے احساس ہوا کہ وہ تو اس کی حسین ہم سفر ہی کی تصویر ہے۔ اس نے پھر غور کیا.........لڑکی کو دیکھا.........بے شک وہ اسی کی تصویر تھی۔

"یہ رسالہ دکھائیں گی ذرا؟" اس نے خاتون سے استدعا کی۔

خاتون کچھ ہچکچائی' لیکن پھر اسے رسالہ دے دیا۔

جیمس نے رسالے کے دوسرے صفحے پر نظر ڈالی۔ لڑکی کا نام این تھا اور فوٹو گرافر کا نام فیلڈ۔ جیمس ورق گردانی کرتا رہا اور لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اس مرتبہ لڑکی سے نظریں ملیں تو اس نے اشارے سے اسے بتایا کہ وہ لڑکی کی تصویر دیکھ چکا ہے۔ لڑکی مسکرانے لگی۔

"واہ' پیٹرک فیلڈ نے کیا خوبصورت تصویر اتاری ہے۔" جیمس نے بات شروع کی۔

این نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ درحقیقت وہ تصویر سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی۔ این کو تجربہ تھا کہ مرد کس طرح بات کرنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں لیکن وہ فیلڈ کا تذکرہ سن کر دلچسپی لئے بغیر نہ رہ سکی۔ ویسے بھی وہ پرکشش نوجوان اسے عام مردوں سے کچھ مختلف لگا تھا۔ اس کے باوجود وہ خاموش رہی۔

"ماڈلنگ دلچسپ کام ہے۔" جیمس نے دوسری کوشش کی۔

"تعلقات وسیع ہوں تو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔" این نے جواب دیا۔ "اس کے باوجود یہ ایک تھکا دینے والا کام ہے۔ آج ہی ایک ٹوتھ پیسٹ کے اشتہار کے لئے مسکراتے مسکراتے میرا منہ دکھنے لگا.........آپ پیٹرک کو کیسے جانتے ہیں؟"

"ہم کالج میں ایک دوسرے کے بہت قریب رہے ہیں۔"

"آج کل بھی ان سے ملاقات ہوتی ہے؟"

"کبھی کبھار کسی پارٹی میں مل بیٹھتے ہیں۔ کیا وہ آپ کی تصویریں بناتا رہتا ہے؟"

"نہیں' یہ میری پہلی تصویر ہے جو پیٹرک نے بنائی ہے۔"

ادھر اُدھر کی باتوں میں سفر تمام ہو گیا اور پتہ ہی نہیں چلا پلیٹ فارم پر چلتے ہوئے جیمس نے این کو لفٹ کی پیش کش کر ڈالی' جو این نے قبول کرلی۔ تمام راستے ان کے درمیان خوشگوار گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ گاڑی این کے اپارٹمنٹ پہنچ گئی۔

این کو حیرت ہوئی' کہ جیمس نے نہ اس کا نام پوچھا اور نہ ہی فون نمبر مانگا۔ خود اسے اپنے ہم سفر کا نام معلوم نہیں تھا۔ اس بات کا احساس اسے اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر ہوا۔ جیمس کا رویہ اس کے لئے بے حد خوشگوار تجربہ تھا کیونکہ عام طور پر مردوں کا رویہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کسی لڑکی کا ماڈل ہونا ان کے استحقاق کی دلیل ہو۔

دوسری طرف جیمس جانتا تھا کہ لڑکیوں کو ہمیشہ غیر متوقع رد عمل متاثر کرتا ہے۔ وہ یہ تاثر دے رہا تھا جیسے یہ ان کی پہلی ہی نہیں آخری ملاقات بھی ہو۔ گھر پہنچتے پہنچتے ہاروے مینکالف کو شکست دینے کا خیال اس کے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اب وہ صرف این کے بارے میں منصوبہ بندی کر سکتا تھا۔

☆------☆------☆

اگلی صبح اسٹیفن نے پھر کچھ ریسرچ ورک کیا۔ وہ یونیورسٹی کے انتظامی معاملات میں دلچسپی لے رہا تھا۔ اس نے وائس چانسلر کی سیکرٹری سے عجیب طرح کے سوالات پوچھے۔ پھر وہ رجسٹرار کے دفتر گیا۔ وہاں بھی اس کا طرزِ عمل یہی تھا۔ پھر اس نے لائبریری جا کر یونیورسٹی کے ضوابط کی نقل حاصل کی آئندہ چودہ روز میں' اس نے یونیورسٹی ٹیلرنگ شاپ میں کچھ وقت گزارا۔ پھر شیلڈن تھیٹر کا جائزہ لیا.........جہاں اسناد کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ریڈولف ہوٹل کا بھی تفصیلی جائزہ لیا۔ آخر میں اس نے یونیورسٹی چیسٹ کے سیکرٹری سے ملاقات کی اور پورٹر کی مدد سے پوری عمارت کا جائزہ لیا۔ اس نے پورٹر کو یہ بھی بتایا کہ ممکن ہے' جلسے والے دن' وہ اپنے ایک امریکن مہمان کو عمارت دکھانے کے لئے لائے۔

"یہ.........یہ تو مشکل ہے۔"

اسٹیفن نے ایک پاؤنڈ کا نوٹ پورٹر کی مٹھی میں ٹھونس دیا۔

"..........تاہم میں کوئی صورت نکال ہی لوں گا۔" پورٹر نے اپنی بات مکمل کی۔

پھر اسٹیفن سوچنے اور لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ چودھویں روز منصوبہ جزئیات سمیت مکمل ہو چکا تھا۔ اب وہ اسے اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کر سکتا تھا۔

☆======☆======☆

روبن اگلی صبح جلدی بیدار ہوا۔ ناشتے کی میز پر اسے رات کے متعلق پھر وضاحت کرنا پڑی۔ پھر وہ نکل بھاگا اور ہارلے اسٹریٹ' اپنے کلینک جا پہنچا۔ جہاں اس کی مستعد سیکرٹری اس کی منتظر تھی۔

"آئندہ چودہ روز میں کم سے کم مریض دیکھنا چاہتا ہوں۔" روبن نے مس مچل سے کہا۔

"بہتر ہے ڈاکٹر۔"

"مجھے کچھ ریسرچ کرنا ہے۔ جب میں تنہا ہوں تو مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔"

مس مچل کو کچھ حیرت ہوئی۔ ڈاکٹر قابل آدمی تھا لیکن اس نے ریسرچ میں پہلے کبھی دلچسپی نہیں لی تھی۔ ویسے بھی اس کی مریضائیں دولت مند خواتین ہوتی تھیں جن کی صحت قابلِ رشک ہوتی تھی۔

اس روز روبن نے اپنے مریضوں کو بہت تیزی سے نمٹایا۔ اس نے لنچ بھی نہیں کیا۔ پھر اس نے بوسٹن اسپتال فون کیا اور کسی ڈاکٹر سے کچھ بات کی۔ اس کے بعد اس نے بزر دبا کر مس مچل کو بلایا۔ مس مچل سے اس نے قریبی بکسٹال سے دو طبی کتب منگوائیں اور انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اگلے روز صبح اس نے کسی مریض کو نہیں دیکھا۔ اس کے برعکس وہ سینٹ تھامس اسپتال جا کر اپنے ایک پرانے ساتھی سے ملا۔ آہستہ آہستہ اپنے منصوبے کی کامیابی پر اس کا یقین بڑھتا جا رہا تھا۔ ہارلے

اسٹریٹ واپس آ کر اس نے ان جدید ٹیکنیکس پر نوٹ تیار کیے جن کا مشاہدہ اس نے سینٹ تھامس اسپتال میں کیا تھا۔ اسٹیفن کے الفاظ یاد آ رہے تھے۔ "خود کو ہاروے میٹکالف کی جگہ رکھ کر سوچو' محتاط پیشہ ور ڈاکٹر یا آرٹ ڈیلر کی طرح نہیں..........بلکہ ایک جواری کی طرح' جو خطرہ مول لے سکتا ہو۔"

اور اب روبن یہی کر رہا تھا۔ وہ منصوبہ بندی میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا اس کے ساتھی خود کو اس منصوبے میں شامل کرنا پسند کریں گے؟

☆======☆======☆

جین پائرے کو اب اپنے منصوبے کی جزئیات طے کرنا تھیں۔ آرٹ کی دنیا میں اس کے خاصے روابط تھے۔ اب وہ ایک مخصوص اسٹائل کی تصاویر میں دلچسپی لے رہا تھا۔ اس نے ایسی تصاویر کی خرید و فروخت کی فہرست تیار کی' جو مصوری کے ایک مخصوص مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتی تھیں۔ پھر اس نے اس شخص سے رابطہ قائم کیا' جو اس کے منصوبے کی کامیابی کی کلید تھا۔ خوش قسمتی سے ڈیوڈ اسٹین ان دنوں لندن ہی میں موجود تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا وہ تعاون کرے گا؟

اسٹین کچھ تاخیر سے آیا۔ پھر وہ اور پائرے دفتر میں بند ہو کر گھنٹوں گفتگو کرتے رہے۔ اس کے جانے کے بعد پائرے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آئی۔ پھر وہ جرمن سفارت خانے گیا۔ وہاں سے اسے مطلوبہ معلومات حاصل ہو گئیں۔ اب وہ اپنا منصوبہ پیش کرنے کے لئے بے چین تھا۔

☆======☆======☆

جیمس جاگا تو اس کے ذہن میں ہاروے میٹکالف کو شکست دینے کا خیال دور دور تک نہیں تھا۔ وہ اس سے زیادہ اہم معاملے پر غور کر رہا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے پیٹرک فیلڈ کو فون کیا۔

"میں جیمس بر کلے بول رہا ہوں۔" پیٹرک کی آواز سنتے ہی اس نے کہا۔

"اوہ.......... کہاں غائب ہو تم؟ اور یہ کیا حرکت ہے۔ یہ کسی کو جگانے کا شریفانہ وقت تو نہیں۔"

"یار' دس بجے ہیں۔"

"اچھا! خیر' بتاؤ۔ فون کیوں کیا ہے؟"

"تم نے 'واگ' کے تازہ شمارے کے لئے این نامی ایک لڑکی کی تصویر کھینچی تھی؟"

"ہاں.......... این سمرٹن۔ وہ اسٹاک پول ایجنسی کے لئے کام کرتی ہے۔"

"کیسی لڑکی ہے' وہ؟"

"خاصی معقول ہے۔ میرے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ میں اس کے ٹائپ کا نہیں ہوں۔"

"خوش ذوق معلوم ہوتی ہے۔ اچھا اب سو جاؤ۔"

این سمرٹن کا نام ڈائریکٹری میں نہ مل سکا پھر کچھ سوچ کر جیمس نے اسٹاک پول ایجنسی کا نمبر ملایا۔ "میں مینیجر سے ملنا چاہتا ہوں۔" رابطہ ملنے پر اس نے کہا۔

"آپ کی تعریف؟" دوسری طرف سے کسی نے پوچھا۔

"لارڈ بر کلے۔"

"ابھی لیجئے مائی لارڈ۔" کلک کی آواز سنائی دی اور اگلے ہی لمحے مینیجر لائن پر موجود تھا۔ "صبح بخیر مائی لارڈ! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"مجھے اپنی بوتیک شاپ کے لئے ایک ماڈل کی ضرورت ہے۔ ایک خاص طرح کی لڑکی ہونی چاہئے۔"

"ہمارے پاس ایسی دو ماڈلز ہیں۔ پالین اور این لیکن پالین اس وقت برمنگھم میں ہے اور این ایک ٹوتھ پیسٹ کے اشتہار کے سلسلے میں مصروف ہے۔"

"مجھے آج ہی ضرورت ہے۔" جیمس نے زور دے کر کہا۔ وہ مینیجر کو یہ کیسے بتاتا کہ این آکسفورڈ سے واپس آ چکی ہے۔ "بہرحال اگر ان میں سے کوئی ایک آ جائے تو تم مجھے اس نمبر پر رنگ کر لینا۔" اس نے اپنا نمبر بتایا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ خاصا مایوس تھا لیکن چند ہی لمحے بعد فون کی گھنٹی بجی۔

"لارڈ بر کلے۔" جیمس نے برا سا منہ بنا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

"جناب! این سمرٹن فارغ ہے۔ میں اسے آپ کے پاس کس وقت بھیجوں؟" مینیجر کی آواز سنائی دی۔

"اسے بر کلے اسٹریٹ پر بھیج دو۔ ایمپریس ریسٹورنٹ کے برابر میری دکان ہے۔ البرٹ بوتیک۔ ہاں.......... ایک بجے کا وقت مناسب رہے گا۔"

"ٹھیک ہے مائی لارڈ۔"

جیمس بر کلے اسٹریٹ پر مے فیر ہوٹل کے دروازے میں کھڑا تھا کہ این دور ہی سے اسے نظر آ جائے۔ این بالکل ٹھیک وقت پر آئی۔ وہ ایمپریس ریسٹورنٹ کے سامنے رک گئی۔ اس نے بوکھلا کر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن بوتیک کی کوئی دکان اسے نظر نہیں آئی۔ جیمس لپک کر اس کے پاس پہنچا۔ اس کے ہونٹوں پر بے حد کشادہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔ "صبح بخیر؟" اس نے دھیرے سے کہا۔

"اوہ ہیلو.......... عجیب اتفاق ہے۔" این نے کہا۔

"اور تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ کھوئی کھوئی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہو' کیا بات ہے؟"

"مجھے البرٹ بوتیک کی تلاش ہے۔ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے' آپ لارڈ بر کلے کو جانتے ہوں۔"

"میں ہی لارڈ بر کلے ہوں۔" جیمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

این پہلے تو حیران نظر آئی' پھر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ وہ سمجھ گئی تھی

کہ جیمس نے کیا حرکت کی ہے۔

دوپہر کا کھانا انہوں نے ایمپریس ریسٹورنٹ میں کھایا۔ جیمس نے تسلیم کرلیا کہ اس سے پہلے اس کی اتنی پیاری لڑکی سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی ہے۔

"اب ایجنسی کا بل کس پتے پر بھجوایا جائے؟" کھانے کے بعد این نے شریر لہجے میں کہا۔

"میرے مستقبل کے پروگرام کے مطابق تو وہ اب کبھی بل نہیں بھیج سکیں گے۔" جیمس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

☆-----☆-----☆

کافی دیر وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے......... ہاروے میٹکالف کا نام کسی کی زبان پر نہیں آیا۔ اس مرتبہ اسٹیفن نے کھانے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا تھا بلکہ صرف سینڈوچ اور بیئر ہی پر اکتفا کیا تھا۔

"بل کی ادائیگی ہاروے کے ذمے ہے۔ اس لئے میں نے کفایت سے کام لیا ہے۔" اسٹیفن نے وضاحت کی۔ "اب ساتھ ساتھ کام کی باتیں بھی ہو جائیں۔"

وہ تینوں بھی میز کے گرد آ بیٹھے۔ اسٹیفن نے کچھ کاغذات نکالے۔ "میں نے ہاروے میٹکالف پر مزید ریسرچ کی ہے۔ وہ ہر سال چھٹیاں مخصوص انداز میں گزارتا ہے۔ اس کی بیشتر تفصیل فائلوں میں پہلے ہی موجود ہے۔ اضافی معلومات فائل کے صفحہ '۱۳۸ اے' پر لگائیں۔ معلومات یہ ہیں ہاروے میٹکالف ۲۱ جون کی صبح انگلینڈ پہنچے گا۔ اس نے رولس رائس بک کرالی ہے۔ اس کے ذریعے وہ ساؤ تھیمپٹن کی بندرگاہ سے کلارج ہوٹل پہنچے گا۔ ہوٹل کے رائل سوئٹ میں دو ہفتے تک قیام کرے گا۔ اس دوران وہ ومبلڈن کے میچ دیکھے گا۔ پھر وہ مونٹی کارلو کے لئے روانہ ہو گا.......... اپنے بجرے پر اس کا قیام دو ہفتے رہے گا۔ پھر وہ لندن واپس آئے گا اور کلارج میں قیام کرے گا تاکہ اپنی گھوڑی روزالی کو آسکوٹ کی کپ ریس میں حصہ لیتے دیکھ سکے۔

آسکوٹ میں اس کے لئے پرائیویٹ باکس بک کرادیا گیا ہے۔ ۲۹ جولائی کو سوا گیارہ بجے وہ ہیتھرو ائرپورٹ سے بوسٹن کے لئے روانہ ہو جائے گا۔"

ان تینوں نے صفحے پر '۱۳۸ اے' نمبر ڈال کر اسے فائل میں شامل کرلیا۔ ان میں سے ہر ایک کو احساس تھا کہ اسٹیفن نے یہ تمام معلومات کتنی دشواری کے بعد حاصل کی ہوں گی۔

"اب ہمیں طے کرنا ہے کہ کس کا منصوبہ ہاروے کے دورہ یورپ کے کس حصے سے تعلق رکھتا ہے۔ روبن پہلے تم بتاؤ۔"

"مونٹی کارلو۔" روبن نے بلا کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا۔

"کسی اور کا منصوبہ بھی مونٹی کارلو سے تعلق رکھتا ہے؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اور تم جین پائرے؟"

"ومبلڈن۔"

"میں آسکوٹ کے حق میں ہوں۔ ہاروے کی امریکہ روانگی سے پہلے کے چند روز۔ جیمس تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرے منصوبے کا کیا ہے کہیں بھی کام آجائے۔" جیمس نے پُراعتماد لہجے میں کہا' حالانکہ اندر ہی اندر وہ شرمندہ ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم اخراجات کی طرف آتے ہیں۔" اسٹیفن بولا۔ "آپ سب حضرات دس ہزار کا چیک لائے ہیں؟"

ٹیم کے ہر رکن نے اسٹیفن کی طرف چیک بڑھا دیا۔

"اب تک کے اخراجات؟"

تینوں نے ایک ایک لسٹ اس کی طرف بڑھا دی۔ اسٹیفن چند لمحے ہر لسٹ کا جائزہ لیتا رہا' پھر بولا۔ "ہاروے میٹکالف کی طرف ہمارے دس لاکھ ڈالر نکلتے ہیں۔"

اب تک کے اخراجات ملا کر واجب الادا رقم دس لاکھ ایک سو بیالیس ڈالر ہوئی۔ یاد رکھیے' ہم ایک پائی زیادہ لیں گے نہ ایک پائی کم۔" اس نے کچھ توقف کیا..........
اور دوبارہ گویا ہوا۔ "اب آیئے' انفرادی منصوبوں کی طرف ہمیں ان پر عمل درآمد کا طریقہ طے کرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ کس پر کون سی ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ سب سے پہلے جین پائرے اپنا طریقہ بیان کرے گا کیونکہ عمل بھی سب سے پہلے اسی کے منصوبے پر ہونا ہے۔"

جین پائرے نے ایک لفافہ کھول کر چار کاغذ نکالے۔ پھر اس نے کچھ تصاویر اور سڑکوں کے نقشے ان کی طرف بڑھائے۔ ہر سڑک کو ایک نمبر الاٹ کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ پیدل مسافت کے وقت کا تعین بھی کیا گیا تھا' پھر اس نے اپنے منصوبے کی تفصیلات بیان کیں۔ ڈیوڈ اسٹین سے ملاقات کی تفصیل بتائی اور منصوبے میں ہر شخص کے رول کی وضاحت کی۔

"مجھے سب کی مدد کی ضرورت ہوگی۔" اس نے کہا۔ "روبن جرنلسٹ بنے گا۔ جیمس گولڈ گیلری کی نمائندگی کرے گا اور اسٹیفن تصویر کا گاہک ہوگا۔ اسٹیفن' تمہیں جرمن لہجے میں انگریزی بولنے کی مشق کرنا ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے ومبلڈن کے سیزن ٹکٹ درکار ہوں گے۔ ہاروے کے مقابل والا باکس مل جائے تو بہتر ہے۔"
پائرے نے اپنے ہاتھ میں موجود ایک کاغذ پر نظر ڈالی اور بولا۔ "باکس نمبر 17' تم اس کا بندوبست کرسکتے ہو جیمس!"

"ہو جائے گا۔ میں اس سلسلے میں کلب کے ریفری سے بات کروں گا۔" جیمس نے بے نیازی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس سلسلے میں ریہرسل کرلو۔ ہمیں جو چیزیں استعمال کرنا ہیں' یہ دھیان رکھنا کہ ان کا استعمال ممنوع ہے۔" یہ کہہ کر اس نے چار چھوٹے سیٹ نکالے اور تین اسٹیفن کی طرف بڑھا دیئے۔ "کسی کو کچھ پوچھنا ہے؟"

سب کی طرف سے پُرستائش الفاظ کی بارش ہوگئی۔ پائرے کا منصوبہ ہر اعتبار سے مکمل تھا۔ اسٹیفن نے پائرے کو مبارکباد دی اور روبن کی طرف دیکھا۔
روبن نے اپنی دو ہفتے کی مصروفیات کی تفصیل پیش کی۔ اسپیشلسٹ سے اپنی ملاقات کا احوال اور مجوزہ دواؤں کا ردِعمل تفصیل سے بیان کیا۔ "یہ کام دشوار ثابت ہوگا۔ ہمیں تحمل سے کام لیتے ہوئے مناسب موقعے کا انتظار کرنا ہوگا۔"
"مونٹی کارلو میں ہمارا قیام کہاں ہوگا..........؟" جیمس نے پوچھا۔ "میں ہمیشہ میٹروپول میں ٹھہرتا ہوں اور وہاں پہچانا جاسکتا ہوں۔"
"فکر مت کرو۔ ۲۹ جون سے ۴ جولائی تک کے لئے میں نے ہوٹل ڈی پیرس میں کمرے محفوظ کرا لئے ہیں۔ البتہ تم لوگوں کو سینٹ تھامس اسپتال میں ریہرسل کرنا ہوگی۔" فوری طور پر اس سلسلے میں تاریخوں کا تعین کرکے انہیں نوٹ کرلیا گیا۔
روبن نے ان تینوں کی طرف ایک کتاب کی ایک ایک کاپی بڑھائی۔ "اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ سفید وردی میں ہم کسی اناڑی پن کے متحمل نہیں ہوسکیں گے۔ اسٹیفن تمہیں آئندہ ہفتے میرے کلینک آکر کچھ تربیت حاصل کرنا ہوگی۔ تمہیں ایک ڈاکٹر کا رول ادا کرنا ہے۔" روبن نے اسٹیفن کو یہ رول اس لئے دیا تھا کہ اس کے خیال میں وہ سب سے اچھا شاگرد ثابت ہوسکتا تھا۔ جین پائرے تم کسی کلب کی ممبر شپ حاصل کرو۔ تمہیں بلیک جیک اور بکارٹ نامی پتوں کے کھیل کی نوعیت سمجھنا ہے۔ اتنا عبور حاصل کرو کہ گھنٹوں کھیلنے کے باوجود زیادہ رقم نہ ہارو۔ اس سلسلے میں چند کتابوں کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا اور جیمس تمہیں پُرہجوم سڑکوں پر چھوٹی وین تیز ڈرائیو کرنے کی پریکٹس کرنا ہے۔ اگلے ہفتے تمہیں بھی میرے کلینک حاضر ہونا ہوگا۔"
سب کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔ اگر اس منصوبے پر کامیابی سے عمل کرنا ممکن ہے تو دنیا کا کوئی منصوبہ ناکام نہیں ہوسکتا۔ روبن نے ان کی تشویش محسوس کرلی۔ "فکر مت کرو۔" اس نے تسلی دی۔ "ڈاکٹروں کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے۔ لوگ ان کا

احترام کرتے ہیں۔"

ان تینوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"اور اسٹیفن کی بات یاد رکھنا۔ ہمیں ہاروے میٹکالف کی طرح سوچنا ہوگا' کسی مہم جو اور خطرات پسند آدمی کی طرح۔" اس نے مزید کہا۔

اب جیمس پریشان ہو رہا تھا کیونکہ اس کی باری قریب آ رہی تھی۔

"تو حضرات!" اسٹیفن نے کہا۔ "ہمارے دو ساتھیوں نے اپنی ذہانت اور برتری ثابت کردی ہے۔ اب میرے منصوبے کی طرف آیئے لیکن اس میں آپ کے رول ذرا مشکل ثابت ہوں گے۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی دو ہفتے کی مصروفیات' حاصل ہونے والی معلومات اور منصوبے کی جزئیات بیان کرنا شروع کردیں۔ اس نے تینوں ساتھیوں کو آکسفورڈ کے نقشے فراہم کئے۔ اس نے کچھ راستے منتخب کرکے انہیں نامزد بھی کیا ہوا تھا۔ "روبن تمہیں وائس چانسلر کے انداز کا مطالعہ کرنا ہوگا' تمہیں اس کی گزرگاہوں اور اس کی عادات کا مطالعہ بھی کرنا ہوگا۔ میں نے آپریشن والے روز کے لئے لنکن کالج میں تمہارے لئے ایک کمرے کا بندوبست کردیا ہے.......... جین پائرے' تمہیں رجسٹرار کو کور کرنا ہوگا.......... اور جیمس تمہیں اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے یونیورسٹی چیسٹ کے رجسٹرار کو اسٹڈی کرنا ہوگا۔ میرا رول سب سے آسان ہوگا۔ تم سب کو ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے آداب بھی سیکھنا ہوں گے۔ اس سلسلے میں ریہرسل بھی ہوگی۔ کسی کو کچھ پوچھنا ہے؟"

کمرے میں احترام آمیز خاموشی چھا گئی۔ اسٹیفن کا منصوبہ بے داغ تھا۔

"اب آیئے میرے منصوبے کے آسکوٹ والے حصے کی طرف۔" اسٹیفن نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔ "مجھے دو انکلوژر ٹکٹ درکار ہوں گے۔"

"تمہارا اشارہ شاید بیجز کی طرف ہے.........." جیمس نے تصحیح کی۔ "اس کا بندوبست ہو جائے گا۔"

"اور روبن کو لندن سے ٹیلی گرام بھیجنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔" روبن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

اب وہ تینوں جیمس کی طرف متوجہ تھے اور جیمس نظریں چرا رہا تھا۔ "تم لارڈ کے بچے.......... تمہیں کوئی آئیڈیا نہیں سوجھا؟" پائرے نے اسے چھیڑا۔

"دراصل مجھے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔"

"نکمے آدمی ہو۔" روبن بولا۔

"دیکھو جیمس' کان کھول کر سن لو۔" اسٹیفن نے کہا۔ "اب ہم تین ہفتے بعد یکجا ہوں گے اس وقت تک تمہارا منصوبہ تیار ہونا چاہئے تاکہ اس پر غور کیا جاسکے۔ ایک لغزش سارے کئے کرائے پر پانی پھیر سکتی ہے۔"

جیمس نے اثبات میں سرہلا دیا کہ اسی میں عافیت تھی۔

"یہ یاد رکھو' مقابلے پر ایسا شخص ہے جس نے کبھی شکست نہیں کھائی۔"

☆------☆------☆

اگلے تین ہفتے امتحان کی طرح گزرے۔ ان میں سے ہر شخص ریہرسل میں مصروف تھا۔ اسٹیفن ڈاکٹری کی مختصر ترین تربیت حاصل کر رہا تھا۔ جیمس پرہجوم سڑکوں پر وین چلانے کی پریکٹس کر رہا تھا اور جین پائرے بلیک جیک اور بکارٹ کھیلنا سیکھ رہا تھا۔ جیمس کو دراصل پریشانی یہ تھی کہ وہ ابھی تک کوئی منصوبہ نہیں بنا سکا تھا بلکہ کسی منصوبے کا امکان بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ این سے ملاقاتیں جاری تھیں۔ وہ ایک دوسرے کی محبت میں کھو کر رہ گئے تھے لیکن منصوبے کا اب بھی دور دور تک نشان نہیں تھا۔ این کو احساس تھا کہ منصوبے کے بغیر جیمس اپنے ساتھیوں میں سرخرو نہیں ہو سکتا۔ اب وہ بھی منصوبے کے بارے میں سوچنے لگی۔ دن یونہی گزرتے رہے۔ پہلے منصوبے پر عمل کرنے کا وقت قریب آتا گیا۔ وہ سب میدان میں اترنے کے لئے تیار تھے۔

☆======☆======☆

ان چاروں نے ہاروے میٹکالف کو بہت غور سے دیکھا۔ وہ ہاروے کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔ "گویا کل سے ومبلڈن پروگرام شروع۔" جین پائرے نے کہا۔
"دیکھتے ہیں پہلا راؤنڈ کون جیتتا ہے۔"

"یقینی طور پر تم جیتو گے۔" جیمس نے مکھن لگایا۔ جین پائرے ہی منصوبے کے سلسلے میں اس کی سب سے زیادہ کھنچائی کرتا تھا۔

"ہمیں تو تمہارا راؤنڈ جیتنا ہے۔ ورنہ ہم یہ ٹورنامنٹ ہار جائیں گے۔" پائرے نے جواب دیا۔

جیمس کھسیانا ہو کر خاموش ہو گیا۔

"دیکھو' کل یا تو ہم جیت گئے یا تھانے میں بیٹھے نظر آئیں گے۔" روبن نے کہا۔

"خدا معاف کرے' میری تو ضمانت بھی مشکل ہو گی۔" جین پائرے بولا۔

اسی وقت ہاروے نے ویٹر کو ٹپ میں ایک پاؤنڈ کا کرارا نوٹ عنایت کیا۔

"خبیث کہیں کا۔" جین پائرے دانت پیس کر بولا۔ "ہم سے لوٹی ہوئی رقم کس بے دردی سے خرچ کر رہا ہے۔"

اسٹیفن نے بل ادا کیا اور اخراجات کی مد میں وہ رقم جمع کرا دی۔ اب وہ کلارج ہوٹل کے ریستوران سے نکلنے کے لئے تیار تھے۔ ہاروے اسی ہوٹل کے رائل سوئٹ میں مقیم تھا۔ پھر وہ چاروں چپکے سے نکل آئے۔

☆======☆======☆

ہاروے حسبِ عادت صبح ساڑھے چار بجے بیدار ہو گیا۔ تاہم وہ تعطیلات منا رہا تھا۔ اس لئے اس نے ناشتہ بستر پر ہی کیا۔ ناشتے کے دوران وہ اخبار پڑھتا رہا۔ اسٹاک مارکیٹ اس کا پسندیدہ موضوع تھا۔ اس کے بعد وہ اسپورٹس کالم کی طرف متوجہ ہوا' جس میں ومبلڈن میں مختلف کھلاڑیوں کی کامیابی کا جائزہ لیا گیا تھا۔

ناشتے کے بعد پکاڈلی میں رائل اکیڈمی جانے کا پروگرام تھا۔ اس کے بعد ارادہ تھا کہ ویسٹ اینڈ میں واقع بڑی بڑی گیلریاں ٹٹولے گا۔ وہ تمام گیلریاں ہوٹل کے نزدیک ہی تھیں اور ان تک پیدل جایا جا سکتا تھا........... گویا چہل قدمی مفت! یہ تمام باتیں برس ہا برس سے اس کے معمولات میں شامل تھیں۔ وصولیابی ٹیم کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ہاروے عادات کا غلام ہے اور معمولات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے لباس تبدیل کیا اور ہوٹل سے نکل آیا اور برکلے اسکوائر کی طرف چل دیا۔ اس نے سڑک کے اس پار کھڑے نوجوان پر نظر بھی نہیں ڈالی' جو ہاتھوں میں دو طرفہ کام کرنے والا ریڈیو لیے کھڑا تھا۔

"وہ ہوٹل سے نکل آیا ہے اور اس کا رخ برکلے اسکوائر کی طرف ہے۔" اسٹیفن نے خبر نشر کی۔ "جیمس........... ہوشیار' وہ تمہاری طرف آ رہا ہے۔"

"شکریہ اسٹیفن........... روبن تم سن رہے ہو؟" جیمس نے پوچھا۔

"ہاں..........." روبن نے جواب دیا۔

"میں تمہیں اس کی نقل و حرکت کے بارے میں بتاتا رہوں گا۔ تم رائل اکیڈمی

پر ڈٹے رہو۔"

ہاروے رائل اکیڈمی پہنچ کر قطار میں کھڑا ہوگیا۔ سامنے ایک بکسٹال پر کھڑے ہوئے جوان العمر آدمی کو اس نے کوئی اہمیت نہیں دی جو بڑی شدت سے اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ بالآخر باری آنے پر ہاروے نے پانچ پاؤنڈ ادا کر کے سیزن ٹکٹ لیا۔ ممکن ہے بار بار آنا پڑے۔ اس لئے سیزن ٹکٹ لینا ہی بہتر تھا۔ اکیڈمی میں اس وقت ۱۱۸۴ تصاویر موجود تھیں صبح کا تمام وقت ان تصاویر کی نذر ہوگیا۔

ایک بجے وہ رائل اکیڈمی سے نکل آیا............ باہر سفید رولس رائس اس کی منتظر تھی۔ اس نے ڈرائیور کو ومبلڈن چلنے کے لئے کہا۔

"وحشت تیرے کی۔"

"کیا؟" اسٹیفن نے ریڈیو پر پوچھا۔

"وہ ومبلڈن گیا ہے' گویا پورا دن برباد ہوگیا۔" روبن نے جواب دیا۔

اس سلسلے میں لائحہ عمل طے کر لیا گیا تھا چنانچہ روبن نے اپنی گاڑی سنبھالی اور ومبلڈن کی طرف چل دیا۔ وہاں بہت ہجوم تھا حالانکہ وہ ٹورنامنٹ کا پہلا دن تھا' تاہم جیمس نے ہر دن کے لئے دو ٹکٹوں کا بندوبست کر لیا تھا۔ اس لئے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

روبن پہلے میچ سے لطف اندوز ہو رہا تھا حالانکہ میچ یک طرفہ ثابت ہوا۔ اگلا میچ ڈبلز کا تھا اور دلچسپ مقابلہ ہو رہا تھا۔ میچ ادھورا چھوڑ کر اٹھتے ہوئے روبن کو دکھ ہوا لیکن وہ مردود ہاروے جو اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اب وہ معقول فاصلے کے ساتھ رولز رائس کا تعاقب کر رہا تھا۔ بالآخر وہ ہوٹل کلارج پہنچ گئے۔ ہاروے اندر گیا تو روبن نے اطمینان کا سانس لیا۔ پھر اس نے اسٹیفن سے رابطہ قائم کیا۔

"اب چھٹی سمجھو۔" اسٹیفن نے کہا۔ "کل پھر کوشش کریں گے۔ پائرے بے چارے کی دھڑکنوں کا گراف ۱۵۰ تک پہنچ گیا ہے۔ خدا اس کے دل پر رحم کرے۔"

☆=====☆======☆

اگلی صبح برکلے اسکوائر پہنچ کر ہاروے نے برٹن اسٹریٹ کا رخ کیا۔ پھر وہ بونڈ اسٹریٹ پر جانکلا۔ پائرے کی گیلری محض پچاس گز کے فاصلے پر تھی' لیکن اچانک ہی وہ مغرب کی بجائے مشرق کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحے بعد وہ اگنس گیلری میں موجود تھا لیکن وہاں اسے اپنے مطلب کی کوئی تصویر نظر نہ آسکی۔

"اب وہ باہر آرہا ہے۔" روبن نے ریڈیو پر کہا۔ "اب وہ ٹھیک سمت میں بڑھ رہا ہے۔"

جین پائرے اپنی سانسیں روک کر بیٹھ گیا لیکن اس مرتبہ ہاروے پھر رک گیا۔ پھر وہ باربرا ہیورتھ کی تصویریں دیکھنے کے لئے مالبرو گیلری میں داخل ہوگیا۔ کوئی ایک گھنٹہ وہ باربرا کی فنکاری دیکھتا اور سراہتا رہا لیکن قیمتیں اس کے لئے ناقابلِ قبول تھیں۔ وہ باہر آیا اور بونڈ اسٹریٹ کی طرف چل دیا۔

"جین پائرے؟"

"ہاں" پائرے کی آواز سے اعصاب زدگی جھلک رہی تھی۔

"وہ اب تمہارے دروازے سے محض پچاس گز دور ہے۔"

پائرے نے جلدی سے کھڑکی میں طے شدہ تصویر لگادی۔

"وہ ملعون اب مغرب کی طرف مڑ گیا ہے۔" جیمس نے اعلان کیا۔ وہ گیلری کے مقابل تعینات تھا۔ "اب وہ برٹن اسٹریٹ پر ہے۔"

جین پائرے نے تصویر اتارلی۔

برٹن اسٹریٹ پر ہاروے رکا اور نوتھ گیلری میں گھس گیا لیکن وہاں بھی اسے کچھ نہ ملا۔

"وہ پھر حرکت میں ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ وہ واپس کلارج جا رہا ہے۔"

ہاروے واپس ہوٹل پلٹ گیا۔

☆------☆------☆

جیمس نے این کو بھی ساتھ لیا کیونکہ اب وہ سب کچھ جانتی تھی۔ اس روز بلی جین کنگ اور کیتھ مے کا میچ تھا۔ بلی جین کنگ کورٹ پر آئی تو تالیوں کی گونج دیر تک سنائی دیتی رہی۔ ہاروے کے ساتھ ایک مہمان بھی تھا' جو نقوش سے یورپین نظر آرہا تھا۔

"تمہارا شکار کون ہے' ان میں؟" این نے دریافت کیا۔

"وہ گرے سوٹ والا۔"

"وہ پستہ قد' موٹا؟"

"ہاں۔"

این نے کچھ کہا' لیکن امپائر کے اعلان کی آواز میں کچھ سنائی نہ دیا۔

☆------☆------☆

"ومبلڈن میں مدعو کرنے کا شکریہ ہاروے.........." جورگ نے کہا۔ "ورنہ مجھے تو فرصت ہی نہیں ملتی۔"

"تو پھر تمہیں ریٹائر ہو جانا چاہئے۔" ہاروے نے کہا۔

"سوال یہ ہے کہ میری جگہ کون لے گا۔ میں گزشتہ دس سال سے بینک کا چیئرمین ہوں اور اب تک مجھے کوئی جانشین نہیں مل سکا۔" وہ مسکرایا۔

"ہاں.......... تو اب بتاؤ میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے تفریحاً مدعو نہیں کیا۔"

"میں اپنے تینوں اکاؤنٹس کی پوزیشن جاننا چاہتا ہوں اور مستقبل کے بارے میں ہدایات دینا چاہتا ہوں۔"

"تمہارے پہلے اکاؤنٹ میں چند ہزار ڈالر کا اضافہ ہوا ہے۔" جورگ نے جیب سے ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔ "۳۷ لاکھ ۲۶ ہزار ڈالر کی کمی ہوئی ہے جب کہ اس وقت تم ۳۷ ہزار اونس سونے کے مالک ہو۔ سونے کا موجودہ بھاؤ ۱۳۵ ڈالر فی اونس

ہے۔"

"اس سلسلے میں تمہارا کیا مشورہ ہے۔"

"سونا پکڑتے رہو۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے لیکن مناسب وقت پر اس سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ضروری ہوگا۔"

"اور مناسب وقت بھانپنے میں تمہیں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔"

"کیم نومبر تک دیکھیں گے۔ حسبِ سابق کوڈ ٹیلیکس کے ذریعے بات ہوگی۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ سوئس لوگ نہ ہوتے تو دنیا کا کام کیسے چلتا۔"

"خیال رکھنا ہاروے۔ ہمارے یہاں شعبۂ قتل میں اتنا اسٹاف نہیں' جتنا فراڈ بیورو میں ہے۔"

☆------☆------☆

"شاید وہ اس وقت ومبلڈن کو کم سے کم داموں میں خریدنے کی کوشش کر رہا ہے۔" جیمس نے تبصرہ کیا۔ "دشواری یہ ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد میں لحہ بہ لحہ اس کے احترام پر مجبور ہوتا جا رہا ہوں۔ اس قدر منظم آدمی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اگر تعطیلات کے دوران اس کا یہ حال ہے' کام کے دنوں میں تو یہ قیامت ڈھاتا ہوگا۔"

"میرے لئے تو یہ تصور ہی دشوار ہے۔" این نے کہا۔

"ایسے میں وزن تو بڑھے گا ہی.......... دیکھو تو کیسے کیک ٹھونس رہا ہے۔" جیمس نے دوربین فوکس کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں.......... اس پر یاد آیا۔ یہ بتاؤ' تم کھانے کے لئے کیا لائی ہو؟"

این نے بیگ کھولا اور سینڈوچ کا لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا ہمیں سارا دن اس پر نظر رکھنا ہوگی؟" این نے پوچھا۔

"نہیں، البتہ اسے ہوٹل تک پہنچانا ہوگا۔ اس کے علاوہ اس پر بھی نظر رکھنا ہوگی کہ کہیں کسی وقت عین موقعے پر وہ اپنا پروگرام تبدیل تو نہیں کرتا۔ اگر ایک مرتبہ وہ جین پائرے کی گیلری کے سامنے سے گزر گیا اور ہم نے مس کر دیا تو دوسرا چانس ملنا مشکل ہوگا۔"

"اس کے منصوبے میں تبدیلی آنے کی صورت میں تم کیا کرو گے؟"

"یہ تو خدا جانتا ہے یا اسٹیفن۔"

"مہم کی اب تک کیا پوزیشن ہے؟"

"بہت خراب ہے۔ ہاروے نے اب تک پائرے کی گیلری کا رخ نہیں کیا ہے۔ آج وہ تیس گز کی قربت تک تو پہنچ گیا تھا لیکن پھر اس نے اپنا رخ بدل لیا۔ جین پائرے کا تقریباً ہارٹ فیل ہو گیا تھا۔ بہر حال ہم کل کے بارے میں پُرامید ہیں۔"

"تم لوگوں کو اپنی زندگی پر دس لاکھ ڈالر کی بیمہ پالیسی لے لینا چاہئے۔" این نے کہا۔ "تاکہ اس دوران کوئی گزر جائے تو باقی ساتھیوں کو رقم مل جائے۔"

"یہ مذاق کی بات نہیں ہے این۔ ہم لوگوں کی جان پر بنی ہے۔ بڑا اعصاب شکن مرحلہ ہے۔ ہمیں انتظار کرنا ہے جبکہ اس کی نقل و حرکت پر نہ ہمیں اختیار ہے اور نہ اندازہ۔"

"اور تمہارے اپنے منصوبے کا کیا بنا؟"

"کچھ بھی نہیں۔ اب میں دوسروں کے منصوبوں پر عمل کرنے میں مصروف ہوں تو سوچنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔"

☆======☆======☆

"بہت خوب ہاروے۔ مس مے نے تو کمال ہی کر دیا۔ سیٹ نہ سہی، دو گیم تو جیت ہی لئے۔"

"مجھے یقین تھا کہ مسز کنگ اس لڑکی کو کسی قابل نہیں چھوڑے گی اچھا، اب

دوسرے اکاؤنٹ کی بات کرو۔"

جورگ نے جیب سے کاغذ نکالے۔ "یکم اپریل کو تم نے اس اکاؤنٹ میں ۴۲ لاکھ ۸۶ ہزار ڈالر جمع کرائے۔ دو اپریل کو تمہاری ہدایت کے مطابق سلور مین اور ایلیٹ کو دس لاکھ ڈالر جنوبی امریکہ میں ادا کر دیئے گئے۔ تیل کی کھدائی کے آلات کا کرایہ چار لاکھ بیس ہزار ڈالر ادا کیا گیا۔ اس کے علاوہ کچھ متفرق بلوں کی ادائیگی کی گئی جو ایک لاکھ چار ہزار ایک سو بارہ ڈالر تھی۔ اب تمہارے اس اکاؤنٹ میں ۸۷ لاکھ ۵۳ ہزار ۳۱۶ ڈالر موجود ہیں۔"

"آئندہ چھ ہفتوں میں مجھے بیس لاکھ ڈالر کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ میں دو ایک تصویریں خریدنے کے موڈ میں ہوں۔ اس کے علاوہ آسکوٹ میں بھی خاصے اخراجات ہوں گے۔ میری بڑی آرزو ہے کہ میری گھوڑی کنگ جارج ففتھ کپ جیت لے۔ اب تک میں اس ریس میں تیسری پوزیشن سے بہتر نتیجہ حاصل نہیں کر سکا ہوں۔ اس سال روزالی میری طرف سے اس ریس میں حصہ لے گی۔ وہ اب تک کی بہترین گھوڑی ہے۔ اس سال کپ مجھے مل ہی جانا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے سینئر کیشئر کو مطلع کر دوں گا کہ شاید آئندہ چند ہفتوں میں تم بھاری رقومات نکلواؤ گے۔"

"آئندہ چند ماہ میں تم سونا خریدتے رہو۔ مندی کا رجحان ہوا تو میں تمہیں فون کروں گا۔"

"یہ سوچ کر میرے ہوش اڑ جاتے ہیں کہ تم کتنا مال بنا چکے ہو؟"

"ارے.......... کچھ نہیں۔" ہاروے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "اوناسس نے کہا تھا.......... اگر تم رقم گن سکتے ہو تو سمجھ لو کہ تم نے کچھ بھی نہیں کمایا۔"

"روزالی کا کیا حال ہے؟ تمہاری ہدایات اب بھی یہی ہیں کہ تمہیں کچھ ہو جانے کی صورت میں اکاؤنٹ بوسٹن میں اس کے سپرد کر دیئے جائیں؟"

"روزالی ٹھیک ٹھاک ہے۔ اس نے صبح فون پر مجھ سے معذرت کی کہ وہ ومبلڈن میں میرا ساتھ نہیں دے سکے گی، کسی کام میں مصروف ہے۔ ویسے میرا خیال ہے، جلد ہی وہ کسی دولت مند امریکن سے شادی کرلے گی اور اسے میری دولت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس سلسلے میں میری اس سے تلخ گفتگو ہوچکی ہے اور اس نے اب تک مجھے معاف نہیں کیا ہے۔"

اسی لمحے میچ ختم ہوگیا۔

ہاروے، جورگ، جیمس اور این تالیاں بجانے میں مصروف ہوگئے۔ ہاروے اور جورگ نے ڈبلز کا ایک میچ دیکھا، پھر وہ ڈنر کے لئے کلارج آگئے۔ جیمس اور این نے ہاروے کو اپنے یورپین دوست کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھا اور مطمئن ہوکر واپس آگیا۔

"اسٹیفن.......... ہاروے ہوٹل پہنچ گیا ہے میں واپس آگیا ہوں۔ اب کل صبح ساڑھے آٹھ بجے؟"

"ہاں.......... شاید کل مچھلی چارہ نگل لے۔"

☆======☆======☆

جیمس صبح آٹھ بج کر انیس منٹ پر کلارج پہنچا۔ وہ منصوبہ نہیں بنا سکا تھا اور اب اس کا سارا زور اس بات پر تھا کہ اپنے ساتھیوں کے منصوبوں کو کامیاب بنائے۔ اس نے ریڈیو پر اسٹیفن کو چیک کیا، جو برکلے اسکوائر میں تھا۔ روبن کی ڈیوٹی بونڈ اسٹریٹ پر تھی۔

ہاروے معمول کے مطابق بہ یک وقت ناشتے اور اخبار سے نبرد آزما تھا۔ ناشتے کے دوران اس نے فیصلہ کیا کہ آج باقی ماندہ گیلریاں بھی چیک کرے گا۔ تصویروں کے سلسلے میں اب تک وہ مایوس ہی رہا تھا۔ وہ پونے دس بجے ہوٹل سے نکل آیا۔

"تیار ہوجاؤ۔" جیمس نے اعلان کیا۔ اونگھتے ہوئے اسٹیفن اور روبن چوکنا

ہوگئے۔

"وہ برٹن اسٹریٹ تک پہنچ گیا ہے اور بونڈ اسٹریٹ کی طرف بڑھ رہا ہے۔"

ہاروے چہل قدمی کے سے انداز میں بڑھتا رہا۔

"اب وہ پچاس گز دور ہے جین پائرے۔" جیمس نے نشریات جاری رکھیں۔

"چالیس گز.......... اوہ، وہ خبیث گولڈن گیلری میں گھس گیا ہے۔"

جیمس نے نگاہ اٹھا کر سڑک کے پار کھڑے اسٹیفن کو دیکھا، وہ عینک لگائے ہوئے بالکل جرمن معلوم ہو رہا تھا۔

"جیمس.......... میں جین پائرے کی گیلری میں جا رہا ہوں۔" اسٹیفن نے ریڈیو پر کہا۔ "تم گولڈن کے باہر ٹھہرو اور ہر پندرہ منٹ میں رپورٹ دیتے رہو، روبن، تم اندر جاؤ اور مچھلی کو چارہ سنگھاؤ۔"

"لیکن.......... لیکن اسٹیفن یہ تو منصوبے میں شامل نہیں۔" روبن نے احتجاج کیا۔

"ہنگامی قدم اٹھانا پڑے گا، ورنہ جین پائرے کی تدفین کے اخراجات بھی ہاروے کے کھاتے میں ڈالنا پڑیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" روبن نے لرزتی آواز میں کہا۔

روبن گولڈ گیلری میں داخل ہوگیا۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ ڈاکٹر روبن آکلے کی حیثیت سے اسے کوئی نہیں پہچان سکتا تھا۔ پھر اس نے ہاروے کو تلاش کیا اور اس کے قریب چلا گیا۔ روبن نے ہاروے کے برابر میں کھڑے ہوئے شخص سے گفتگو شروع کردی۔ "تصویریں زیادہ اچھی نہیں لیکن مجھے اپنے قارئین کو بھی تو کچھ دینا ہے۔"

"کیا آپ کو تمام نیلاموں کی کوریج کرنا ہوتی ہے؟" اس کے مخاطب نے دریافت کیا۔

"تقریباً سبھی کی.......... ویسے گولڈن گیلری میں اِدھر اُدھر کی بہت سی باتوں کا علم ہوتا ہے۔ آج صبح مجھے پتہ چلا ہے کہ لیمن گیلری میں اس وقت تاثراتی مکتبۂ فکر کی ایک خوبصورت تصویر آئی ہے۔" روبن نے اس انداز میں سرگوشی کی کہ ہاروے تک بہرصورت پہنچ جائے۔ اب اسے یہ دیکھنا تھا کہ وہ کوئی تاثر چھوڑ سکا ہے یا نہیں' چند لمحے بعد اسے جواب مل گیا۔ ہاروے نیلامی ادھوری چھوڑ کر گیلری سے نکل گیا۔ کچھ توقف کے بعد روبن بھی نکل آیا۔

باہر جیمس بڑے تحمل سے اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا۔ اس کی نگاہ دروازے پر جمی ہوئی تھی۔ اچانک اس نے ہاروے کو گولڈن گیلری سے نکلتے دیکھا۔

"وہ آرہا ہے۔" اس نے ہیجانی لہجے میں اعلان کیا۔

جین پائرے نے جلدی سے وان کوگ کی آئل پینٹنگ کھڑکی میں آویزاں کردی۔ یہ تصویر ڈیوڈ اسٹین کی بنائی ہوئی تھی۔ اسٹین تاثراتی مکتبۂ فکر کی تین سو تصاویر کی نقول تیار کرچکا تھا۔ گزشتہ چار برسوں میں اس کام سے اس نے نولاکھ ڈالر کمائے تھے۔ جین پائرے کو یقین تھا کہ اسٹیفن اب بھی جادو جگا سکتا ہے۔

اسٹین اب بھی تاثراتی تصویریں بنا رہا تھا لیکن اپنے نام سے۔ وہ جین پائرے کا مداح تھا۔ جب جین نے اسے ہاروے اور پیکٹ آئل کی کہانی سنائی تو وہ وان کوگ کی ایک تصویر دس ہزار ڈالر کے عوض بنانے پر آمادہ ہوگیا۔ تصویر کا انتخاب پائرے نے بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا اور دو باتوں کو خاص طور سے ملحوظ خاطر رکھا تھا۔ ایک یہ کہ تصویر ایسی ہو کہ ہاروے اسے خریدے بغیر نہ رہ سکے۔ دوسرے یہ کہ وہ ان تصویروں میں سے ایک تھی جو جنگِ عظیم سے پہلے جرمن میوزیم میں آویزاں تھیں اور اس کے بعد آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا تھا۔ اس نے جرمن میوزیم کی مہر والا ایک کینوس بھی حاصل کرلیا تھا۔ اس کے بعد اس نے جرمن پروفیسر وارمٹ سے یہ تصدیق بھی کرالی تھی کہ وہ تصویر اب تک نہیں مل سکی ہے۔ پھر اس نے تصویر کی

ایک بلیک اینڈ وائٹ نقل حاصل کی اور اسٹین کے حوالے کردی۔ اسٹین اپنے فن میں ماہر تھا۔ چھ ہفتے میں تصویر تیار ہوئی۔ اس کے بعد اس کو چار دن تک ۸۵۰ فارن ہائٹ درجہ حرارت میں رکھا گیا۔ اب وہ بلاشبہ سو سال پرانی تصویر نظر آتی تھی۔

ہاروے اپنی خوش بختی اور اپنی سماعت کی کارکردگی پر رشک کرتا ہوا لیمن گیلری کی طرف بڑھتا رہا۔ وہ گیلری سے پانچ قدم دور تھا کہ اس کی نظر تصویر پر پڑی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ بلاشبہ وان کوگ کا شاہکار تھا۔ وہ تقریباً دوڑتا ہوا گیلری میں داخل ہوا۔ اندر جین پائرے' اسٹیفن اور جیمس سے گفتگو میں بری طرح محو نظر آیا۔ تینوں میں سے کسی نے بھی نظر اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھا۔

"ایک لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ بڑی رقم ہے۔" اسٹیفن جرمن لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"لیکن تصویر ہی ایسی ہے۔ تمہیں یقین ہے کہ یہ ۳۷ء میں جرمن میوزیم سے غائب ہوگئی تھی؟"

"اس سلسلے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم آپ تصویر کی پشت پر میوزیم کی مہر دیکھ سکتے ہیں۔ پروفیسر وارمٹ اس کی تصدیق کرچکے ہیں۔"

"یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

"ایک لارڈ کے پاس تھی' یہ تصویر.......... لیکن وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔"

"یہ اور بھی اچھا ہے۔" اسٹیفن نے کہا۔ "اسے شام چار بجے تک اپنے پاس رکھو۔ میں ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ کا چیک لاؤں گا' چیک چلے گا' نا۔"

"یقیناً جناب۔" جین پائرے بولا۔ "اب یہ تصویر آپ کی ہوئی لیکن چار بجے کے بعد میں آپ کا انتظار نہیں کروں گا۔"

جیمس' جو اسٹیفن کے پیچھے کھڑا تھا' بولا۔ "یہ تصویر اس عظیم فنکار کا شہ پارہ ہے جناب۔"

اسی لمحے روبن‘ گارجین کی ایک کاپی ہاتھ میں لئے گیلری میں داخل ہوا۔

"گڈ مارننگ مسٹر پائرے۔" اس نے کہا۔ "میں نے گولڈ میں افواہ سنی تھی کہ آپ کے پاس وان کوگ کی تصویر ہے۔ میں اس تصویر کے متعلق کل کے اخبار میں یقیناً کچھ لکھنا چاہوں گا۔ کیا خیال ہے؟"

"بسروچشم.......... لیکن تصویر میں مسٹر ڈوسر کے ہاتھوں فروخت کر چکا ہوں۔ یہ ایک جرمن ڈیلر ہے۔" پائرے نے کہا۔ "ایک لاکھ ستر ہزار پاؤنڈ میں۔"

"معقول قیمت ہے۔" جیمس نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "میں نے اس سے اچھی وان کوگ اب تک نہیں دیکھی۔ آپ خوش قسمت آدمی ہیں مسٹر ڈوسر۔ آپ جب بھی اسے فروخت کرنا چاہیں‘ مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ میری گیلری اسے معقول قیمت پر حاصل کرنا پسند کرے گی۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اسٹیفن کو کارڈ تھما دیا۔

جین پائرے نے جیمس کو پرستائش نظروں سے دیکھا۔ وہ بہترین اداکاری کر رہا تھا۔ روبن تیزی سے پیڈ پر کچھ گھسیٹ رہا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ تحریر پر شارٹ ہینڈ کا گمان گزرے۔ پائرے نے دراز کھول کر‘ تصویر کا ایک فوٹو گراف نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ پھر وہ اسٹیفن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "مسٹر ڈوسر.......... آپ تصویر کس انداز میں وصول کرنا پسند کریں گے؟"

"کل صبح یہ تصویر مجھے ڈورچیسٹر کے کمرہ نمبر ۱۲۰ میں بھجوا دینا۔ خدا حافظ۔" یہ کہہ کر وہ رخصت ہو گیا۔

جین پائرے‘ روبن اور جیمس یہ دیکھ کر بوکھلا گئے کہ ہاروے بلا ہچکچاہٹ اسٹیفن کے فوراً بعد گیلری سے نکل گیا۔ جین پائرے نڈھال ہو کر کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کی نگاہوں میں مایوسی تھی۔ "میرے خدا.......... چھ ہفتے کی تیاری.......... تین دن کی مارا ماری اور وہ کس بے نیازی سے بات کئے بغیر رخصت ہو گیا۔" اس نے وان کوگ کی تصویر کو بڑی نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسٹیفن نے یقین دلایا تھا کہ ہاروے رک کر جین پائرے سے سودے بازی کرے گا۔ اس کی فطرت ہی ایسی ہے۔" جیمس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "وہ تصویر پر نظر ڈالنے کے بعد اسے کسی قیمت پر اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دے گا۔" اس نے اسٹیفن کی نقل اتاری۔

اگلے ہی لمحے وہ تینوں بے تابی سے کھڑکی کی طرف لپکے۔ "ارے.......... ہاروے تو اسٹیفن کا پیچھا کر رہا ہے۔" پائرے نے بے ساختہ کہا۔ "روبن‘ ریڈیو پر اس سے بات کرو۔"

"اسٹیفن‘ سن رہے ہو نا؟" روبن نے ریڈیو پر کہا۔ "پلٹ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاروے میٹکالف تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" اسٹیفن کے لہجے میں خفگی تھی۔ "اسے تو گیلری میں ہونا چاہئے تھا۔ کیا اس نے وان کوگ میں دلچسپی نہیں لی؟"

"ہاروے نے ہمیں کوئی موقع ہی نہیں دیا۔ اس سے پہلے کہ ہم منصوبے کے مطابق بات آگے بڑھاتے‘ وہ تمہارے پیچھے نکل گیا۔"

"بہت چالاک ہے۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟"

جیمس پائرے نے ریڈیو جھپٹ لیا۔ "اگر وہ واقعی تمہارا تعاقب کر رہا ہے تو تمہیں ڈورچیسٹر جانا چاہئے۔"

"مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ڈورچیسٹر کہاں واقع ہے۔" اسٹیفن نے فریاد کی۔

اس بار روبن نے چارج سنبھالا۔ "سب سے پہلے دائیں سمت مڑ جاؤ۔ پھر سیدھے چلتے رہو۔ یوں تم برکلے اسکوائر پہنچ جاؤ گے‘ لیکن پلٹ کر مت دیکھنا۔"

"جیمس۔" جین پائرے نے کہا۔ "تم جلدی سے ٹیکسی پکڑ کر ڈورچیسٹر پہنچو اور کمرہ نمبر ۱۲۰ ڈوسر کے نام بک کراؤ۔ اسٹیفن وہاں پہنچے تو اسے کمرے کی چابی دے دینا۔" پھر اس نے ریڈیو پر پوچھا۔ "تم نے سن لیا ہے نا اسٹیفن؟"

"ہاں۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔ "جیمس سے کہو' اگر ۱۲۰ نمبر خالی نہ ہو تو ۱۱۹ یا ۱۲۱ بک کرالے۔"

جیمس تیزی سے باہر نکلا۔ اتفاق سے باہر نکلتے ہی ٹیکسی مل گئی۔ "تیزی سے ڈور چیسٹر چلو۔ جہاز بنادو اپنی گاڑی کو۔" اس نے ڈرائیور کو کہا۔

ڈرائیور نے اثبات میں سرہلایا اور ٹیکسی ہوا ہو گئی۔

☆------☆------☆

"کمرہ نمبر ۱۲۰ خالی ہے؟"

"جی ہاں جناب' ابھی خالی ہوا ہے لیکن ابھی صفائی نہیں ہوئی ہے۔"

"صفائی کو چھوڑو۔" جیمس نے جرمن لہجے میں کہا۔ "میں ایک رات قیام کروں گا۔ میرا نام ہلمٹ ڈوسر ہے۔" اس نے ایک پونڈ کا نوٹ نکال کر کلرک کی طرف بڑھایا۔ کلرک خوش ہو گیا۔

☆------☆------☆

"کمرہ نمبر ۱۲۰ میں کوئی مسٹر ڈوسر ٹھہرے ہوئے ہیں۔" ہاروے نے کلرک سے پوچھا۔

کلرک نے فہرست پر نظر ڈالی اور اثبات میں سرہلایا۔

"ان سے میری بات کراؤ۔"

چند لمحے بعد وہ اسٹیفن سے مخاطب تھا۔

"بول رہا ہوں۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔ اب اسے جرمن لہجہ اپنانا مشکل ہو رہا تھا۔

"میرا نام ہاروے میٹکالف ہے۔ میں اس وان گوگ کے سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں' جو آپ نے آج صبح لیمن سے خریدی ہے۔"

"اس وقت تو دشوار ہے۔"

اسٹیفن جواب بھی نہیں دے پایا تھا کہ رابطہ منقطع ہو گیا۔ چند لمحے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اسٹیفن کی ٹانگیں لرزنے لگیں۔ وہ سب کچھ منصوبے سے ہٹ کر ہو رہا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا اعتماد جواب دے رہا تھا۔

"مسٹر ڈوسر' زحمت دینے پر معذرت خواہ ہوں لیکن بات بہت اہم ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے لیمن سے وان گوگ خریدی ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ آرٹ ڈیلر ہیں۔ فوری منافع کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"شکریہ............ لیکن تصویر برائے فروخت نہیں ہے۔"

"دیکھیں............ آپ نے تصویر ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ میں خریدی ہے نا۔ اچھا' ڈالر میں کتنی رقم بنی۔"

اسٹیفن نے دل ہی دل میں حساب لگایا اور بولا۔ "چار لاکھ ۳۵ ہزار ڈالر۔"

"آپ تصویر کی خریداری کے حقوق مجھے دے دیں اور پندرہ ہزار ڈالر لے لیں۔ آپ کو صرف اتنا کرنا ہو گا' لیمن گیلری فون کرکے انہیں بتادیں کہ تصویر کی ادائیگی میں کروں گا۔"

اسٹیفن چند لمحے خاموش رہا۔ ہاروے میٹکالف بن کر سوچو۔ اس نے خود کو یاد دلایا۔ "میں بیس ہزار ڈالر لوں گا۔" بالآخر اس نے کہا۔

ہاروے کچھ ہچکچایا۔ اسٹیفن کی ٹانگیں پھر جواب دینے لگیں۔ "ڈن۔" ہاروے نے کہا۔ "فوری طور پر گیلری فون کردو۔"

اسٹیفن نے ریسیور اٹھایا اور آپریٹر سے لیمن گیلری کا نمبر ملانے کو کہا۔ چند سیکنڈ بعد جین پائرے کی آواز سنائی دی۔ "لیمن گیلری۔"

"مجھے مسٹر پائرے سے بات کرنا ہے۔" اسٹیفن نے کہا۔

"اوہ اسٹیفن............ کیا ہو رہا ہے' تمہاری طرف؟" پائرے کے لہجے میں بے تابی تھی۔

"میں ڈوسر بول رہا ہوں۔ آپ کو یاد ہے نا' صبح میں آپ کی گیلری میں آیا تھا۔"

"ہاں ہاں' یاد ہے احمق۔ یہ کیا ڈرامہ کر رہے ہو.......... میں جین پائرے بول رہا ہوں۔"

"کوئی مسٹر ہاروے میٹکالف اس وقت میرے ساتھ ہیں۔"

"اوہ.......... میرے خدا.......... یار معاف کرنا اسٹیفن میں.........."

"اب سے کچھ دیر بعد وہ آپ کے پاس آئیں گے۔" اسٹیفن نے ہاروے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہاروے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "میری خریدی ہوئی وان گوگ آپ انہیں دے دیں۔ وہ آپ کو ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ کا چیک دے دیں گے۔"

"واہ.......... کیا بات ہے۔ منصوبہ برباد ہونے کے بعد فتح۔" جین پائرے چہکا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس تصویر سے محروم رہوں گا لیکن ان کی پیش کش ہی ایسی تھی کہ میں انہیں ٹال نہ سکا شکریہ۔" یہ کہہ کر اس نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

ہاروے نے بیس ہزار ڈالر کا چیک لکھ کر اس کی طرف بڑھایا۔ "شکریہ مسٹر ڈوسر۔ آپ نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔" پھر اس نے اسٹیفن سے ہاتھ ملایا اور رخصت ہو گیا۔

اسٹیفن کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کے اعصاب جواب دے گئے تھے۔

ایک داؤ لگ چکا تھا اور تین باقی تھے۔

☆======☆======☆

کنگ روڈ پر واقع جیمس کے فلیٹ میں آخری آمد جین پائرے کی تھی۔ ہاروے کے دیئے ہوئے چیک کیش ہو چکے تھے۔ جین پائرے نے دو ماہ میں جرم کے حوالے سے جتنا کمایا تھا اتنا دس سال کی دیانتداری میں نہیں مل سکا تھا۔ ان تینوں نے اس کی

زبردست پذیرائی کی۔ آخر وہ فاتح تھا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم کامیاب ہوئے۔" روبن نے کہا۔

"ہرگز نہیں۔" اسٹیفن بولا۔ "ہم نے زبردست دباؤ میں کام کیا اور ایک بات سیکھی۔ ہاروے کسی بھی وقت کھیل کے اصول تبدیل کر سکتا ہے۔"

"اس نے تو کھیل ہی تبدیل کر دیا تھا اسٹیفن۔" جیمس نے کہا۔

"درست ہے۔ اب ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ جب تک ہم چار مرتبہ کامیابی حاصل نہیں کرتے' ناکام ہی کہلائیں گے۔ صرف پہلا راؤنڈ جیت کر ہمیں نہ تو خوش فہمی میں مبتلا ہونا چاہئے اور نہ اپنے حریف کو کمزور تصور کرنا چاہئے۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

"اے پروفیسر.......... یہ باتیں کھانے کے بعد بھی ہو سکتی ہیں۔" جیمس نے اسے ٹوک دیا۔ "این شام کو آئی تھی اور وہ بے حد لذیذ کھانا پکا کر گئی ہے ہاروے میٹکالف کے تذکرے سے کھانے کا مزہ مت خراب کرو۔"

"اس حسین مخلوق سے میری ملاقات آخر کب ہو گی۔" جین پائرے نے بے تابی ظاہر کی۔

"یہ سب کچھ ختم ہونے کے بعد۔" جیمس نے جواب دیا۔

"اگر اتنا اچھا کھانا پکاتی ہے تو اس سے شادی کرنا یقیناً ایک دلکش تجربہ ہو گا۔" کھانا شروع کرتے ہی جین پائرے نے تبصرہ کیا۔

"اور تم یہ تجربہ نہیں کر سکو گے۔"

"جیمس' تم بہت شاندار رہے۔" اسٹیفن نے موضوع بدلا۔ "تمہیں تو واقعی اداکار ہونا چاہئے۔ تمہاری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں۔"

"کیا کیا جا سکتا ہے۔ پاپا اس کے خلاف ہیں اور مجھے دولت کی ضرورت بھی ہے۔" جیمس نے آہ بھر کر کہا۔

"کیوں نہ مونٹی کارلو میں چاروں رول جیمس سے کرائے جائیں۔" روبن نے تجویز پیش کی۔ لیکن مونٹی کارلو کے تذکرے نے سب کو سنجیدہ کر دیا۔

"اچھا.......... اب کام کی بات۔" اسٹیفن نے کہا۔ "اب تک ہم ۴,۴۷,۵۶۰ ڈالر وصول کر چکے ہیں۔ اخراجات کا ٹوٹل ۱,۱۴۲ ڈالر بنتا ہے۔ گویا ہاروے اب بھی ۵,۶۳,۵۸۲ ڈالر کا مقروض ہے۔ یہ مت دیکھو کہ ہم نے کتنا کھینچ لیا ہے۔ یہ دیکھو کہ ابھی کتنا وصول کرنا باقی ہے۔ اب مونٹی کارلو کی طرف آیئے۔ وہ ٹائمنگ کا کھیل ہے اور اس میں ذہنی مستعدی کی ضرورت ہوگی۔ روبن ذرا تفصیل تو بتانا۔"

روبن نے بریف کیس سے سبز فائل نکالی اور چند لمحے کچھ پڑھتا رہا۔ "جین پائرے، تمہیں داڑھی بڑھالینا چاہئے تاکہ تین ہفتے میں تم ناقابلِ شناخت ہو جاؤ۔ بال بہت چھوٹے کرالو۔" روبن نے کہا اور مسکرا دیا۔ کیونکہ پائرے نے بہت برا سا منہ بنایا تھا۔

"یہ تو ناممکن ہے۔" پائرے بولا۔

"اور بلیک جیک اور بکارٹ میں کیسے جا رہے ہو تم؟"

"پانچ ہفتے میں، میں محض ستائیس ڈالر ہارا ہوں۔" پائرے نے جواب دیا۔ "دس ڈالر کلب کی فیس تھی۔"

"یہ بھی اخراجات میں شامل ہوئے۔ وصول کرنے والی رقم اب ۵,۶۳,۶۱۹ ڈالر ہوگئی۔" اسٹیفن نے فوراً حساب لگایا۔ وہ سب ہنس دیئے۔

"میں ہارلے اسٹریٹ سے سینٹ تھامس ۱۴ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔" جیمس بولا

"میں مونٹی کارلو والا فاصلہ گیارہ منٹ میں طے کرسکوں گا لیکن مجھے وہاں کی سڑکوں پر پریکٹس کا موقع ملنا چاہئے۔ وہاں ٹریفک دائیں جانب چلتا ہے، اس کے علاوہ وہاں کی روڈ سائنز سے بھی میں ناواقف ہوں۔"

"یہ تفصیلات اس گائیڈ بک میں موجود ہیں جو میں نے تمہیں فراہم کی ہے۔

پریکٹس کی بھی فکر مت کرو۔ وہاں تمہیں اس کے لئے کافی وقت مل جائے گا۔ اب بچا اسٹیفن تو اس کے معاملے میں، میں بہت پُراعتماد ہوں۔ مجھے اتنا ذہین میڈیکل اسٹوڈنٹ آج تک نہیں مل سکا۔ کم از کم اپنی حد تک تو یہ ڈاکٹر ہو چکا ہے۔"

"میں بھی پُراعتماد ہوں۔" اسٹیفن نے کہا۔ "ویسے بھی ہاروے اس وقت جس عالم میں ہوگا، وہ زیادہ غور و فکر نہیں کر سکے گا۔"

"پروا نہ کرو۔ اگر تم وان گوگ لے کر بھی اس کے سامنے جاؤ گے تو وہ تمہیں پہچان نہیں سکے گا۔"

روبن نے ریہرسل شیڈول نکالے اور سب کو دے دیئے۔ پھر وہ سب اپنی اپنی فائلوں پر جھک گئے۔

"ہوٹل ڈی پیرس میں مختلف منزلوں پر چار کمرے بک کرا لیے گئے ہیں۔ سینٹرل اسپتال کے انتظامات طے ہو چکے ہیں۔ ہم پیر کے دن نائس کے لئے پرواز کریں گے۔"

"اس وقت تک ہم کیا کریں گے؟" جیمس نے بے حد معصومیت سے پوچھا۔

"منصوبے کا تفصیلی مطالعہ.........." اسٹیفن نے جواب دیا۔ "جمعے کو ڈریس ریہرسل ہوگی لیکن جیمس، سب سے اہم بات یہ ہے کہ تمہیں اپنا منصوبہ بھی تیار کرنا ہے۔"

جیمس چپ سادھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو الوداع کہا اور سیدھا کچن میں پہنچا۔ "تم نے سنا؟" اس نے این سے پوچھا۔

"ہاں ڈیئر.......... بہت پیارے لوگ ہیں۔ تم پر ان کا نزلہ بھی صحیح گرتا ہے۔ وہ سب اس معاملے میں ماہر پیشہ ور نظر آتے ہیں جبکہ تم اناڑی لگتے ہو۔ ہمیں کوئی منصوبہ سوچنا ہوگا تاکہ تمہارا اعتماد بحال ہو سکے۔ ایک ہفتہ باقی ہے۔ دیکھیں گے۔"

"کچھ بھی ہو، آج ہمیں جشن منانا چاہئے۔" جیمس نے آہ بھر کر کہا۔ "آخر یہ یومِ فتح ہے۔"

"لیکن یہ فتح تمہاری نہیں۔ جشن کی بات چھوڑو۔ کچھ سوچو۔" این کا لہجہ سخت تھا۔

☆------☆------☆

طیارے میں بھی وہ چاروں الگ الگ بیٹھے تھے' ایک دوسرے سے بالکل لاتعلق۔ جیمس اداس تھا کیونکہ اس کی اور این کی کوشش کے باوجود کوئی منصوبہ نہیں بن سکا۔ دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ پر طیارہ نائس ایئرپورٹ پر اترا۔ مونٹی کارلو پہنچنے میں مزید دس منٹ لگے۔ وہ سب علیحدہ علیحدہ اپنے ہوٹل پہنچے۔ پروگرام کے مطابق شام سات بجے وہ کمرہ نمبر ۲۱ میں جمع ہوئے۔

"اب ہمیں فائنل ٹائمنگ پر بات کرنا ہے۔" این نے بات شروع کی۔ "جین پائرے آج تمہیں کیسینو جاکر بلیک جیک کھیلنا ہے۔ کیسینو کے محلِ وقوع کو سمجھنے کی خصوصی کوشش کرنا۔ انگریزی بولنے سے گریز کرنا۔ کوئی دشواری؟"

"نہیں.......... میں خود یہی سوچ رہا تھا۔" جین پائرے نے جواب دیا اور کمرے سے نکل گیا۔ ہوٹل سے کیسینو نزدیک ہی تھا۔

"جیمس' تم کیسینو سے اسپتال کے لئے ٹیکسی کرو۔ اسپتال اتر کر میٹر چلنے دینا اور پھر باہر آکر دوبارہ ٹیکسی ہی میں کیسینو واپس آجانا۔ جاتے وقت ڈرائیور سے کہنا کہ ایمرجنسی ہے۔ اس طرح تمہیں مختصر ترین راستہ معلوم ہو جائے گا۔ بوقتِ ضرورت تم وہ راستہ اختیار کرسکو گے۔ کیسینو واپس آنے کے بعد پیدل اسپتال جانا۔ پھر اسپتال سے ہاروے کے بجرے تک آنے جانے کا وہی ٹیکسی والا طریقہ آزمانا۔ تمہیں کیسینو میں داخل نہیں ہونا ہے۔ خیال رکھنا کہ کوئی تمہیں نہ دیکھ سکے' ورنہ بعد میں تمہیں پہچانا جاسکتا ہے۔"

"لیکن آپریشن والی رات کیسینو سے میرا واسطہ پڑے گا۔" جیمس نے نکتہ اٹھایا۔

"وہاں جین پائرے تمہیں ریسیو کرے گا کیونکہ اسٹیفن' ہاروے کے ساتھ مصروف ہوگا۔ ابھی میری ہدایات پر عمل کرنے کے بعد واپس آکر اپنے کمرے میں ٹھہرنا۔ صبح گیارہ بجے ہم پھر یہیں ملیں گے۔ اسٹیفن اور میں اسپتال جاکر انتظامات کا جائزہ لیں گے۔ ہمیں دیکھو تو شناسائی ظاہر نہ کرنا۔"

جیمس کمرہ نمبر ۲۱ سے نکل آیا۔ اس وقت تک جین پائرے کیسینو پہنچ چکا تھا۔ اس نے ۱۲ فرانک داخلہ فیس ادا کی اور کیسینو میں داخل ہوگیا۔ قماربازی والے کمرے خاصے بڑے تھے۔ فرش پر دبیز سرخ قالین بچھا تھا۔ وہاں ہر رنگ اور نسل کے لوگ موجود تھے۔ قدرِ مشترک صرف اور صرف دولتمندی تھی۔

پائرے تین گھنٹے تک کیسینو کا تفصیلی جائزہ لیتا رہا۔ وہاں تین بجے شام سے گیارہ بجے رات تک بکارٹ اور بلیک جیک ہوتا تھا۔ پائرے نے یہ بھی معلوم کرلیا کہ ہاروے میٹکالف کس کمرے میں کھیلتا ہے۔ بلیک جیک والے کمرے میں تین میزیں تھیں۔ پائرے کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ ہاروے میز نمبر ۲ پر بیٹھتا ہے۔ وہ کچھ دیر کھیلا بھی.......... اور اسے اندازہ ہوگیا کہ کھیل کے اصول یہاں بھی وہی ہیں جو انگلینڈ میں مروج ہیں۔ پھر ہاروے آگیا۔ اس کے آتے ہی ویٹر نے بلیک جیک کی میز نمبر ۲ پر 'ریزرو' کی تختی لگادی۔ جین پائرے واپس آگیا اور اگلی صبح گیارہ بجے تک اپنے کمرے میں ہی رہا۔

جیمس کی ریہرسل بھی کامیاب رہی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ایمرجنسی کا لفظ سنتے ہی ٹیکسی کو ہوائی جہاز بنادیا۔ اسپتال پہنچنے میں محض پونے نو منٹ لگے۔ ٹیکسی کی رفتار نے جیمس کی طبیعت ہری کردی تھی۔ اس نے چند منٹ اسپتال میں خود کو سنبھالا اور پھر ٹیکسی کی طرف لوٹ آیا۔ اس نے کیسینو واپس چلنے کی ہدایت کے ساتھ ڈرائیور کو آہستہ چلانے کی تاکید بھی کی۔ واپسی کے سفر میں گیارہ منٹ لگے۔ جیمس کا اندازہ تھا کہ وہ اتنا فاصلہ دس منٹ میں لازماً طے کرے گا۔ ٹیکسی سے پیچھا چھڑا کے اس نے ہدایات

کے دوسرے حصے پر عمل کیا۔ پیدل اسپتال جانے اور واپس آنے میں ایک گھنٹہ صرف ہوا۔ واپس آنے کے بعد اس نے ٹیکسی لی اور ہدایت کے تیسرے حصے پر عمل کرڈالا۔ بارہ بجے سے پہلے وہ اپنے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

روبن اور اسٹیفن کو پیدل اسپتال پہنچنے میں چالیس منٹ لگے۔ اسپتال پہنچ کر روبن نے استقبالیہ کلرک کو بتایا کہ وہ سپرنٹنڈنٹ سے ملنا چاہتا ہے۔

"آپ کا نام کیا بتاؤں؟"

"ڈاکٹر ولی پارکر۔" اسٹیفن نے کہا۔ اب وہ صرف دعا ہی کرسکتا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ' ولی پارکر کا صورت آشنا نہ ہو۔ ولی پارکر دنیا کا نامور سرجن اور صدر ریگن کا معالج تھا۔

"خوش آمدید ڈاکٹر پارکر' خوش آمدید۔' سپرنٹنڈنٹ اس کے سامنے بچھ سا گیا۔

"میں آپریشن تھیٹر دیکھنا چاہتا ہوں۔" روبن نے امریکن لہجے میں انگریزی بولنے کی کوشش کی۔ "اس بات کی تصدیق بھی ضروری ہے کہ تھیٹر آئندہ پانچ دنوں کے لئے رات گیارہ بجے تک میرے لئے بک ہے۔"

"یہ درست ہے ڈاکٹر پارکر۔ تھیٹر اسی کاریڈور میں ہے۔ آیئے میرے ساتھ۔" سپرنٹنڈنٹ نے کہا۔

آپریشن تھیٹر' سینٹ تھامس اسپتال کے آپریشن تھیٹر سے مختلف ثابت ہوا۔ وہاں تمام ضروری آلات موجود تھے۔ روبن کو وہاں کے انتظامات نے بہت متاثر کیا۔

"آپ کو اسٹاف کی ضرورت ہوگی ڈاکٹر؟"

"نہیں۔ البتہ ایک وین درکار ہوگی۔ کیا وہ وین کل بارہ بجے میرے ڈرائیور کو مل سکتی ہے؟"

"جی ہاں........... اسپتال کے پیچھے پارکنگ موجود ہے وین کی چابی استقبالیہ کاؤنٹر پر ہوگی۔"

"اس کے علاوہ آپریشن کے بعد کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرس درکار ہوگی۔"

"یہ بھی ہو جائے گا۔"

"اخراجات کا چیک آپ کو مل چکا ہے؟"

"جی ہاں........... گزشتہ جمعرات کو کیلی فورنیا سے سات ہزار ڈالر کا چیک موصول ہوگیا تھا۔ بے حد شکریہ۔"

روبن یہ سن کر خوش ہوا۔ اسٹیفن کے ذریعے اس نے ہاورڈ کے ایک بینک سے رابطہ قائم کیا تھا۔ وہاں سے ایک ڈرافٹ مونٹی کارلو اسپتال کے لئے بھجوا دیا گیا تھا۔

"موسیو برٹن' میں آپ کا شکر گزار ہوں۔" روبن نے کہا۔ "مجھے پتہ نہیں کہ میں اپنے مریض کو آپریشن کے لئے قائل کب تک کرسکوں گا۔ دراصل وہ ڈرتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ مونٹی کارلو میں میری موجودگی کو راز میں رکھیں........... دراصل ان دنوں میں تعطیلات گزار رہا ہوں۔"

"میں سمجھتا ہوں ڈاکٹر پارکر' آپ مطمئن رہیئے۔"

سپرنٹنڈنٹ کو خدا حافظ کہہ کر وہ دونوں ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل واپس آگئے۔

☆======☆======☆

ہاروے اپنے بجرے کے عرشے پر بیٹھا دھوپ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ فرانسیسی اخبار اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ بڑی محنت سے ہجے کرکر کے اسے پڑھ رہا تھا۔ پاس ہی ایک ڈکشنری بھی رکھی تھی۔ گیارہ بجے وہ پیٹ کے بل لیٹ گیا تاکہ اس کی کمر کو دھوپ سے محرومی کی شکایت نہ ہو۔ ویسے سن باتھ سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا۔

گیارہ بجے ڈی پیرس کے کمرہ نمبر ۲۱ میں وصولیابی ٹیم کی میٹنگ شروع ہوئی۔ سب نے اپنی اپنی ریہرسل کی رپورٹ پیش کی۔

"میں نے ایک نرس کا انتظام کرلیا ہے۔ اسپتال کے دیگر انتظامات بھی تسلی بخش

ہیں۔ جیمس' وین اسپتال کے پیچھے پارکنگ لاٹ میں موجود ہوگی۔ چابیاں تم کل دوپہر بارہ بجے کاؤنٹر سے لے سکتے ہو۔ تم کل سے اپنی پریکٹس شروع کر سکتے ہو۔ اور ہاں' یہ پارسل بھی وین میں رکھ لینا۔"

"یہ کیا ہے؟"

"اس میں تین لیب کوٹ ہیں اور اسٹیفن کے لئے نبض پیما.......... اور ہاں' تمہیں اسٹریچر پھیلانے اور لے جانے کی مشق بھی کرنا ہوگی۔ جین پائرے' تم فی الحال آرام کرو۔"

جین پائرے چپکے سے' کمرے سے نکل گیا۔ اس کے بعد اسٹیفن اور روبن اپنے اپنے کردار کی تفصیلات دہراتے رہے۔ وہ جانتے تھے کہ گڑبڑ کی صورت میں بات صرف مالی نقصان پر نہیں ٹلے گی بلکہ سارا کھیل ہی چوپٹ ہو جائے گا۔

☆======☆======☆

سات بجے سے گیارہ کے درمیان ہاروے نہیں آیا تھا۔ گیارہ بج کر سولہ منٹ پر اس کی صورت نظر آئی۔ وہ آتے ہی بکارٹ کی میز پر بیٹھ گیا۔ پائرے بھی اس طرف چلا آیا۔ اب وہ کسی کھلاڑی کے اٹھنے کا منتظر تھا۔ ایک گھنٹہ گزر گیا اور ہاروے ہارنے کے باوجود کھیلتا رہا۔ پھر مزید ایک گھنٹہ گزر گیا اور اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے کھلاڑی بدستور ڈٹے رہے۔ پھر اچانک ہاروے کی بائیں جانب بیٹھا ہوا کھلاڑی اٹھ گیا۔ جین پائرے آگے بڑھا۔

"موسیو' یہ سیٹ ریزرو ہے۔" بینکر نے اسے ٹوک دیا۔

"کوئی بات نہیں۔" جین پائرے نے کہا اور پیچھے ہٹ آیا۔ اسٹیفن' بار میں بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے جین پائرے کو کھسک لینے کا اشارہ کیا۔ دو بجے دوپہر وہ سب کمرہ نمبر ۲۱ میں جمع تھے۔ "لعنت ہے' مجھے ریزرویشن کا خیال کیوں نہیں آیا۔" جین پائرے نے جھلا کر کہا۔

"نہیں.......... یہ میری غلطی ہے۔ مجھے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنا چاہئے تھیں۔"

"نہ خود کو الزام دینے کی ضرورت ہے' نہ پریشان ہونے کی۔ ابھی ہمارے پاس کم از کم تین راتوں کی مہلت موجود ہے۔" اسٹیفن نے سمجھایا۔ "اس مسئلے کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آئے گا۔ اب ہمیں چل کر سونا چاہئے۔ صبح دس بجے یہیں ملاقات ہوگی۔"

☆======☆======☆

ہاروے پھر دھوپ سے لطف اندوز ہو رہا تھا البتہ اس بار اس کے ہاتھ میں نیویارک ٹائمز تھا۔ سونے کی قیمت میں بدستور اضافہ ہو رہا تھا۔ جرمن مارک اور سوئس مارک بدستور مستحکم تھا۔ ڈالر سوائے اسٹرلنگ کے ہر کرنسی کے مقابلے میں پسپا ہو رہا تھا۔

اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اگلے ہی لمحے ہمہ تن متوجہ اسٹیوارڈ انسٹرومنٹ اٹھا کر اس کے پاس لے آیا۔ "ہاروے۔" ہاروے نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ ٹیلی فون لائڈ نے کیا تھا۔ ہاروے کو حیرت تھی کہ وہ بھی مونٹی کارلو میں موجود ہے۔ پھر دونوں نے مل بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا۔ آٹھ بجے ملاقات طے پائی۔

☆======☆======☆

"یہی ایک حل ہے۔" اسٹیفن نے کہا۔ تینوں ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جین پائرے نے فوری طور پر ریسیور اٹھایا اور کیسینو کا نمبر ڈائل کیا۔ اس دوران اس نے کیسینو کے ایک اسٹیوارڈ سے شناسائی پیدا کر لی تھی۔ اسٹیوارڈ فون پر آیا تو جین پائرے نے اسے بتایا کہ وہ بلیک جیک کی میز نمبر ۲ پر ایک نشست محفوظ کرانا چاہتا ہے۔ اسٹیوارڈ نے اسے یقین دلایا کہ کام ہو جائے گا۔

بارہ بجے وہ سب اپنی اپنی ڈیوٹی سنبھال چکے تھے۔ جین پائرے میز نمبر۲ کی نشست نمبر۲ پر بیٹھا تھا۔ اسٹیفن بار میں ٹماٹر کا جوس پی رہا تھا۔ جیمس اسپتال کے کار پارک میں زیر لب کچھ گنگنا رہا تھا.......... جبکہ روبن کمرہ نمبر۲۱۴ میں موجود تھا۔

ہاروے کیسینو میں داخل ہوا تو تنہا نہیں تھا۔ اس کے ساتھی کا تعلق یقیناً ٹیکساس سے رہا ہوگا۔ وہ دونوں آتے ہی بکارٹ کی میز پر بیٹھ گئے۔ جین پائرے' بلیک جیک کی میز سے اٹھا اور اس نے بار کا رخ کیا۔ "یہ شخص قابو میں نہیں آئے گا۔" اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسٹیفن نے اسے تسلی دی۔ "اب ہوٹل واپس چلو۔"

کمرہ نمبر۲۱ میں ملاقات کے وقت ٹیم کے حوصلے کافی پست تھے۔ تاہم اس بات پر سب متفق تھے کہ اسٹیفن نے درست فیصلہ کیا تھا۔ ہاروے کے کسی دوست کی موجودگی میں منصوبے پر عمل نہیں ہو سکتا تھا۔ "اب تو پہلے راؤنڈ کی کامیابی خواب معلوم ہوتی ہے۔" روبن نے اداس لہجے میں کہا۔

"احمق نہ بنو۔" اسٹیفن نے سمجھایا۔ "پہلا راؤنڈ بھی آسانی سے تو نہیں جیتا گیا۔ منصوبہ تو الٹ پلٹ ہو ہی گیا تھا۔ اس شخص سے پیسہ نکلوانا کھیل نہیں۔"

☆======☆======☆

اگلے روز جین پائرے گیارہ بجے تک کیسینو نہیں آیا۔ ہاروے بکارٹ کی میز پر موجود تھا۔ کل والا دوست اس کے ساتھ نہیں تھا۔ پھر پائرے کیسینو میں داخل ہوا اور بار کی طرف بڑھ گیا' جہاں اسٹیفن موجود تھا۔ لیمن جوس کا ایک گلاس پینے کے بعد پائرے بلیک جیک کی میز پر آگیا۔ کچھ دیر وہ کھیلتا رہا۔ اس کی کوشش تھی کہ کم سے کم ہارے۔

پھر اچانک ہاروے اٹھا اور اس نے بلیک جیک کی میز نمبر۲ کا رخ کیا۔ جین پائرے

کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئیں۔ اسٹیفن نے باہر جا کر جیمس اور روبن کو آگاہ کیا کہ اپریشن کے پہلے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ پھر وہ بار میں واپس آگیا۔

اس وقت بلیک جیک کی میز نمبر۲ پر سات کھلاڑی موجود تھے۔ جین پائرے ہیجانی کیفیت سے دوچار تھا۔ کھیل چلتا رہا۔ پھر ہاروے نے اسٹیوارڈ کو بلایا اور سیاہ کافی طلب کی۔ چند لمحے بعد بھاپ اڑاتی کافی کی پیالی اس کے سامنے دھری تھی۔ جین پائرے اس کی داہنی جانب بیٹھا تھا۔ جین پائرے کی سانسیں الجھنے لگیں۔

بالآخر پائرے کو وہ موقع مل ہی گیا' جس کا وہ منتظر تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور روبن کی دی ہوئی گولی اپنی ہتھیلی کے ساتھ چپکا کر نکال لی پھر اس نے کوٹ کی جیب سے رومال نکالا اور منہ صاف کیا۔ اس دوران وہ گولی بڑی صفائی سے ہاروے کی کافی کی پیالی میں منتقل ہو گئی۔ روبن نے اسے یقین دلایا تھا کہ گولی کے اثرات کم از کم ایک گھنٹے بعد سامنے آئیں گے۔ ابتداء میں معمولی سی تکلیف ہوگی' جو بتدریج بڑھتی جائے گی۔ بالآخر درد ناقابل برداشت ہو جائے گا اور ہاروے ڈھیر ہونے پر مجبور ہو جائے گا۔

جین پائرے نے پلٹ کر بار کی طرف دیکھا اور مخصوص انداز میں اشارہ کر دیا۔ اسٹیفن تیزی سے باہر نکلا تاکہ روبن اور جیمس کو مطلع کر دے کہ منصوبے پر عمل شروع ہو چکا ہے.......... اب سارا دباؤ روبن پر تھا کیونکہ یہ منصوبہ اسی کا تھا۔ سب سے پہلے اس نے اسپتال ٹیلی فون کیا۔ وہاں آپریشن کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ پھر اس نے ایجنسی فون کر کے نرس کا بندوبست کیا۔ اس کے بعد وہ بیٹھ کر کیسینو سے اگلی کال کا انتظام کرنے لگا۔

اسٹیفن' روبن اور جیمس کو کال کر کے واپس بار میں آگیا۔ ہاروے اب پیٹ میں کچھ گڑبڑ محسوس کر رہا تھا لیکن وہ اٹھنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ تکلیف دھیرے دھیرے بڑھتی رہی لیکن وہ کھیلتا رہا۔ اس نے مزید کافی طلب کر لی کہ شاید اس سے کچھ فرق

پڑے لیکن کچھ فرق نہ پڑا۔ اب اسے پتے ایسے مل رہے تھے کہ انہیں چھوڑ کر اٹھنا اسے گوارا نہیں تھا۔ جین پائرے نے سخت کوشش کے بعد خود کو ہاروے کی طرف دیکھنے سے باز رکھا تھا۔

بالآخر درد ناقابلِ برداشت ہوگیا۔ ہاروے اٹھا لیکن ایک قدم بڑھانے کے بعد فرش پر ڈھیر ہوگیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ پکڑا ہوا تھا۔ جین پائرے بدستور بیٹھا رہا جبکہ دوسرے تمام لوگ ہاروے کے گرد جمع ہوگئے۔ پھر اسٹیفن ہاروے کے گرد جمع ہونے والے لوگوں کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا۔ "ذرا ہٹیے، مجھے دیکھنے دیجئے۔ میں ڈاکٹر ہوں۔"

لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے سکون کا سانس لیا کہ موقعے پر ڈاکٹر موجود ہے۔

"ڈاکٹر............ یہ............ کیا ہے؟" ہاروے نے بمشکل کہا۔

اسے یقین ہوگیا تھا کہ اس کا آخری وقت آپہنچا ہے۔

"ابھی کیا کہا جاسکتا ہے۔" اسٹیفن نے کہا۔ روبن نے اسے بتادیا تھا کہ اس طرح گرنے کے بعد ہاروے زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوش میں رہ سکے گا۔ اسے تیزی سے کام کرنا تھا۔ اس نے ہاروے کی نبض تھام لی۔ پھر ٹائی ڈھیلی کی، اس کی قمیض کے بٹن ٹٹولے اور اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

"درد پیٹ میں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔" ہاروے کراہا۔

"اچانک اور وقفے وقفے سے ہو رہا ہے؟"

"ہاں۔"

"درد کی قسم بتائیے۔ جلن ہے، چبھن ہے یا ایسا درد ہے جیسے کسی نے آنتوں کو مٹھی میں بھینچ رکھا ہے۔"

"بھینچنے والی بات درست ہے۔"

ہاروے نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بتایا۔ اسٹیفن نے اس جگہ انگوٹھے سے دباؤ ڈالا اور ہاروے کی چیخیں نکل گئیں۔

"اوفوہ، یہ تو پتھری کی علامت ہے۔" اسٹیفن کے لہجے میں تشویش تھی حالانکہ دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔ "فوری آپریشن کی ضرورت ہے۔" اس نے طبی اصطلاحات پر مبنی ایک مختصر سی تقریر کرنے کے بعد کہا۔ "کاش............ کوئی اچھا سرجن مل جائے۔"

جین پائرے بہت تیزی سے اٹھا۔ "ڈاکٹر ولی بار کر میرے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔" اس نے اعلان کیا۔

"امریکن سرجن؟ جو صدر نکسن کا معالج ہے۔"

"جی ہاں۔"

"کیا خوش قسمتی ہے۔ ان سے اچھا سرجن کہاں ملے گا۔ البتہ ان کی فیس بہت زیادہ ہوگی۔"

"فیس کی پرواہ مت کرو۔" ہاروے چلایا۔

"معاملہ پچاس ہزار ڈالر تک پہنچے گا۔" اسٹیفن نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر ہو تب بھی کوئی بات نہیں۔" ہاروے اور زیادہ زور سے چیخا۔

اس تکلیف سے نجات پانے کے لئے تو وہ اپنا سب کچھ لٹانے پر تیار تھا۔

"ٹھیک ہے۔" اسٹیفن نے کہا اور پائرے کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "پلیز............ آپ ڈاکٹر بار کر سے بات کریں۔ انہیں بتائیے گا کہ یہ ایمرجنسی کیس ہے۔"

"یقیناً............ یہ ایمرجنسی کیس ہے۔" ہاروے نے کہا اور بے ہوش ہوگیا۔

جین پائرے کیسینو سے نکلا اور ریڈیو پر روبن اور جیمس سے رابطہ قائم کیا۔

روبن نے ہوٹل سے نکلتے ہی ٹیکسی پکڑی دوسری طرف جیمس نے وین سنبھالی۔

اگلے ہی لمحے وین کیسینو کی طرف دوڑ رہی تھی اس کا سائرن چیخ رہا تھا۔ گیارہ منٹ

اکتالیس سیکنڈ بعد جیمس کیسینو پہنچ گیا۔ وہ جھپٹ کر اترا اور اس نے تیزی سے وین کا عقبی دروازہ کھولا۔ اسٹریچر نکال کر وہ کیسینو کی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ جین پائرے وہاں اس کا منتظر تھا بغیر کچھ کہے پائرے اسے بلیک جیک والے کمرے میں لے آیا' جہاں اسٹیفن ہاروے پر جھکا ہوا تھا۔ اسٹریچر فرش پر رکھا گیا۔ ۲۲۷ پونڈ وزنی ہاروے کو اسٹریچر پر ڈالنے میں ان تینوں کو خاصی دشواری ہوئی۔ پھر اسٹیفن اور جیمس' اسٹریچر کو وین تک لے آئے۔ جین پائرے ان کے پیچھے پیچھے تھا۔

وہ تینوں گھبرا کر پلٹے۔ سفید رولز رائس کے ساتھ ہاروے کا شوفر کھڑا تھا۔ ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد جین پائرے نے بات بنائی۔ "مسٹر ہاروے میٹکالف کی حالت اچانک بگڑ گئی ہے۔ یہ ایمرجنسی آپریشن کا کیس ہے۔ تم فوراً ان کے بجرے پر واپس جاؤ اور اسٹاف سے کہو ان کا کیبن تیار رکھیں۔"

شوفر نے اپنی ٹوپی کو چھوا اور رولس رائس کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسری طرف جیمس نے وین کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی' اسٹیفن اور پائرے اسٹریچر سمیت عقبی حصے میں گھس گئے۔

"بس.......... بچ ہی گئے۔ جین پائرے' تم نے خوب سنبھالا اسے۔ میں تو گنگ ہو کر رہ گیا تھا۔" اسٹیفن نے اعتراف کیا۔

"ارے' یہ کوئی خاص بات نہیں۔" جین پائرے نے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے جواب دیا۔ جو دھاروں کی صورت بہہ رہا تھا۔

ایمبولنس تیزی سے اسپتال کی طرف دوڑنے لگی۔ جین پائرے اور اسٹیفن نے جلدی جلدی سفید کوٹ پہنے۔ اسٹیفن نے اسٹیتھواسکوپ بھی سنبھال لیا۔

"مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ مردود جہنم رسید ہو چکا ہے۔" جین پائرے نے کہا۔

روبن نے کہا۔ "ایسا نہیں ہوگا۔"

جیمس نے وین اسپتال کے دروازے سے لگا کر کھڑی کر دی۔ اسٹیفن اور جین

پائرے اپنے مریض کو لے کر آپریشن تھیٹر کی طرف چل دیئے۔ جیمس نے وین لے کر جا کر پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی اور پھر آپریشن تھیٹر واپس آگیا۔ روبن گاؤن میں ملبوس' دروازے پر ان کا منتظر تھا۔ ہاروے کو آپریشن ٹیبل پر لٹا دیا گیا۔

"گھبراؤ مت۔" روبن نے ان تینوں سے کہا۔ "ہم اس کی ریہرسل بار بار کر چکے ہیں۔ بس اسے سینٹ تھامس اسپتال ہی سمجھو۔" اس نے ہاروے کو ۲۵۰ ملی گرام مسکن دوا کا انجکشن لگایا۔ جین پائرے اور اسٹیفن نے ہاروے کا لباس اتارا اور اس پر سفید چادر ڈال دی۔ اتنی دیر میں جیمس آلاتِ جراحی کی ٹرالی لے آیا۔ روبن نے لائٹس آن کر دیں۔ پھر اس نے چادر ہٹائی اور ہاروے کا پیٹ نمایاں ہو گیا۔ اب وہ آپریشن کے لئے تیار تھے۔

"اس کا لیبل بڑھاؤ۔" روبن نے کہا۔

جین پائرے نے وہ آلہ جراحی روبن کی طرف بڑھایا' جو اس کے نزدیک محض ایک چاقو تھا۔ روبن نے تین سینٹی میٹر کی گہرائی میں ۱۰ سینٹی میٹر لمبا شگاف دیا۔ اس نے زندگی میں اتنا بڑا پیٹ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اگر ۸ سینٹی میٹر گہرا شگاف دیا جاتا تب بھی بات چربی سے آگے نہ پہنچتی۔ اب خون نکلنا شروع ہو گیا تھا' جسے روبن نے ڈایا تھرمی کے ذریعے روک دیا۔ اس کے فوراً بعد اس نے ٹانکے لگانا شروع کر دیئے۔ اس نے کُل دس ٹانکے لگائے تھے۔

"ایک ہفتے میں یہ کھل جائیں گے۔" اس نے کہا اور خون صاف کرنے میں مصروف ہو گیا۔

اس سے فارغ ہو کر انہوں نے ہاروے کو اسپتال کا گاؤن پہنا دیا اور اس کے کپڑے پلاسٹک کے تھیلے میں ڈال دیئے۔

"یہ ہوش میں آرہا ہے۔" اسٹیفن نے اطلاع دی۔

روبن نے سرنج میں ۱۰ ملی گرام ڈائزاپان بھرا اور ہاروے کی رگ میں اتار دیا۔

"اب یہ کم از کم آدھا گھنٹہ سوتا رہے گا۔" اس نے کہا۔ "اور صحیح معنوں میں اسے تین گھنٹے بعد ہوش آئے گا۔ جیمس، اب تم جلدی سے ایمبولینس، دروازے پر لے آؤ۔"

جیمس تھیٹر سے نکلا اور کارپارک کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم دونوں لباس تبدیل کرو۔ پھر اس کے بعد ہاروے کو احتیاط کے ساتھ ایمبولینس، میں منتقل کرنا۔ پائرے تم ایمبولینس کے عقبی حصے میں اس کے ساتھ بیٹھو گے اور اسٹیفن تم.......... اب اپنی دوسری ذمے داری پوری کرو۔" روبن نے ہدایات دیں۔

اسٹیفن اور جین پائرے نے جلدی جلدی کپڑے بدلے، پھر وہ ہاروے مینکالف کے اسٹریچر کو دھیرے دھیرے دھکیلتے ہوئے ایمبولینس کی طرف لے آئے۔ ہاروے کو اندر منتقل کرنے کے بعد اسٹیفن اسپتال کے سامنے پبلک فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اس پر لکھا ہوا نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو.......... نائس مانن؟ میں نیویارک ٹائمز کا میری روبالڈ بول رہا ہوں۔ ان دنوں میں تعطیلات پر ہوں لیکن میرے پاس تمہارے لئے ایک دلچسپ کہانی ہے.........."

روبن ہاروے کو ایمبولینس میں چھوڑ کر آپریشن تھیٹر واپس پہنچا اور آلاتِ جراحی کی ٹرالی برابر والے کمرے میں پہنچا دی۔ پھر اس نے لباس تبدیل کیا۔ چند لمحے بعد وہ ایجنسی نرس کو لے کر ایمبولینس کی طرف پہنچا نرس کو اس نے ایمبولینس کے عقبی حصے میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "احتیاط سے چلانا" اس نے جیمس کو ہدایت کی۔

جیمس نے اثبات میں سرہلایا اور وین اسٹارٹ کر دی۔

"نرس فوریٹ۔" روبن نے نرس سے کہا۔ "میرے مریض کو آرام کی اشد ضرورت ہے۔ میں نے ابھی ابھی اس کے گردے سے ایک بڑا پتھر نکالا ہے۔" یہ کہتے

ہوئے روبن نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور مالٹے کے برابر ایک پتھر نکالا، جس کے ساتھ ہاروے مینکالف کے نام کا ٹیگ بندھا ہوا تھا۔ درحقیقت وہ پتھر روٹ نمبر ۱۴ کے بس کنڈیکٹر، ساڑھے چھ فٹ لمبے ویسٹ انڈین کے گردے سے برآمد ہوا تھا۔ اسٹیفن اور جین پائرے آنکھیں پھاڑے پتھر کو دیکھ رہے تھے۔ نرس نے جلدی سے اپنے مریض کی نبض تھام لی۔ اسے پسینہ آگیا تھا۔

"اگر میں تمہارا مریض ہوتا نرس تو اس بات کا خیال رکھتا کہ میں کبھی ٹھیک نہ ہونے پاؤں۔" روبن نے شوخ لہجے میں کہا۔

☆======☆======☆

روبن نے نرس کو بتادیا تھا کہ وہ اگلی صبح گیارہ بجے اپنے مریض کو دیکھنے کے لئے آئے گا۔ پھر وہ چاروں کمرہ نمبر ۲۱ میں جمع ہوئے۔ روبن سب سے آخر میں آیا اور آتے ہی آرام کرسی پر ڈھیر ہوگیا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا نا؟" جیمس نے اس سے پوچھا۔

"اوہو.......... تم پریشان معلوم ہو رہے ہو۔ ہاں بھئی، اگلے ہفتے تک اس کے ٹانکے کھل جائیں گے۔ زخم کا نشان وہ فخریہ انداز میں اپنے دوستوں کو دکھایا کرے گا۔ اچھا.......... اب میں سوؤں گا۔ کل صبح گیارہ بجے مجھے مریض کا سامنا کرنا ہے اور میرے نزدیک یہ آپریشن سے بھی خطرناک مرحلہ ہے۔"

ان سب کے جانے کے بعد روبن بستر پر ڈھیر ہوگیا۔ لیٹتے ہی اسے نیند آگئی اور آٹھ گھنٹے سے پہلے اس کی آنکھ نہیں کھلی۔

وہ جلدی جلدی ضروریات سے فارغ ہوا اور ہاروے کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ اس نے سرجن وِلی بارکر کی طرح مونچھیں چپکائیں اور عینک لگائی۔ وہ کامیاب آپریشن کے بعد خود کو بہت پُراعتماد محسوس کر رہا تھا۔

وہ تینوں کمرہ نمبر ۲۱ میں آدھمکے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اسی کمرے میں

روبن کی واپسی کا انتظار کریں گے۔ اسٹیفن نے ہوٹل کا حساب صاف کردیا تھا اور لندن کے لئے رات کی پرواز سے نشستیں بک کرالی تھیں۔ روبن نے باہر نکل کر ٹیکسی پکڑی اور بندرگاہ پہنچ گیا۔

"صبح بخیر ڈاکٹر بارکر۔" نرس فوبرٹ نے اسے خوش آمدید کہا۔

"صبح بخیر نرس......... مریض کا کیا حال ہے؟"

"رات پُرسکون گزری۔ صبح مریض نے ہلکا پھلکا ناشتہ کیا۔ اب وہ ٹیلی فون کرنے میں مصروف ہے۔ آپ مریض کو دیکھیں گے؟"

"جی ہاں۔"

چند لمحے بعد روبن اس عظیم الشان کیبن میں داخل ہوا' جو ہاروے کے لئے مخصوص تھا۔ ہاروے فون پر بات کررہا تھا۔ "ہاں' میں ٹھیک ہوں۔ مجھے خوش قسمتی سے ہر چیز اے ون ملی ہے۔ تم بے فکر رہو۔ میں زندہ رہوں گا۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ریسیور رکھ دیا۔ "ڈاکٹر' ابھی میں اپنی بیوی کو بتا رہا تھا کہ میری زندگی تمہاری مرہونِ منت ہے۔ وہ بہت خوش ہوئی' یہ سن کر۔ ڈاکٹر' میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ میں نے نائس متن' میں تفصیلی خبر پڑھ لی ہے۔ ڈاکٹر......... کیا میری زندگی خطرے میں تھی؟"

"آپ کی حالت بہت نازک تھی۔" روبن نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑا سا پتھر نکال لیا۔ "اگر یہ نکالا نہ جاتا تو........."

ہاروے کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "میرے خدا! نہ جانے میں کب سے یہ بوجھ اٹھائے پھر رہا تھا۔ ڈاکٹر' تمہیں کسی وقت میری مدد کی ضرورت ہو تو بلا ہچکچاہٹ بتا دینا۔ میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔" اس نے روبن کی طرف انگور بڑھائے۔ "اور ہاں ڈاکٹر' جب تک میں پوری طرح ٹھیک نہیں ہوجاتا' آپ روز مجھے دیکھنے آئیں گے۔"

روبن تیزی سے سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ "مسٹر میٹکالف' یہ تو ممکن نہیں ہے۔ آج مجھے کیلی فورنیا واپس جانا ہے۔ چند ایک آپریشن کرنا ہیں وہاں......... اور ایک لیکچر بھی ہے۔" اس نے کاندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ "کوئی اہم بات نہیں لیکن جس طرز زندگی کا میں عادی ہوچکا ہوں' یہ تمام چیزیں اس کے سلسلے میں میری مدد کرتی ہیں۔"

ہاروے اٹھ بیٹھا۔ اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا ہوا تھا۔ "دیکھو ڈاکٹر' میں بیمار ہوں اور مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میں تمہیں تمہاری خدمات کا معقول ترین معاوضہ دوں گا۔ جہاں تک جان کا تعلق ہے' میں رقم کی پرواہ نہیں کرتا۔ تم بھی بے فکر ہوجاؤ ڈاکٹر۔"

اب روبن یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا رہا تھا کہ امریکی ڈاکٹر کتنی فیس طلب کرسکتے ہیں۔ بالآخر وہ بولا۔ "میں بہت مہنگا ثابت ہوں گا مسٹر میٹکالف سمجھ لیجئے کہ اسی ہزار ڈالر کے لگ بھگ۔"

"ٹھیک ہے۔ تم بڑے ڈاکٹر ہو اور اس کے مستحق ہو اور پھر یہ رقم میرے نزدیک کوئی بڑی رقم نہیں۔ جان ہے تو جہان ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے ہوٹل پہنچ کر اپنے شیڈول میں ردوبدل کرتا ہوں۔" روبن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس مرتبہ سفید رولس رائس نے اسے ہوٹل پہنچایا۔ کمرہ نمبر ۲۱۷ میں اس کے ساتھی منتظر بیٹھے تھے۔ انہوں نے حیرت سے اس کی رپورٹ سنی۔ "اسٹیفن......... وہ مردود ہمیشہ غیر متوقع طور پر عمل کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ یہاں ٹھہرنا ہمارے منصوبے میں شامل نہیں تھا لیکن وہ مجھے اس پر مجبور کررہا ہے۔"

اسٹیفن نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ "تمہیں ٹھہرنا ہوگا روبن۔ اسے مطلع کردو کہ ہر روز گیارہ بجے تم اسے دیکھ سکو گے۔ ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔"

روبن نے انسٹرومنٹ کی طرف لرزتا ہوا ہاتھ بڑھایا.........

☆------☆======☆

روبن ہر روز گیارہ بجے ہاروے کو دیکھنے کے لئے جاتا۔ تیسرے روز نرس نے اس سے کہا کہ وہ اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔ ”جب میں پٹیاں بدلتی ہوں تو میرا مریض میری طرف پیش دستی کرتا ہے۔“ اس نے کہا۔

”میں اس سلسلے میں اسے قصور وار نہیں ٹھہرا سکتا نرس۔“ روبن نے نرس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی تین دن پہلے ہی ان کا میجر آپریشن ہوا ہے اس صورت میں..........“

”..........تم اسے مسکن دوا استعمال کرا سکتی ہو۔ ویسے بھی تم بور ہو جاتی ہو گی۔ وہ سو جائے تو میرے ساتھ ڈنر کے لئے آجانا۔“

”یہ تو میرے لئے اعزاز ہو گا لیکن آپ ملیں گے کہاں؟“

”کمرہ نمبر ۲۱۷‘ ہوٹل ڈی پیرس.......... نو بجے رات۔“ روبن نے کہا اور نرس مسکراتی ہوئی رخصت ہو گئی۔

☆=====☆------☆

چھٹے دن روبن نے ٹانکے کاٹ دیئے۔ ”مسٹر میٹکالف۔ زخم بڑی خوبصورتی سے مندمل ہوا ہے۔ آئندہ ہفتے تک آپ نارمل ہو جائیں گے۔“ اس نے کہا۔

”ٹھیک.......... اچھی خبر ہے۔ مجھے انگلینڈ پہنچنا ہے‘ آسکوٹ ویک سے پہلے۔ اس سال میری گھوڑی روزالی فیورٹ ہے۔ کیوں نہ تم بھی ساتھ چلو.......... میرے مہمان کی حیثیت سے۔ اگر وہاں میری طبیعت بگڑ گئی۔“

روبن نے بڑی مشکل سے ایک بے ساختہ مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔ ”اب کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی مطمئن رہیں۔ مجھے اب ہر قیمت پر کیلی فورنیا پہنچنا ہے۔“

”شکریہ ڈاکٹر تم نے مجھے خرید لیا ہے۔“

روبن نے ہاروے کو بڑی خوش دلی اور نرس کو بڑی بے دلی سے الوداع کہا۔ پھر ہوٹل سے اس نے شوفر کے ہاتھ اسّی ہزار ڈالر کا بل بھیجا۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر شوفر اسے اسّی ہزار ڈالر کا چیک دے گیا۔ اب فاتح روبن کو لندن کے لئے روانہ ہونا تھا۔

دو داؤ لگ چکے تھے.......... اور دو ابھی باقی تھے۔

☆======☆======☆

آئندہ جمعے کو وہ سب روبن کے کلینک میں یکجا ہوئے۔ اسٹیفن نے تقریر شروع کی۔ ”آپریشن مونٹی کارلو کامیاب ثابت ہوا۔ البتہ اس سلسلے میں اخراجات کا گراف بلند رہا۔ ہمیں اسّی ہزار ڈالر ملے‘ جبکہ ہوٹل اور اسپتال کا مجموعی بل گیارہ ہزار تین سو اکیاون ڈالر ہوا۔ اس طرح ۵،۲۷،۵۶۰ ڈالر ہمیں واپس مل چکے ہیں‘ جبکہ اب تک کے اخراجات ۲۲،۵۳۰ ڈالر ہوئے۔ مسٹر میٹکالف اب بھی ۴،۹۴،۹۷۰ ڈالر کے مقروض ہیں۔ آپ سب متفق ہیں؟“

وہ سب بیک آواز بولے تھے۔ اب تک وہ اسٹیفن کی ریاضی دانی کے قائل ہو چکے تھے۔ ”یہ ۲۱۹ فرانک میں نے کیسینو میں جیتے تھے۔“ پائرے نے رقم بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شاباش‘ جین پائرے‘ یہ رقم ہم اخراجات میں سے کم کر لیں گے۔“ اسٹیفن نے کہا اور کیلکولیٹر سنبھال لیا۔ ”یہ ہوئے چھیالیس ڈالر‘ چھتر سینٹ‘ یہ رقم ہم نے اخراجات میں سے کم کر لی۔ اخراجات رہ گئے ۴،۲۴،۸۴۵٫۲۴ ڈالر۔ اب آیئے میرے منصوبے کی طرف‘ منصوبہ بالکل سادہ ہے۔ جیمس نے ممبرز انکلوژر کے دو بیج حاصل کر لئے ہیں۔ اس منصوبے کا انحصار بھی ٹائمنگ پر ہے۔ جیمس‘ ہاروے کا پیچھا کرے گا اور ہمیں واکی ٹاکی پر اس کے متعلق باخبر رکھے گا۔ جین پائرے ممبرز انکلوژر کے باہر سے اس پر نظر رکھے گا۔ روبن دوپہر ایک بجے ہیتھرو ائر پورٹ سے ٹیلی گرام

کرے گا تاکہ ہاروے کو ٹیلی گرام اس کے اپنے باکس میں، لنچ کے دوران ملے۔ منصوبے کا یہ حصہ آسان ہے اگر ہم اسے.......... آکسفورڈ لے جانے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھ لو، بات بن گئی۔"

"تمہیں آکسفورڈ منصوبے کے پہلے حصے کے دوران ہماری ضرورت نہیں ہو گی؟" روبن نے فائل چیک کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں.......... پہلے حصے پر میں خود عمل کر سکتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس رات تم سب لندن میں موجود رہو تو بہتر ہو گا۔ اس کے علاوہ اب ہمیں جیمس کی طرف سے بھی منصوبہ سوچنا چاہئے۔ ہاروے امریکہ چلا گیا تو اس سے اس کی اپنی سرزمین پر رقم نکلوانا، کارے دارد ثابت ہو گا۔"

جیمس نے ایک دل دوز آہ بھری اور قالین پر نظریں جما دیں۔

"بے چارہ جیمس۔" روبن بولا۔ "غم نہ کرو دوست، تم ایمبولینس بہت اچھی چلاتے ہو۔"

"کیوں نہ تم جہاز اڑانا سیکھ لو۔ پھر ہم اسے ہائی جیک کر لیں گے۔" جین پائرے نے مشورہ دیا۔

مس مچل کو ڈاکٹر روبن آکلے کے مطب سے سنائی دینے والے قہقہے زہر لگ رہے تھے۔ جب اس نے انہیں واپسی کے لئے نکلتے دیکھا تو سکون کی سانس لی۔ پھر وہ ڈاکٹر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ "ڈاکٹر.......... اب آپ مریضوں کو دیکھیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"اگر ضروری ہے تو دیکھ لوں گا مس مچل۔"

مس مچل اپنے ہونٹ سکوڑ کر رہ گئی۔ خدا ہی جانے، ڈاکٹر کو کیا ہو گیا ہے۔ صحبت کا اثر ہے۔ ایسے نامعقول اور لاابالی لوگوں میں اٹھے بیٹھے گا تو یہی ہو گا۔

"مسز بریوسٹر، ڈاکٹر آکلے آپ کو دیکھیں گے۔" اس نے دل خوش کن اعلان

کیا۔

☆=====☆=====☆

اسٹیفن کو احساس تھا کہ دو ساتھیوں کے منصوبے غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہو چکے ہیں۔ اب اسے اپنے منصوبے پر کامیابی سے عمل کرنا تھا۔ اب وہ ہر ہر قدم کا جائزہ لیتا اور اسے ذہن نشین کر لیتا۔

جین پائرے اپنی گیلری واپس آ چکا تھا۔ آسکوٹ والے منصوبے میں اس کی کوئی مصروفیت تھی، نہ ہی اس پر کوئی دباؤ تھا۔ اسے محض ایک مکالمہ ادا کرنا تھا۔ البتہ آکسفورڈ پلان کے سلسلے میں اکثر رات کو اسے آئینے کے سامنے ریہرسل کرنا پڑتی تھی۔

جیمس لندن پہنچتے ہی این سے ملا۔ شروع کے دو تین دن تو تفریحات کی نذر ہو گئے۔ تیسرے دن جیمس نے این سے شادی کی درخواست کی جو این نے شرماتے ہوئے قبول کر لی۔ اب این کی انگلی میں ہیرے کی انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔ اگر ہاروے سے رقم نکلوانے کا کوئی منصوبہ سوجھ جاتا تو گویا ان کی خوشی مکمل ہو جاتی لیکن ایسا نہ ہوا۔

البتہ این کے ذہن میں ایک منصوبے کے خدوخال اجاگر ہو رہے تھے۔

☆=====☆=====☆

اسٹیفن نے اٹھتے ہی آئینے میں اپنے سفید بالوں کا جائزہ لیا۔ پھر اس نے اپنا سب سے اچھا سوٹ نکال کر پہن لیا۔ پھر اس نے آسکوٹ کے لئے ٹرین پکڑی، جین پائرے اپنی کار میں آیا تھا۔ وہ گیارہ بجے جیمس سے ملے۔ اسٹیفن نے روبن کو فون پر بتایا کہ وہ یکجا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے ٹیلی گرام کا مضمون روبن کو نوٹ کرایا۔ "ٹھیک ہے، ایک بجے ہیتھرو ایئرپورٹ سے ٹیلی گرام کر دینا۔"

"گڈ لک اسٹیفن۔ خدا حافظ۔"

"اب تم بھی چل دو جیمس۔ اس کے آتے ہی ہمیں مطلع کر دینا۔"

جیمس کے لئے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ یہاں اس کے جاننے والے بہ کثرت موجود تھے اور وہ اس کا اچھا خاصا وقت برباد کر سکتے تھے۔

ہاروے اپنی رولس رائس میں دوپہر کے قریب آیا۔ وہ اپنی پارٹی کو اپنے پرائیویٹ باکس میں لے گیا۔ اس کا سوٹ بے حد عمدہ سلا ہوا تھا اور بالوں سے محروم سر پر شاندار ہیٹ جما ہوا تھا۔ اگر رولس رائس کا خیال نہ ہوتا تو جیمس شاید اسے پہچان بھی نہ پاتا۔ جیمس اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔

"وہ اپنے باکس میں پہنچ چکا ہے۔" اس نے رپورٹ دی۔

"تم کہاں ہو؟" جین پائرے نے پوچھا۔

"میں اس کے باکس کے نیچے بک میکر سام کے پاس کھڑا ہوں۔"

"ہم ابھی چند منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔"

جیمس کو اپنے ملنے جلنے والوں سے مسلسل پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ بہرطور، وہ کھڑا سام سے کنگ جارج ففتھ کپ ریس کے بارے میں باتیں کرتا رہا۔

"امریکی سرمایہ دار ہاروے کی گھوڑی روزالی ۴-۶ کے بھاؤ پر فیورٹ ہے۔" سام نے بہ آوازِ بلند اعلان کیا۔ "جاکی ہے، پیٹ ایڈی۔"

چند ہی منٹ بعد اسٹیفن نے برا سا منہ بنایا لیکن جیمس نے بڑی خوش دلی سے کہا۔

"پانچ پانچ پاؤنڈ روزالی پر۔" یہ کہہ کر اس نے کچھ نوٹ سام کی طرف بڑھائے، جس نے جواب میں اسے چھوٹے سبز رنگ کے کارڈ تھما دیئے۔

"اگر جیت گئے تو کیا ملے گا۔" جین پائرے نے پوچھا۔ "میرا خیال ہے، تمہارا خفیہ منصوبہ یہی ہے، رقم وصول کرنے کا۔"

"روزالی جیت گئی تو ہمیں ۱۰ء۹ پاؤنڈ فی کس ملیں گے۔" جیمس نے سرد لہجے میں بتایا۔

"جبکہ معاملہ دس لاکھ ڈالر کا ہے۔ جیمس، اس طرح بات نہیں بنے گی۔ اچھا،

اب ہم ممبرز انکلوژر کی طرف جا رہے ہیں۔ ہمیں ہاروے کی نقل و حرکت سے باخبر رکھنا۔ میرا خیال ہے، دو، پونے دو بجے وہ گھوڑی کو دیکھنے اور جاکی سے ملنے آئے گا یعنی ابھی ڈیڑھ گھنٹہ ہے، ہمارے پاس۔"

☆------☆------☆

ویٹر نے ہاروے اور اس کے مہمانوں کے لئے پرانے قیمتی مشروبات کی دوسری بوتل کھولی۔ مہمانوں میں تین بینکار، دو معیشت دان، دو جہاز راں کمپنیوں کے مالک اور ایک جرنلسٹ تھا۔ یہ ہاروے کی ایک کمزوری تھی، وہ ہمیشہ مشہور اور بااثر افراد کو مدعو کرنا پسند کرتا تھا۔ دوسری طرف مدعوئین کے لئے یہ ایک اعزاز تھا کہ ہاروے نے انہیں مدعو کیا تھا۔

"آپ کا ٹیلی گرام جناب۔"

ہاروے نے لفافہ پھاڑ کر ٹیلی گرام نکالا۔ "میری بیٹی روزالی کا ٹیلی گرام ہے۔" اس نے کہا۔ "آئیے............ اب کھانا کھائیں۔"

کھانے کے دوران ہاروے خاصا نروس دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کے مہمان اس کی کیفیت نہیں بھانپ سکے تھے۔ خود ہاروے اپنی اس کیفیت کا سبب سمجھنے سے قاصر تھا شاید آسکوٹ کا ماحول اس کے اعصاب پر اثر انداز ہو رہا تھا۔

"اس مرتبہ تمہارے جیتنے کے امکانات ہمیشہ سے زیادہ قوی ہیں۔" سینئر بینکار نے کہا۔

"تم جانتے ہو سرہاورڈ کہ کراؤن پرنس اور ملک کے گھوڑے کے امکانات بھی خاصے روشن ہیں۔ میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں۔"

"ایک اور ٹیلی گرام جناب۔"

ہاروے نے ٹیلی گرام پڑھا۔ "سرہاورڈ، یہ تمہارے اسٹاف کی طرف سے تمناؤں کا اظہار ہے۔ شکریہ۔"

کچھ دیر بعد ایک اور ٹیلی گرام آگیا۔ "ہاروے، اگر ٹیلی گرام اسی رفتار سے آتے رہے تو تمہیں یہاں اسٹاف رکھنا پڑ جائے گا۔" سرباورڈ نے کہا اور حاضرین نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

ہاورے نے ٹیلی گرام پڑھ کر سنایا۔ "میں کیلی فورنیا جا رہا ہوں تمہاری کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔ پلیز.......... ذرا میرے دوست پروفیسر پورٹر کا خیال رکھنا۔ پروفیسر نوبل پرائز جیت چکا ہے۔ وہ ریس دیکھنے آرہا ہے۔ اسے بکیوں سے بچانا تمہارا.......... ڈاکٹر ولی بارکر۔" ہاورے ویٹر کی طرف مڑا۔ "میرے شوفر کو بلاؤ۔"

چند لمحے بعد شوفر نمودار ہوا۔ "کوئی پروفیسر روڈنی پورٹر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جاؤ، انہیں ڈھونڈ کر لاؤ۔" ہاورے نے اسے دیکھتے ہی کہا۔

"ان کا حلیہ تو بتائیں جناب۔"

"مجھے کیا پتہ؟ کیا پروفیسر ہونا کافی نہیں۔" ہاورے نے برہم ہو کر جواب دیا۔

شوفر مسمی صورت بنا کر چلا گیا۔ ٹیلی گرام اب بھی آئے جا رہے تھے۔

"اگر تم جیت گئے تو ملکہ تمہیں اپنے ہاتھ سے کپ دیں گی۔" دوسرے جینکار نے کہا۔

"میں اس اعزاز کے لئے ہی تو مرا جا رہا ہوں۔"

"اکیاسی ہزار ڈالر کی انعامی رقم کا تم کیا کرو گے؟" معیشت داں نے پوچھا۔

"کسی فلاحی ادارے کو دے دوں گا۔" ہاروے نے مہمان پر رعب جمانے کا موقع ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"واہ ہاروے.......... تمہاری مخصوص شہرت کے پیش نظر یہ ایک مناسب قدم ہو گا۔" اس پر تمام مہمانوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

چند لمحے بعد شوفر اس اطلاع کے ساتھ نازل ہوا کہ اسے دور دور تک کوئی پروفیسر نظر نہیں آرہا ہے۔

"میں ابھی آیا۔ آپ لوگ مشروب سے دل بہلائیں۔" یہ کہہ کر ہاروے شوفر کے پیچھے پیچھے باکس سے نکل آیا۔ کچھ دور آنے کے بعد اس نے شوفر کو لتاڑا۔ "اگر تم پروفیسر پورٹر کو تلاش نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کوئی دوسری ملازمت تلاش کر لو۔"

شوفر بھونچکا رہ گیا۔ ہاروے نے پلٹ کر اپنے مہمانوں سے کہا۔ "میں ذرا اپنے جاکی سے مل آؤں۔"

"وہ باکس سے نکل آیا ہے۔" جیمس نے ریڈیو پر اطلاع دے دی۔

ہاروے اس وقت تک انکلوژر کے گیٹ پر پہنچ گیا تھا۔ اس نے اپنا بیج دکھاتے ہوئے تعارف کرایا اور اندر گھس گیا۔ جین پائرے اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ ہاروے اصطبل کی طرف بڑھ گیا۔ اسٹیفن اس سے محض چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔

"کیا حال ہے پروفیسر پورٹر۔" جین پائرے نے اسے پکارا۔ "کیا آپ بھی ریس میں دلچسپی لیتے ہیں؟"

"نہیں.......... میں تو بس یوں ہی آگیا تھا۔ لندن میں ایک سیمینار میں شرکت کے لئے آیا تھا۔"

"پروفیسر پورٹر۔" ہاروے نے چیخ کر کہا۔ اسے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ تیزی سے اسٹیفن کی طرف لپکا۔ "آپ سے ملنا میرے لئے اعزاز ہے۔ میں ہاروے میٹکالف ہوں۔ میرے بہترین دوست ڈاکٹر ولی بارکر نے مجھے آپ کے بارے میں ٹیلی گرام دیا تھا۔ یہاں آپ میرے مہمان ہیں۔"

جین پائرے چپکے سے کھسک لیا۔ کام انتہائی آسان ثابت ہوا تھا۔

☆======☆======☆

ڈیوک اور ملکہ کی آمد پر قومی ترانے کی دھن بجائی گئی۔ پچیس ہزار افراد نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ ہاروے جس طرح اسٹیفن کے آگے بچھا جا رہا تھا، اس سے اسٹیفن کو گمان ہونے لگا کہ وہ ملکہ نہیں تو کم از کم ڈیوک ضرور ہے۔ ہاروے، ڈاکٹر

بارکر کی شان میں قصیدے بھی پڑھے جا رہے تھے۔ "آئیے، کھانا کھائیں۔"

"شکریہ.......... میں کھانا کھا چکا ہوں۔" اسٹیفن نے کہا حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں کھا سکا تھا۔ موقع ہی نہیں ملا تھا۔

"تو مشروب پئیں۔"

"مشروب اور خالی پیٹ!" اسٹیفن نے دلدوز آہ بھری اور ہمہ تن تسلیم ہو گیا۔

فوراً ہی مہمانوں سے اس کا تعارف کرایا گیا.......... نوبل پرائز ونر پروفیسر!

"آپ کا مضمون کیا تھا پروفیسر!" ایک مہمان نے پوچھ لیا۔

"بائیو کیمسٹری۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔ اس نے جان لیا تھا کہ جب تک ہاروے کو اس پر یقین ہو گا، تمام مہمان اسے آئن اسٹائن تسلیم کرنے سے بھی انکار نہیں کریں گے۔

جیسے جیسے ریس کا وقت قریب آ رہا تھا، ہاروے کی اعصاب زدگی بڑھتی جا رہی تھی۔ جیمس اور جین پائرے کچھ فاصلے سے اس کے باکس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اب گھوڑے میدان میں آ رہے تھے۔

"روزالی خوبصورت ہے نا پروفیسر۔ بالکل میری بیٹی کی طرح؟" ہاروے نے پوچھا۔ اسٹیفن نے اس کی بیٹی کا تصور کیا، جسے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر ریس کے آغاز کا اعلان ہونے لگا۔ ریس میں شریک گھوڑوں اور ان کے جاکیوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد اناؤنسر جولین نے ہاروے کو مائک پر بلا لیا۔

"اس ریس میں حصہ لینا ایک بڑا اعزاز ہے۔" ہاروے نے کہا۔ "روزالی کے جیتنے کے امکانات ہیں لیکن جیتنے سے زیادہ شامل ہونے کی اہمیت ہے۔"

"ہائی کلیر اور روزالی کو مشترکہ طور پر فیورٹ قرار دیا جا رہا ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"اس سے زیادہ خطرہ مجھے کراؤن پرنس سے محسوس ہوتا ہے۔"

"۸۱،۲۴۰ پاؤنڈ کی انعامی رقم کا آپ کیا کریں گے؟"

"رقم کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔"

"شکریہ مسٹر میٹکالف.......... اور گڈ لک۔ اور ناظرین.......... اب آئیے شرطوں کے بھاؤ کی طرف.........."

ہاروے پیچھے ہٹ گیا۔ اس وقت وہ سب بالکونی پر کھڑے تھے۔ اس وقت اعصاب زادہ ہاروے کو دیکھ کر اسٹیفن کو خوشی ہوئی۔ ہاروے بھی انسان تھا! پھر ریس شروع ہو گئی۔ "وہ پہلے میل میں ہیں۔ مینو سب سے آگے ہے۔ اس کے بعد بوائے اور ڈنکارو ہیں۔ آخر میں کراؤن پرنس، روزالی اور ہائی کلیر.........."

چھ فرلانگ کے نشان پر پہنچ کر کراؤن پرنس روزالی اور ہائی کلیر ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

"مینو اب بھی آگے ہے لیکن تھکا ہوا معلوم ہو رہا ہے۔ کراؤن پرنس اور بوائے آگے آ رہے ہیں.......... اب آدھا میل رہ گیا ہے۔ مینو اب بھی آگے ہے اور بوائے کی دوسری پوزیشن ہے.......... اب تین فرلانگ کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ رفتار میں تیزی آ گئی ہے.......... اب فاصلہ دو فرلانگ ہے.......... ہائی کلیر اور روزالی، بوائے کو کراس کرنے والے ہیں۔ کراؤن پرنس سب سے آگے ہے.......... اب ایک فرلانگ کا فاصلہ ہے.........." رواں تبصرہ کرنے والے کی آواز ہیجان کے دباؤ سے پھٹی جا رہی تھی۔

"ہائی کلیر، روزالی سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فاصلہ محض دو سو گز کا ہے۔ کوئی بھی جیت سکتا ہے۔ یہ فوٹو فنش ہے۔ ڈنکارو تیسرے نمبر پر ہے۔"

ہاروے کسی مفلوج آدمی کے سے انداز میں کھڑا تھا۔ نتائج کا انتظار تھا۔ اسٹیفن اس سے ہمدردی محسوس کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"ڈننگ جارج ففتھ کپ کی فاتح.........." اناؤنسر نے ہیجان میں اور اضافہ کیا، پھر کچھ توقف کے بعد چیخا۔ "نمبر۵.......... روزالی۔"

آسکوٹ میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ہاروے کے حلق سے نکلی ہوئی فاتحانہ چیخ بھی کہیں کھو گئی تھی۔ ہاروے اپنے مہمانوں سمیت لفٹ کی طرف جھپٹا۔ ان میں اسٹیفن بھی شامل تھا چند لمحے بعد ہاروے، روزالی کی لگامیں تھام کر اسے فرنٹ پوسٹ کی طرف لا رہا تھا۔

پھر تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہو گئی۔ ہاروے خواب زدہ سا ملکہ کی طرف بڑھ رہا تھا.......... اپنا انعام وصول کرنے کے لئے، اس نے ٹرافی وصول کی۔ زندگی میں پہلی مرتبہ وہ خود کو محرومِ گویائی محسوس کر رہا تھا۔ پھر وہ تالیوں کی گونج میں انعام وصول کر کے پلٹ آیا۔

اس کے بعد وہ سب باکس میں لوٹ آئے۔ بوتلوں کے کارک اُڑنے لگے اور جام رقص کرنے لگے۔ اسٹیفن نے اندازہ لگا لیا کہ کسی قسم کی ہوشیاری کے لئے یہ وقت ناموزوں ہے۔ وہ ان ہیجان انگیز لمحوں کے گزرنے کا منتظر تھا اور ہاروے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

ہاروے کو نارمل ہوتے میں کچھ دیر لگی۔ اب اسٹیفن اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے یہ ظاہر کیا، جیسے وہ واپسی کا ارادہ رکھتا ہو۔

"تم جا رہے ہو پروفیسر، ابھی سے!" ہاروے کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"جی ہاں، مجھے آکسفورڈ واپس پہنچنا ہے۔ کل صبح کے لئے کچھ نوٹس تیار کرنا ہیں۔"

"میں نے آپ جیسے اسکالر لوگوں کو ہمیشہ سراہا ہے۔ امید ہے، آپ لطف اندوز ہوئے ہوں گے۔"

"یقیناً مسٹر میٹکالف آپ کو کامیابی مبارک ہو۔ اس وقت آپ یقیناً خود پر فخر

محسوس کر رہے ہوں گے۔"

"ہاں.......... میں نہ جانے کب سے اس لمحے کا منتظر تھا لیکن یہ ہمیشہ ہی غائب ہو جاتا تھا۔ پروفیسر، آج میں کلارج میں پارٹی دے رہا ہوں۔ آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔"

"کاش ایسا ممکن ہوتا۔ بہرحال آپ آکسفورڈ آئیں نا۔ میں آپ کو یونیورسٹی دکھاؤں۔"

"شکریہ.......... میری ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہے۔ اب میرے پاس دو تین دن کی مہلت بھی ہے پہلے تو کبھی وقت ہی نہیں ملا تھا۔"

"بدھ کو ہمارے ہاں گارڈن پارٹی ہے۔ کیوں نہ آپ منگل کی رات میرے کالج آجائیں رات کا کھانا میرے ساتھ ہی کھائیں۔ اگلے روز گارڈن پارٹی میں شریک ہو جائیے گا۔"

"شاندار! یہ تعطیلات میرے لئے یادگار ثابت ہو رہی ہیں۔ اچھا پروفیسر، آپ آکسفورڈ واپس کیسے جائیں گے۔"

"ٹرین سے۔"

"ارے نہیں.......... میری رولس رائس موجود ہے۔ میں ڈرائیور کو ہدایت کر دیتا ہوں۔" ہاروے نے کہا اور اسٹیفن کو انکار کا موقع بھی نہیں دیا۔ شوفر سے پروفیسر کو پہنچانے کا کہہ کر وہ دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ "ٹھیک ہے پروفیسر، اب منگل کی رات آٹھ بجے ملاقات ہو گی۔"

"شکریہ مسٹر میٹکالف۔ خدا حافظ۔" اسٹیفن نے کہا اور دل ہی دل میں سوچا کہ ہاروے نے خود پر ہی احسان کیا ہے۔ ورنہ ٹرین کا کرایہ اخراجات کی مد میں جاتا اور ہاروے ہی سے وصول کیا جاتا۔

☆======☆======☆

"اسٹیفن۔" سینئر ٹیوٹر نے کہا۔ "لڑکے' تمہارے بالوں میں سفیدی جھلکنے لگی ہے۔ کیا کام کا بوجھ بڑھ گیا ہے؟"

"میرے والد کے بال بھی کم عمری میں ہی سفید ہو گئے تھے۔" اسٹیفن نے دلیل دی۔

"بہرحال.......... گارڈن پارٹی میں تمہاری شخصیت اور زیادہ اثر انگیز نظر آئے گی۔"

"جی ہاں.......... ارے گارڈن پارٹی کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔" اسٹیفن نے کہا۔ حالانکہ ان دنوں اسے گارڈن پارٹی کے علاوہ کسی چیز کا خیال ہی نہیں رہتا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف پلٹ آیا' جہاں پوری ٹیم موجود تھی۔ اس نے رسمی باتوں میں وقت ضائع کئے بغیر کہا۔ "بدھ کو گارڈن پارٹی ہے' دوستو' اب تک ہمیں اپنے حریف کے متعلق ایک بات یقینی طور پر معلوم ہو چکی ہے۔ وہ اجنبی ماحول میں بھی یہ ظاہر کرتا ہے' جیسے سب کچھ جانتا ہو۔ اعتراف بے خبری اس کی سرشت میں نہیں ہے۔ ہمیں اس پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ ہم جانتے ہیں' اگلے لمحے کیا ہو گا' جبکہ وہ اس سے بے خبر ہے۔ پیکٹ آئل کے معاملے میں یہی فوقیت اسے حاصل تھی۔ آج پروگرام کی ریہرسل ہو گی اور کل ڈریس ریہرسل۔"

"اور اس نامعقول آدمی کے منصوبے کا کیا ہو گا؟" جین پائرے نے جیمس کی طرف اشارہ کیا۔ جیمس نے نظریں جھکا لیں۔ اب یہ اس کی نمایاں کمزوری بن گئی

تھی۔

اسٹیفن نے جین پائرے کی سنی ان سنی کر دی۔ "آپریشن والے دن ہمارا ایکٹ سات گھنٹوں پر محیط ہو گا۔" اس نے کہا۔ "اسی میں میک اپ کے مرحلے سے بھی گزرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں ایک دن پہلے جیمس کے ساتھ ایک خصوصی سیشن ہو گا۔"

"اور میرے دونوں بیٹوں کی ضرورت کتنی بار پڑے گی؟" روبن نے پوچھا۔

"صرف ایک بار' بدھ کے روز' انہیں ریہرسل کرائی گئی تو ڈر ہے کہ وہ فطری اداکاری نہیں کر سکیں گے۔"

"ہاروے کے لندن واپس جانے کا وقت معلوم ہے؟" جین پائرے نے دریافت کیا۔

"میں نے اپنے صحافی دوست کے ذریعے معلومات حاصل کی ہیں۔ ہاروے کو سات بجے تک کلارج پہنچنا ہے۔ میرا خیال ہے' وہ ساڑھے پانچ بجے یہاں سے چل دے گا۔"

"بہت خوب۔" روبن نے تبصرہ کیا۔

"عجیب بات ہے کہ اب میں بھی اس شخص سے متاثر ہونے لگا ہوں۔ اب میں اسی کی طرح سوچتا ہوں۔ اچھا' اب ہم اپنا اپنا کردار دہرالیں.........."

☆======☆======☆

اتوار اور پیر ریہرسل میں گزر گئے۔ اب ان میں سے ہر شخص جانتا تھا کہ صبح نو بجے سے شام ساڑھے پانچ بجے تک ہاروے کس وقت کہاں ہو گا۔ وہ غلطی کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے' جیسے یہ کوئی فینسی ڈریس پارٹی ہو۔" جین پائرے نے کہا۔ "اس لباس میں تو ہم بے حد نمایاں نظر آئیں گے۔"

"یہاں ہر طرف رنگ برنگ گاؤن لہرا رہے ہوں گے۔" اسٹیفن نے اسے

سمجھایا۔ ”کوئی تم پر دوسری نظر نہیں ڈالے گا۔“

اب وہ سب نروس ہو رہے تھے اور پردہ اٹھنے کے منتظر تھے۔ اسٹیفن بے چین تھا۔ ویک اینڈ انہوں نے بڑی خاموشی سے گزارا۔ اسٹیفن اپنے کالج کی ڈرامہ سوسائٹی کے اجلاس میں شریک ہوا۔ روبن اپنی بیوی کو پکنک پر لے گیا۔ جین پائرے گڈیائی پکاسو' پڑھنے میں مصروف رہا۔ جیمس' این کو اپنے والد پانچویں ارل سے ملانے لنکن شائر لے گیا۔ اس روز این بھی کم نروس نہیں تھی۔

☆======☆======☆

”ہیری؟“

”جی ڈاکٹر براؤ لے۔“

”آج رات میرا ایک امریکی مہمان' میرے ساتھ کھانا کھائے گا۔ اس کا نام ہاروے میٹکالف ہے وہ آئے تو اسے میرے کمرے میں لے آنا۔“

”بہتر جناب۔“

”ایک بات اور.......... وہ مجھے ٹرنٹی کالج کا پروفیسر پورٹر سمجھتا ہے۔ اس کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش نہ کرنا۔“

”بہتر جناب۔“ ہیری نے جواب دیا۔ پھر وہ سر جھٹکتا ہوا کمرے سے نکل آیا۔ ویسے تو تمام پڑھے لکھوں کا یہی انجام ہوتا ہے لیکن اتنی کم عمری میں دماغ کا اس طرح کھسک جانا..........

ہاروے ٹھیک آٹھ بجے آیا۔ انگلینڈ میں قیام کے دوران وہ پابندی وقت کا خاص خیال رکھتا تھا۔ ہیڈ پورٹر اسے اسٹیفن کے کمرے میں لے آیا۔

”کیا حال ہے پروفیسر؟“ ہاروے نے کہا۔

”خدا کا شکر ہے۔ پابندی وقت کا شکریہ۔“

ہیڈ پورٹر کافی لایا۔ اس دوران ہاروے کمرے کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس کی نظریں

ڈیسک پر جم گئیں۔ ”خوبصورت تصویریں ہیں۔“ اس نے کہا۔ ”ایک میں تم صدر کینیڈی کے ساتھ ہو' دوسری میں ملکہ اور تیسری میں پوپ کے ساتھ۔“ وہ بہت متاثر نظر آرہا تھا۔

یہ جین پائرے کے ایک فنکار دوست کا کارنامہ تھا۔ اسٹیفن انکسار کے مارے مجوب نظر آنے لگا۔ ”آپ کی آمد کا شکریہ مسٹر میٹکالف۔“ اس نے کہا۔

”آکسفورڈ آمد میرے لئے ایک اعزاز کا درجہ رکھتی ہے۔“ ہاروے نے جواب دیا۔ اب وہ بک شیلف میں رکھی ہوئی کتابوں کی طرف متوجہ تھا۔ خوش قسمتی سے وہ اس پر توجہ نہیں دے سکا کہ تمام کتابیں ریاضی سے متعلق تھیں جبکہ پروفیسر پورٹر کا مضمون بائیو کیمسٹری تھا۔ ”کل کے پروگرام کے متعلق بتائیے۔“ کچھ دیر کے بعد اس نے پوچھا۔

”ضرور........... لیکن پہلے کھانا کھالیا جائے۔“

پورٹر نے کھانا لگا دیا۔ ”ارے' یہ تو میری پسندیدہ ڈش ہے۔ آپ کو کیسے پتہ چلا؟“ ہاروے کے لہجے میں حیرت تھی۔

اسٹیفن کا جی چاہا کہ فائل کھول کر اس کے سامنے رکھ دے۔ ”بس' میرا اندازہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”کل کی تقریب تعلیمی سال پورا ہونے کے سلسلے میں ہوگی۔ اس کے بعد گارڈن پارٹی ہوگی' جس میں چانسلر شریک ہوں گے۔ چانسلر' سابق وزیراعظم ہیرالڈ میکملن ہیں۔ وائس چانسلر مسٹر ہاباکک ہیں۔ شاید آپ کی ان دونوں سے ملاقات نہ ہو سکے کیونکہ آپ کو سات بجے لندن بھی پہنچنا ہوگا۔“

”آپ کو کیسے پتہ چلا؟“

”آسکوٹ میں آپ ہی نے تو بتایا تھا؟“ اسٹیفن نے بڑی روانی سے جھوٹ بولا۔ اسے خوف ہو چلا تھا کہ مطلوبہ ہدف جلد پورا نہ ہوا تو وہ باقاعدہ ایک پختہ کار مجرم بن جائے گا۔

ہاروے کو کھانے میں لطف آیا کیونکہ وہاں ہر چیز اس کی پسندیدہ تھی۔ پھر مشروب کا نمبر آیا لیکن ہاروے کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ دعوت کی ادائیگی اسی کی جیب سے ہو رہی ہے۔ پھر وہ دونوں چہل قدمی کے لئے باہر نکل آئے۔ ہاروے اسے رینڈولف ہوٹل لے آیا۔ "پروفیسر، دعوت کا شکریہ۔ صبح پھر ملاقات ہوگی۔" ہاروے بولا۔

"میں دس بجے آپ کو ریسیو کروں گا۔" اسٹیفن نے کہا۔

اپنے کمرے میں واپس آکر اس نے روبن کو فون کیا اور اگلے روز کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کی۔ پھر اس نے جیمس اور جین پائرے کو فون کیا اور اس کے بعد بستر پر ڈھیر ہو گیا۔

☆=====☆=====☆

اسٹیفن صبح پانچ بجے بیدار ہوا۔ وہ ایک خوبصورت صبح تھی لیکن اسٹیفن اس حسن سے محظوظ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ پہلی بار اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ جین پائرے اور روبن کس عذاب سے گزرے ہوں گے۔ ان لوگوں کی ملاقات کو بہ مشکل تین ماہ ہوئے تھے لیکن اس عرصے میں وہ ایک دوسرے سے کتنے قریب آگئے تھے۔ اسٹیفن یہ سوچ کر مسکرا دیا۔ وہ دو گھنٹے بستر پر لیٹا اپنے منصوبے کی جزئیات پر غور کرتا رہا۔ پھر اس نے اٹھ کر شیو کیا اور لباس تبدیل کر کے تیار ہو گیا۔ اپنی عمر سے پندرہ سال بڑا لگنے کے لئے اسے اپنے چہرے پر خاصی محنت کرنا پڑی۔ شاید پندرہ سال چھوٹی نظر آنے کے لئے خواتین کو بھی اتنی محنت نہیں کرنا پڑتی ہوگی۔ پھر اس نے گاؤن پہنا اور آئینے میں اپنے عکس پر ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے بڑبڑایا۔ "اگر ہاروے میٹکالف اس سے متاثر نہ ہوا تو شاید دنیا کی کوئی چیز اسے متاثر نہیں کر سکے گی۔"

وہ باہر نکل آیا۔ اس کے سامنے ایک مسئلہ تھا۔ اس کے ساتھی یقیناً اسے اتنا بوڑھا دیکھ کر حیران ہوں گے لیکن ایک بات اس کے حق میں تھی۔ وہ یقیناً ایک پُرہجوم

دن تھا اور اتنے ہجوم میں کوئی کسی کو اتنے غور سے نہیں دیکھتا۔

وہ نو بج کر پچیس منٹ بعد رینڈولف پہنچا۔ اس نے بیل بوائے کو بتایا کہ .... وہ پروفیسر پورٹر ہے .... اور ہاروے میٹکالف نامی مہمان کو ریسیو کرنے آیا ہے۔ چند لمحے بعد بیل بوائے ہاروے کے ساتھ واپس آیا۔ اسٹیفن نے اس کا شکریہ ادا کیا اور بیل بوائے کو ٹپ بھی دی۔

"صبح بخیر پروفیسر" ہاروے نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "اب بتاؤ کیا پروگرام ہے؟"

"ناشتے کے بعد جلوس پریڈ کرتا ہوا شیلڈونین تھیٹر کا رخ کرے گا۔ اس کے بعد اعزازی ڈگریاں تقسیم کرنے کی تقریب ہوگی۔"

"اعزازی ڈگریاں؟"

"جی ہاں .... وہ لوگ جنہیں یونیورسٹی کے سینئر ممبرز نے منتخب کیا ہے، اعزازی ڈگریاں وصول کریں گے۔" اسٹیفن نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ "اب چلنا چاہئے۔"

وہ دونوں رینڈولف ہوٹل سے نکل آئے۔ خوش قسمتی سے انہیں شیلڈونین تھیٹر کے عین سامنے جگہ مل گئی۔ پولیس نے اس جگہ کھڑے ہوئے لوگوں کو اسٹیفن کے گاؤن سے متاثر ہو کر ہٹایا تھا۔ اس سے ہاروے کو اسٹیفن کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ چند منٹ بعد جلوس آتا نظر آیا۔

"یہ ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے آگے آگے کون لوگ ہیں؟" ہاروے نے پوچھا۔

"یہ یونیورسٹی کے مارشل ہیں اور اعلیٰ عہدیداروں کی حفاظت ان کی ذمے داری ہے۔"

"اوہ .... تو یہاں خطرہ ہے کیا ہے۔ یہ نیویارک کا سینٹرل پارک تو نہیں ہے۔"

"درست کہتے ہیں آپ .... لیکن یہ صدیوں کی روایات ہیں۔ انگلینڈ میں

روایات کبھی فنا نہیں ہوتیں۔"

"اور مارشل کے پیچھے کون ہے؟"

"وہ سنہری پٹیوں والا' سیاہ گاؤن پہنے ہوئے............ وہ چانسلر ہے۔ یہ ۶۰ء میں برطانیہ کے وزیراعظم رہ چکے ہیں۔"

"ہاں' مجھے یاد ہے۔" ہاروے نے ہیجانی لہجے میں کہا۔

"پیچھے وائس چانسلر ہیں............ مسٹر ہابالک۔ وہ جیس کالج کے پرنسپل بھی ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"چانسلر ہمیشہ ایسا ممتاز آدمی ہوتا ہے' جو آکسفورڈ میں پڑھ چکا ہو لیکن وائس چانسلر کے لئے یونیورسٹی کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ وہ کسی کالج کا سربراہ ہوتا ہے۔"

"سمجھ گیا۔"

"ان کے پیچھے یونیورسٹی کا رجسٹرار ہے۔ مسٹر کاسٹن میرٹن کالج کے فیلو ہیں۔ وہ یونیورسٹی انتظامیہ کے سربراہ ہیں۔" اسٹیفن نے ہاروے کی طرف دیکھا جو بڑی دلچسپی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ "اب یہ سب اندر جائیں گے۔ میں نے خصوصی نشستوں کا بندوبست تمہارے حوالے سے کیا ہے' تم ہارورڈ یونیورسٹی کی مدد کرتے رہے ہو۔"

"تو انہیں یہ بھی معلوم رہتا ہے کہ ہارورڈ میں کیا ہو رہا ہے!"

"ہاں مسٹر میٹکالف' تعلیمی اداروں کی مالی امداد کرنے کے سلسلے میں تمہاری شہرت کچھ کم نہیں ہے۔" اسٹیفن نے مکھن لگایا۔

اسٹیفن' ہاروے کو بالکونی میں لے آیا' جہاں ان کی نشستیں محفوظ تھیں۔ وہ ہاروے کو مرکزی کرداروں کو قریب سے دیکھنے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ حالانکہ وہ سب اپنے گاؤن وغیرہ میں اس طرح چھپے ہوئے تھے کہ شاید ان کی مائیں بھی انہیں نہ پہچان پاتیں۔ ہاروے کی نظریں انہی لوگوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ایسا منظر اس سے پہلے

کبھی اس کی نظر سے نہیں گزرا تھا۔

پھر لاطینی زبان میں اعلان ہوا اور تقریب کا آغاز ہو گیا۔ اسٹیفن' ہاروے کے لئے مترجم کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ وہ اس سہولت سے فائدہ بھی اٹھا رہا تھا۔ ایک موقعے پر اس نے ترجمہ کچھ یوں کیا۔ "فیاضی کے مظاہرے اور مالی عطیات کے جواب میں یہ اعزازی اسناد دی جا رہی ہیں۔"

پھر اسناد دی جاتی رہیں اور اسٹیفن کمنٹری کرتا رہا۔ تقریب ختم ہوتے ہی چانسلر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پیچھے پیچھے سب لوگ ہال سے نکل آئے۔

"اب کیا ہوگا؟"

"اب آل سولز میں لنچ ہوگا۔ وہاں تمام ممتاز شخصیات ہوں گی۔"

"اوہ............ میں کیا کروں کہ مجھے بھی وہاں لنچ کا موقع مل جائے۔" ہاروے کے لہجے میں بے قراری تھی۔

"میں اس کا بندوبست کر چکا ہوں۔" اسٹیفن نے بے حد ٹھہرے ہوئے لہجے میں اسے بتایا۔

ہاروے مبہوت ہو کر رہ گیا۔ "یہ تم نے کیسے کیا پروفیسر؟"

"رجسٹرار صاحب ہارورڈ یونیورسٹی پر آپ کی مہربانیوں سے بہت متاثر ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آسکوٹ میں کامیابی کے بعد آپ کسی طرح آکسفورڈ یونیورسٹی کے بھی کام آ سکتے ہیں۔"

"بہت اچھا خیال ہے۔ میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی' یہ بات۔"

اسٹیفن نے کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ حقیقت یہ تھی کہ رجسٹرار ہاروے کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ اسٹیفن کا آکسفورڈ میں یہ آخری سال تھا' اس لئے اسے ایک مہمان اپنے ساتھ لانے کی خصوصی رعایت ملی تھی۔ وہ دونوں آل سولز کی طرف بڑھتے رہے اور اسٹیفن' ہاروے کو روایتی پس منظر سے متعارف کرانے کی ناکام کوشش کرتا

رہا۔

کھانے کے دوران اسٹیفن نے ہاروے کو باتوں میں لگائے رکھا۔ یہ بھی اچھا تھا کہ ایسے مواقع پر کسی کو یہ یاد نہیں رہتا کہ وہ کب' کس سے اور کہاں مل چکا ہے۔ وہ ہاروے کو لوگوں سے بے دھڑک ہو کر متعارف کراتا رہا۔ خوش قسمتی سے اس کی نشست وائس چانسلر اور رجسٹرار کی نشستوں سے خاصی دور تھی۔

ہاروے کے لئے یہ تجربہ بے حد خوشگوار تھا۔ وہ بڑے بڑے لوگوں کے درمیان بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ کھانے کے بعد مہمان اٹھے تو اسٹیفن نے ایک گہری سانس لی اور ٹرمپ کارڈ کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ہاروے کا ہاتھ تھام کر اسے چانسلر کے پاس لے گیا۔

"چانسلر۔" اس نے ہیرالڈ میکملن کو مخاطب کیا۔ "مسٹر ہاروے میٹکالف سے ملیے۔ یہ ہارورڈ یونیورسٹی کے سرپرستوں میں سے ہیں۔"

"اوہ............ اچھا............ آپ انگلینڈ کس سلسلے میں آئے ہیں مسٹر میٹکالف؟"

ہاروے چند ثانیوں کے لئے تو گنگ ہو کر رہ گیا۔ "جناب............ میرا مطلب ہے' جناب چانسلر............ میری گھوڑی روزالی کنگ جارج ففتھ کپ کے مقابلے میں دوڑ رہی تھی۔ میں اسے دیکھنے کے لئے آیا تھا۔"

اسٹیفن' ہاروے کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے اشارے سے چانسلر کو بتایا کہ ہاروے کی گھوڑی نے ریس جیت لی ہے۔

"ریس کے نتائج سے تو آپ بہت خوش ہوں گے مسٹر میٹکالف؟" چانسلر نے پوچھا۔

"بس جناب' خوش قسمتی میرے ساتھ تھی۔"

"آپ ایسے آدمی تو نہیں لگتے جو خوش قسمتی پر انحصار کرتا ہو۔"

اب اسٹیفن نے اپنا کیریئر تک داؤ پر لگانے کا حوصلہ پیدا کیا۔ "میں کوشش کر رہا ہوں چانسلر کہ مسٹر میٹکالف ہمارے کسی تحقیقاتی شعبے کو اسپورٹ کریں۔" اس نے کہا۔

"بہت اچھا خیال ہے۔" ہیرالڈ میکملن نے کہا۔ "ٹھیک ہے نوجوان' ملتے رہنا ہم سے اور ہاں کینیڈی کو میرا سلام کہنا۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

"اف............ کتنے عظیم انسان ہیں یہ............ یہ کیسا عظیم لمحہ تھا۔ میں تو اس وقت خود کو تاریخ کا ایک حصہ محسوس کر رہا ہوں۔" ہاروے بڑبڑایا۔

اسٹیفن اسکرپٹ کے نازک حصے پر عمل کر چکا تھا اور اب تیزی سے کھسک لینا چاہتا تھا۔ ٹھہرے رہنے میں خدشہ تھا کہ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ وہ جانتا تھا کہ ہیرالڈ میکملن ہزاروں افراد سے ہاتھ ملائے گا۔ ایسے میں یہ امکان نہیں تھا کہ وہ ہاروے کو یاد رکھے گا۔ ویسے یاد رہنے سے کچھ فرق بھی نہیں پڑتا تھا۔ ہاروے واقعتاً ہارورڈ یونیورسٹی کی سرپرستی کرتا رہا تھا۔

"مسٹر میٹکالف ہمیں سینئر ممبرز سے پہلے نکل لینا چاہئے۔"

"جو تمہاری مرضی پروفیسر۔ اس وقت تو تم ہی باس ہو۔" ہاروے نے خوش دلی سے کہا۔

باہر آتے ہی اسٹیفن نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ ڈھائی بج رہے تھے۔ "گارڈن پارٹی میں ابھی وقت ہے۔ کیوں نہ آپ کو دو ایک کالج دکھا دیئے جائیں۔" اس نے کہا۔

وہ ہاروے کو لے کر بریسنوز کالج کی طرف چل دیا۔ راستے میں وہ اسے نام کے پس منظر کے متعلق بتاتا رہا کوئی سو گز آگے جا کر وہ دائیں سمت کو مڑ گئے۔

"روبن' وہ دائیں جانب مڑ گئے ہیں اور لنکن کالج کی طرف بڑھ رہے ہیں۔" جیمس نے ریڈیو پر فوراً اطلاع دے دی۔

"تم لوگ تیار ہو؟" روبن نے پوچھا۔

"جی ڈیڈی۔" دونوں نے بیک آواز جواب دیا۔

اسٹیفن' ہاروے کے ساتھ لنکن کالج کی طرف بڑھتا رہا۔ وہ کالج سے چند قدم دور تھے کہ کالج کے دروازے سے روبن نمودار ہوا۔ وہ اس وقت وائس چانسلر کے سرکاری لباس میں تھا اور اپنی عمر سے پندرہ سال بڑا نظر آرہا تھا۔ ہاروے کو اسے مسٹر ہبالک ماننے میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا تھا۔

"وائس چانسلر سے ملنا پسند کریں گے؟" اسٹیفن نے ہاروے کو اکسایا۔

"کیوں نہیں۔" ہاروے نے جواب دیا۔

"شام بخیر وائس چانسلر۔ ان سے ملئے یہ مسٹر ہاروے میٹکالف ہیں۔"

روبن نے سر کو ہلکا سا خم دیا جواباً اسٹیفن بھی احتراماً جھک گیا۔ "اوہ.......... ہارورڈ یونیورسٹی کے سرپرست.......... وہی ہیں نا؟" روبن نے پوچھا۔

ہاروے کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے مسکرا کر ان دونوں لڑکوں کی طرف دیکھا' جو وائس چانسلر کا دامن تھامے کھڑے تھے۔

"بڑی خوشی ہوئی مسٹر میٹکالف۔" روبن نے مزید کہا۔ "امید ہے' آپ آکسفورڈ آکر خوش ہوں گے۔ گائیڈ کے طور پر نوبل پرائز ونر اسکالر ہر ایک کو میسر نہیں آتا۔"

"جی ہاں مسٹر وائس چانسلر میں بہت خوش ہوں میں کسی طرح آپ کی یونیورسٹی کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ ایک اچھی خبر ہے۔" روبن نے لاپرواہانہ لہجے میں کہا۔

"رینڈولف ہوٹل میں میرا قیام ہے۔ کیوں نہ آج شام چائے میرے ساتھ پئیں۔" ہاروے نے دعوت دی۔

اسٹیفن اور روبن ایک لمحے کو ساکت رہ گئے اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ تقریب کے روز وائس چانسلر کے پاس اتنی فرصت کہاں۔ روبن نے خود کو سنبھالا۔ "یہ تو

مشکل ہے' تاہم آپ کلیرنڈن بلڈنگ میں' میرے کمرے میں مجھ سے مل لیں۔ وہاں کچھ دیر بات ہو سکے گی۔"

اسٹیفن اس کا اشارہ سمجھ گیا۔ "بہت بہت شکریہ وائس چانسلر۔" اس نے کہا۔

"ہم ساڑھے چار بجے آجائیں؟"

"ٹھیک ہے' پروفیسر۔"

اب روبن پریشان تھا۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہاں سے میلوں دور بھاگ جائے۔ ابھی اسے ہاروے سے بات کرتے ہوئے صرف پانچ منٹ ہوئے تھے لیکن اسے ایسا لگ رہا تھا' جیسے وہ برسوں سے وہاں کھڑا ہو۔ بڑی کوشش سے اس نے اپنے تاثرات چھپائے۔ جرنلسٹ یا کوئی معروف سرجن بن جانا اور بات ہے' لیکن وائس چانسلر! ایسے میں کوئی طالب علم یا پروفیسر اسے دیکھ لے تو فراڈ کھلنے میں چند لمحے بھی نہیں لگیں گے۔ پھر کہیں سے ایک سیاح آنکلا اور ان کی تصویریں کھینچنے لگا۔ اب تو روبن کے دیوتا ہی کوچ کر گئے۔

ہاروے نے پھر ان کے منصوبے کا دھڑن تختہ کر دیا تھا۔ اسٹیفن کو جیمس اور جین پائرے کا خیال آرہا تھا' جو اپنی باری کے منتظر ہوں گے۔

"مسٹر وائس چانسلر' کیوں نہ رجسٹرار اور یونیورسٹی کے سیکرٹری کو بھی مدعو کر لیا جائے۔" اس نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے پروفیسر میں انہیں بھی بلالوں گا۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر میٹکالف۔ اب ساڑھے چار بجے ملاقات ہوگی۔"

انہوں نے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملائے اسٹیفن' ہاروے کو لے کر ایکسیٹر کالج کی طرف بڑھ گیا جبکہ روبن لنکن کالج کے اس چھوٹے سے کمرے میں جا گھسا' جو اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔

"ڈیڈی' آپ ٹھیک تو ہیں نا؟" روبن کے بڑے بیٹے ولیم نے اس سے پوچھا۔

"ہاں بیٹے' میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"آپ نے کہا تھا کہ اگر ہم اپنا منہ بند رکھیں تو آپ ہمیں آئس کریم اور کوکا کولا دلائیں گے۔"

"بالکل دلاؤں گا۔"

روبن نے جلدی جلدی گاؤن وغیرہ سے چھٹکارا پایا اور تمام چیزیں سوٹ کیس میں ٹھونس دیں۔ وہ باہر نکلا تو اسے حقیقی وائس چانسلر نظر آ گیا۔ وہ یقیناً گاؤن پارٹی میں شمولیت کے لئے جا رہا تھا۔ روبن نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ اگر وہ مزید پانچ منٹ ہاروے کے پاس رک گیا ہوتا تو.......... نتیجے کے متعلق سوچ کر وہ تھرا گیا۔ درحقیقت وہ بال بال بچا تھا۔

اس دوران اسٹیفن' ہاروے کی معیت میں یونیورسٹی کے ٹیلر شیفرڈ اینڈ وڈورڈ کی دکان کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن اس کے دماغ پر ایک بوجھ تھا۔ اسے فوری طور پر جیمس اور جین پائرے سے رابطہ قائم کرنا تھا۔ پھر وہ دکان کی کھڑکی کے سامنے رک گئے۔

"واہ.......... کیا خوبصورت لبادہ ہے۔" ہاروے نے بے ساختہ کہا۔

"یہ ڈی لٹ کا گاؤن ہے پہن کر دیکھنا چاہتے ہیں' آپ؟"

"ضرور.......... لیکن کیا مجھے اجازت مل سکتی ہے؟"

"میرا خیال ہے' کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

وہ دونوں دکان میں داخل ہو گئے۔ اسٹیفن اب بھی اپنے پی ایچ ڈی والے گاؤن میں تھا۔ "میرے معزز مہمان کو ڈی لٹ والا گاؤن دکھایئے۔" اس نے لڑکے سے کہا۔

لڑکا یونیورسٹی کے پروفیسر سے الجھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا' چنانچہ سراپا تسلیم ہو گیا۔ اس نے سیاہ پٹی والا سرخ گاؤن اور قرمزی ٹوپی ہاروے کی طرف بڑھائی۔

"پہن کر دیکھیے نا مسٹر میٹکالف۔" اسٹیفن نے لاپروائی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں تو.......... آپ پروفیسر بن کر کیسے لگتے ہیں۔"

اسسٹنٹ کچھ حیران ہوا۔ دکان کا مالک لنچ کرنے گیا ہوا تھا۔ اسسٹنٹ دل ہی دل میں اس کی جلد واپسی کی دعا کرنے لگا۔

"فٹنگ روم میں آ جائیں جناب۔" اس نے ہاروے سے کہا۔

ہاروے کے جاتے ہی اسٹیفن نے ریڈیو سنبھالا اور دکان سے نکل آیا۔ "جیمس' سن رہے ہو خدا کے لئے' جلدی جواب دو۔"

"ہاں بھئی.......... میں اس گاؤن میں خاصا عجیب الخلقت لگ رہا ہوں.......... لیکن تیار ہوں۔ ویسے بھی ابھی ہماری باری آنے میں سترہ منٹ باقی ہیں۔" جیمس نے جواب دیا۔

"پروگرام کینسل سمجھو۔ اور ہاں' جین پائرے کو بھی آگاہ کر دو۔ تم دونوں روبن سے رابطہ قائم کرو۔ وہ تمہیں تبدیلیوں کے متعلق بتائے گا۔"

"تبدیلیاں؟ خیریت تو ہے اسٹیفن؟"

"ہاں.......... ہے تو خیریت ہی.......... بس تم روبن سے ملو۔" یہ کہہ کر اسٹیفن نے رابطہ منقطع کیا اور دوبارہ دکان میں گھس گیا۔

ہاروے' فٹنگ روم سے نکلا تو ڈی لٹ بنا ہوا تھا لیکن اسٹیفن نے زندگی میں پہلے کبھی ایسا ڈی لٹ نہیں دیکھا تھا اور اسے یقین تھا کہ آئندہ بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

"بہت اچھے لگ رہے ہو۔" اس نے دل پر جبر کرتے ہوئے تعریف کی۔

"اس کی قیمت کیا ہے؟" ہاروے نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ سو پاؤنڈ۔"

"نہیں.......... میرا مطلب ہے' مجھے یہ ڈگری حاصل کرنے کے لئے.........."

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اس سلسلے میں گارڈن پارٹی کے بعد وائس چانسلر سے بات کیجئے گا۔"

ہاروے نے کچھ دیر آئینے میں اپنا جائزہ لیا' پھر فٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران اسٹیفن نے اسسٹنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ہدایت کی کہ وہ گاؤن' ہڈ اور کیپ وغیرہ پیک کرکے سرجان بیٹمین کا نام کلیرنڈن بلڈنگ بھیج دے۔ ادائیگی اس نے نقد کردی لیکن اسسٹنٹ بری طرح بوکھلایا ہوا نظر آرہا تھا۔

"بہتر جناب۔" اس نے مرے مرے لہجے میں کہا۔ وہ سوائے مالک کی واپسی کی دعا کے کچھ بھی تو نہیں کرسکتا تھا۔ اس کی دعا دس منٹ بعد قبول ہوئی لیکن اس وقت تک اسٹیفن اور ہاروے گارڈن پارٹی میں شرکت کے لئے پہنچ گئے تھے۔

"جناب' ابھی ابھی مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں ڈی لٹ کا مکمل ڈریس سرجان بیٹمین کے نام کلیرنڈن بلڈنگ بھیج دوں۔" اس نے دکان کے مالک سے فریاد کی۔

"کمال ہے۔ ابھی دو ہفتے پہلے تو انہیں ڈریس بھجوایا گیا تھا۔"

"ادائیگی نقد ہوئی ہے۔"

"تب تو ضرور بھیج دو لیکن خیال رکھنا' لباس سرجان بیٹمین کے نام ہی بھیجا جانا چاہئے۔"

☆======☆======☆

گارڈن پارٹی میں اسٹیفن نے ہاروے کو وائس چانسلر' رجسٹرار اور چیسٹ سیکرٹری سے دور دور ہی رکھا۔ اس کے علاوہ وہ سینئر ممبروں سے اسے مسلسل متعارف بھی کراتا رہا۔ اس دوران وہ خود کو کسی ایسے نااہل بڑے آدمی کا اے ڈی کیمپ سمجھتا رہا' جسے بڑے آدمی کا منہ کسی نہ کسی طور بند رکھنا ہو لیکن ہاروے بہرحال محظوظ ہو رہا تھا۔ اسے اندازہ بھی نہ تھا کہ اس کے میزبان پر کیا گزر رہی ہے۔

☆======☆======☆

"روبن' روبن' سن رہے ہو؟ جواب دو۔"

"ہاں جیمس' کیا بات ہے؟"

"تم کہاں ہو؟"

"میں ایسٹ گیٹ ریسٹورنٹ میں ہوں۔ جین پائرے کو ساتھ لو اور یہاں آجاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں............ نہیں' دس منٹ سمجھو۔ اس بھیس میں دھیرے دھیرے چلنا ہی بہتر ہے۔"

روبن نے بل ادا کیا۔ بچے اپنا انعام وصول کرچکے تھے۔ روبن انہیں باہر لے آیا۔ اس نے ڈرائیور کو ہدایت کی کہ وہ انہیں واپس نیولبری لے جائے۔

"ڈیڈی............ آپ نہیں چلیں گے؟" چھوٹے لڑکے جیمی نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے' میں رات کو آؤں گا۔ اپنی ممی کو بتا دینا۔"

بچوں کے جانے کے بعد وہ ریسٹورنٹ میں واپس آگیا۔ چند لمحے بعد جیمس اور جین پائرے بھی نازل ہوگئے۔ "یہ پروگرام میں اچانک تبدیلی کیوں؟" پائرے نے پوچھا۔

"میں نے ہاروے سے سڑک پر بات کی تھی۔ اس نے مجھے رینڈولف میں مدعو کیا۔ میں نے کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ پھر میں نے اسے کلیرنڈن میں مدعو کرلیا۔ اسٹیفن نے تجویز پیش کی کہ تم لوگوں کو بھی بلایا جائے۔"

"واہ............ گارڈن پارٹی والے خطرناک معاملے سے بھی بچ گئے۔" جیمس نے بے حد خوش ہوکر کہا۔

"بس خدا خیر کرے۔" جین پائرے بولا۔

"کم از کم اب کھلے میدان میں اداکاری کی بجائے بند کمرہ تو مل گیا ہے۔" روبن نے اسے تسلی دی۔ "اب کام نسبتاً آسان ہوگیا ہے۔ بھیس بدل کر اس کے ساتھ گھومنا

بہر حال خطرناک تھا۔"

"ہاروے سے متعلق کوئی چیز بھی آسان نہیں ہو سکتی۔" جین پائرے نے اصرار کیا۔

"میں سوا چار بجے کلیرنڈن بلڈنگ پہنچ جاؤں گا۔" روبن نے کہا۔ "پائرے، تم چار بیس پر آنا اور جیمس تم چار پچیس پر۔ باقی معاملات پروگرام کے مطابق ہوں گے۔"

☆======☆======☆

ٹھیک ساڑھے چار بجے اسٹیفن نے کلیرنڈن بلڈنگ کا رخ کیا۔ ہاروے خاصا بے قرار دکھائی دے رہا تھا۔ پورٹر نے ان کا استقبال کیا۔ "وائس چانسلر ہمارے منتظر ہوں گے۔" اسٹیفن نے کہا۔

پورٹر کچھ دیر پہلے اس وقت حیرانی کا کوٹہ مکمل کر چکا تھا، جب روبن نے آکر اسے آگاہ کیا تھا کہ وائس چانسلر نے اسے اپنے کمرے میں انتظار کرنے کو کہا ہے۔ روبن پروفیسرانہ لباس میں تھا۔ اس کے باوجود پورٹر نے اس پر نظر رکھی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وائس چانسلر ابھی کم از کم ایک گھنٹہ گارڈن پارٹی میں مصروف رہے گا۔ اسی لئے اسٹیفن کی آمد سے اسے خاصا اطمینان ہوا۔ اسے اسٹیفن کا دیا ہوا ایک پاؤنڈ کا وہ نوٹ بھی یاد تھا جو اسٹیفن نے اسے عمارت کا جائزہ لینے کے بعد دیا تھا۔

پورٹر ان دونوں کو وائس چانسلر کے کمرے میں چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ اس دوران اس کی جیب میں ایک پاؤنڈ کا ایک نوٹ اور پہنچ گیا تھا۔ روبن کھلی کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ ان کی آہٹ سن کر وہ بولا۔

"شام بخیر وائس چانسلر۔"

"اوہ.......... پروفیسر، خوش آمدید۔"

چند منٹ اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں پھر دستک ہوئی اور جین پائرے کمرے

میں داخل ہوا۔ "شام بخیر رجسٹرار۔"

"شام بخیر وائس چانسلر۔ آپ کیسے ہیں۔ پروفیسر پورٹر۔"

"ان سے ملیے یہ ہیں مسٹر ہاروے میٹکالف۔"

"بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر.........."

"یہ شخص میٹکالف کہاں ہے؟"

وہ تینوں دم بخود کھڑے رہ گئے۔ وہ آواز تو نوے سالہ بڈھے کی تھی جو اچانک ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ وہ روبن کے سامنے جھکا، اسے آنکھ ماری اور بولا۔ "شام بخیر وائس چانسلر۔" اس کی آواز میں لرزش تھی، جو اس کی عمر کی گواہی دے رہی تھی۔ پھر وہ ہاروے کی طرف بڑھ گیا اور اسے چھڑی سے یوں ٹٹولا، جیسے اس کے اصلی ہونے کی تصدیق کر رہا ہو۔ "نوجوان.......... میں تمہارے متعلق سن چکا ہوں۔" اس نے کہا۔

گزشتہ تیس سال میں ہاروے کو کبھی کسی نے نوجوان کہہ کر نہیں پکارا تھا۔ جیمس کے تینوں ساتھی اسے پرستائش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"تم نے ہارورڈ یونیورسٹی پر بڑی عنایات کی ہیں۔" اس نے مزید کہا۔

"میں آپ کا ممنون ہوں، جناب۔"

"نہیں نوجوان، میرے ساتھ آپ جناب کا چکر نہ چلاؤ۔ تم مجھے ہورسلے کہہ کر پکار سکتے ہو۔"

"یس ہورسلے، سر۔" ہاروے نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو وائس چانسلر۔" جیمس روبن سے مخاطب ہو گیا۔ "تم نے مجھے بلاوجہ تو زحمت نہیں دی ہو گی۔ کیا چکر ہے؟"

"مسٹر میٹکالف یونیورسٹی فنڈ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس لئے میں نے تمہاری موجودگی ضروری سمجھی۔"

"اچھا۔"

"جناب......... یہ لمحات میرے لئے باعث افتخار ہیں۔" ہاروے نے کھنکار کر گلا صاف کرنے کے بعد کہا۔ "میری اس سال کی تعطیلات بہت خوشگوار ثابت ہوئی ہیں۔ میں نے وان کوگ کا ایک شاہکار خریدا۔ پھر دنیا کے نامور ترین سرجن نے آپریشن کے ذریعے میری جان بچائی اور اب میں یہاں آکسفورڈ میں کھڑا ہوں۔ جناب' میں ہر طرح سے حاضر ہوں۔"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" جیمس نے آلہ سماعت درست کرتے ہوئے پوچھا۔

"جناب' آسکوٹ میں کنگ جارج ففتھ کپ کا حصول میرے لئے بہت کافی تھا۔ میں انعامی رقم یونیورسٹی کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔"

"یعنی......... یعنی ۸۰ ہزار پاؤنڈ۔" اسٹیفن کو چکر سا آگیا۔

"۸۱۲۴۰ پاؤنڈ......... بلکہ بہتر ہے' ہم اسے ڈھائی لاکھ ڈالر کہیں۔" ہاروے نے تصحیح کی۔

اسٹیفن' روبن اور جین پائرے گنگ ہو کر رہ گئے۔ وہ دن صحیح معنوں میں جیمس کا دن تھا۔ اس کی اداکارانہ صلاحیتیں عروج پر تھیں۔ "ہم قبول کرتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "لیکن یہ ایک گمنام عطیہ ہوگا۔ وائس چانسلر ذاتی طور پر مسٹر ہیرالڈ میکملن کو اس سلسلے میں آگاہ کرے گا۔ ہم اس سلسلے میں پبلسٹی قبول نہیں کریں گے۔ اور وائس چانسلر' میں اس نوجوان کے لئے اعزازی ڈگری کی سفارش کرتا ہوں۔"

روبن کو احساس ہو گیا تھا کہ اس وقت صورت حال جیمس کے قابو میں ہے اور وہی اسے سنبھال سکتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔" اس نے کہا۔ "عطیہ کس شکل میں وصول کرو گے۔"

"کیش چیک کی شکل میں......... تاکہ مسٹر میٹکالف کا نام بھی نہ آنے پائے۔ ورنہ کیمبرج والے بھی پنجے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑ جائیں گے۔"

"مجھے منظور ہے۔" جین پائرے نے بغیر سوچے سمجھے کہا۔ وہ گفتگو اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ دوسری طرف ہاروے کا بھی یہی حال تھا۔

جیمس نے اسٹیفن کو اشارہ کیا' جو فوراً ہی کمرے سے نکل گیا۔ پورٹر سے اس نے دریافت کیا کہ کیا سرجان بینیمین کا کوئی پارسل آیا ہے۔

"جی ہاں جناب آیا تو ہے......... اور میں حیران ہوں کیونکہ ان کی آمد کی کوئی توقع بھی نہیں ہے۔"

"انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ پارسل وصول کرلوں۔" اسٹیفن نے کہا۔

وہ پارسل لے کر کمرے میں پہنچا تو جیمس' ہاروے کو گمنام عطیہ دینے کے فوائد پر لیکچر دے رہا تھا۔ اسٹیفن نے پیک کھولا اور ڈی لٹ کا شاندار گاؤن نکال کر ہاروے کو پہنا دیا۔ ہاروے کا چہرہ تمتما اٹھا۔

"مبارک ہو۔ مبارک ہو۔" جیمس نے چیخ کر کہا۔ "کاش یہ سب کچھ آج کی تقریب میں ہوا ہوتا لیکن تمہارے خلوص کا صلہ دینے کے لئے ایک سال انتظار نہیں کیا جاسکتا تھا۔"

اسٹیفن' جیمس کی کارکردگی پر دنگ رہ گیا۔ سر لارنس اولیور بھی اس سے بہتر کارکردگی پیش نہیں کرسکتا تھا۔

"بہت بہت شکریہ جناب۔" ہاروے نے کہا اور چیک لکھنے بیٹھ گیا۔ "یقین کیجئے' میں اس عطیے کا تذکرہ کسی سے بھی نہیں کروں گا۔"

اس بات پر کسی کو بھی یقین نہیں آسکتا تھا تاہم وہ سب خاموش کھڑے رہے۔

ہاروے نے چیک جیمس کی طرف بڑھایا۔

"نہیں جناب۔" جیمس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

وہ سب کے سب سناٹے میں آگئے۔

"آپ یہ چیک وائس چانسلر کو دیجئے۔"

"اوہ.......... میں معافی چاہتا ہوں۔" ہاروے نے کہا اور چیک روبن کی طرف بڑھا دیا۔ روبن نے لرزتے ہوئے ہاتھ سے چیک تھاما اور ہاروے کا شکریہ ادا کیا۔ "یہ بہت قیمتی عطیہ ہے۔ آپ یقین رکھیں کہ یہ مناسب ترین مقام پر استعمال ہوگا۔"

اچانک دروازے پر دستک سنائی دی۔ سوائے جیمس کے وہ سب بوکھلا گئے۔ اجازت ملنے پر ہاروے کا شوفر اندر آیا۔

"واہ.......... مستعد مسٹر میلر۔" ہاروے نے کہا۔ "جناب، مجھے یقین ہے کہ اس نے آج ہونے والی ہر حرکت پر نظر رکھی ہوگی۔"

وہ چاروں جیسے اپنی جگہ جم کر رہ گئے تھے۔

"کار تیار ہے جناب۔" شوفر نے بڑی بے نیازی سے کہا۔ "آپ کو سات بجے کلارج پہنچنا ہے۔"

"اے نوجوان۔" جیمس بہت زور سے دہاڑا۔

"جی جناب۔" شوفر تقریباً رو دیا۔

"تمہیں نہیں معلوم کہ تم اس وقت یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے حضور کھڑے ہو۔"

"معاف کیجئے گا جناب۔ مجھے معلوم نہیں۔"

"چلو، فوراً اپنا ہیٹ سر سے اتارو۔"

شوفر نے اپنا ہیٹ اتارا اور بڑبڑاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"وائس چانسلر، میں معافی چاہتا ہوں لیکن سات بجے میری کسی سے ملاقات ہے۔" ہاروے نے بے حد انکساری سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ تم مصروف آدمی ہو۔ بہرحال، میں ایک بار پھر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" روبن نے کہا۔

"ارے جناب، شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔" ہاروے نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا۔ وہ تینوں اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ جیمس کمرے میں رہ گیا تھا کار میں بیٹھتے ہوئے ہاروے نے کہا۔ "یہ دن میرے لئے ایک اعزازی حیثیت رکھتا ہے۔ کاش میرا دوست ولی بار کر بھی موجود ہوتا۔"

یہ سن کر روبن کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ چند لمحے بعد سفید رولس رائس لندن کی طرف جا رہی تھی۔

تین داؤ لگ چکے تھے.......... ایک داؤ ابھی باقی تھا۔

☆======☆======☆

"جیمس کی کارکردگی شاندار تھی۔" جین پائرے نے کہا۔ "شروع میں تو میں بھی اسے نہیں پہچان سکا۔"

"واقعی، اس نے کمال کر دیا۔" اسٹیفن نے کہا۔ "آج کا ہیرو وہی ہے۔ چلو، اب اس کا حال تو دیکھ لیں۔"

وہ تینوں تیزی سے زینے پر چڑھتے ہوئے اندر کی طرف لپکے۔ انہیں یہ خیال بھی نہیں رہا کہ ان کی عمریں پچاس سے تجاوز کر چکی ہیں اور انہیں اتنا تیز نہیں چلنا چاہئے۔ وہ جیمس کو مبارک باد دینے وائس چانسلر کے کمرے میں پہنچے تو جیمس کمرے کے وسط میں منہ کے بل گرا ہوا تھا۔ ڈرامہ مکمل ہوتے ہی وہ بے ہوش ہوگیا تھا۔

☆======☆======☆

ایک گھنٹے کے بعد اسٹیفن کے کمرے میں روبن کی ڈاکٹری اور تیز مشروب کے دو پیک جیمس کو ہوش میں لا سکے۔ "تم نے کمال کر دیا۔" اسٹیفن نے اسے داد دی۔ "تم نے اس وقت معاملات سنبھالے' جب میرے اعصاب جواب دینے لگے تھے۔"

"اگر یہ پرفارمنس اسکرین پر دکھادی جاتی تو اکیڈمی ایوارڈ یقیناً تمہارا تھا۔" روبن نے کہا۔ "تمہارے باپ نے اسٹیج کو تم سے محروم رکھ کر بڑا ظلم کیا ہے۔"

گزشتہ تین ماہ میں جیمس کے لئے یہ فتح کا پہلا لمحہ تھا۔ وہ این کو بتانے کے لئے مرا جارہا تھا۔ "این۔" اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ارے باپ رے.......... میں تو چلا۔ ساڑھے چھ بج رہے ہیں اور مجھے آٹھ بجے این سے ملنا ہے۔ اب پیر کو اسٹیفن کے کمرے میں ڈنر پر ملاقات ہوگی۔ جب تک ممکن ہے میں بھی کوئی منصوبہ بنالوں۔" یہ کہہ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر لپکا۔

"جیمس۔"

اس کا چہرہ پھر دروازے میں نمودار ہوا تو وہ تینوں بیک آواز چیخے۔

"شاندار.........."

جیمس مسکراتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔ اگلے ہی لمحے اس کی کار تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑ رہی تھی آکسفورڈ سے کنگس روڈ پہنچنے میں اسے انسٹھ منٹ لگے۔ اس جلد بازی کا سبب یہ تھا کہ آج اس کی این کے باپ سے ملاقات طے تھی۔ اسے پابندی وقت کا خیال رکھنا تھا کہ اپنے ہونے والے سسر پر اچھا تاثر چھوڑ سکے۔ یہ اس لئے بھی

ضروری تھا کہ اس کے باپ نے این کو دیکھتے ہی پسند کر لیا تھا اور جلد از جلد اسے اپنی بہو بنالینا چاہتا تھا۔ اب صرف این کے والدین کی رضامندی درکار تھی۔

اس نے تیار ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگایا۔ وہ مقررہ جگہ پہنچا تو آٹھ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ "شام بخیر مائی لارڈ۔" کلب کے مالک مسٹر طرنے اسے خوش آمدید کہا۔

"شام بخیر۔" جیمس نے کہا اور پورٹر کے پیچھے پرائیویٹ روم کی طرف چل دیا۔

این ہمیشہ سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ہیلو ڈیئر..........!" وہ اسے دیکھ کر چہکی۔ "آؤ۔ تمہیں ڈیڈی سے ملواؤں۔"

جیمس اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوگیا۔ "ڈیڈی.......... یہ جیمس اور جیمس' یہ میرے ڈیڈی.........."

جیمس کا چہرہ پہلے سرخ' پھر سفید اور آخر میں بے رنگ ہوگیا۔

"کیا حال ہے' لڑکے۔ روزالی سے تمہارا اتنا تذکرہ سنا ہے کہ ملنے کو بے چین ہوا جارہا تھا۔"

☆------☆======☆

"تم مجھے ہاروے کہہ سکتے ہو۔"

جیمس سے تو جیسے قوت گویائی چھن گئی تھی۔ وہ سکتے کے سے عالم میں بیٹھا تھا۔

"میں' تمہارے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا ہوں نوجوان۔" ہاروے نے کہا۔

"تم نے تو تھوڑے سے دنوں میں ہی میری روزالی کو مجھ سے چھین لیا ہے۔"

جیمس نے جلدی سے مشروب کا گلاس خالی کردیا۔ این نے گلاس دوبارہ بھر دیا۔

"جیمس مجھے این کے نام سے جانتا ہے' ڈیڈی۔"

"جب تمہارا نام مجھے اور تمہاری ممی کو پسند ہے تو تم اسے کیوں پسند نہیں

کرتیں۔"

"ڈیڈی۔" این اٹھلائی۔ "ماڈلنگ میں روزالی میٹکالف جیسا نام چل سکتا ہے کیا؟"

"تمہارا کیا خیال ہے، جیمس؟"

"جی.......... میں تو یہ محسوس کر رہا ہوں، جیسے میں انہیں جانتا ہی نہیں۔"

جیمس نے دھیرے سے کہا۔ اسے حیرت تھی کہ ہاروے کو ابھی تک اس پر شک نہیں ہو سکا تھا۔ ویسے گیلری میں ہاروے نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ مونٹی کارلو اور آسکوٹ میں بھی ان کا سامنا نہیں ہوا تھا۔ آکسفورڈ میں جیمس اس سے نوے سال بوڑھے کے روپ میں ملا تھا۔ اب اس کا اعتماد بحال ہو رہا تھا۔ البتہ ایک مسئلہ تھا وہ اپنے ساتھیوں کو اس سلسلے میں کیا بتائے گا۔ اس کے علاوہ اس کا منصوبہ ہاروے میٹکالف کے خلاف.......... بلکہ اپنے ہونے والے سسر کے خلاف!

چند لمحے بعد ہاروے ہاتھ دھونے کے لئے اٹھا۔ "روزالی میٹکالف۔" جیمس نے دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی۔ "تمہیں بہت سی وضاحتیں کرنا ہیں۔"

این نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "تم وہ پہلے آدمی ہو، جس کے توسط سے میں نے ڈیڈی کو شکست دی ہے۔ تم مجھے معاف نہیں کر سکتے احمق۔ آخر میں تم سے محبت کرتی.........."

ہاروے کی آمد کی وجہ سے این خاموش ہو گئی۔ کھانے کے بعد کافی کا دور چلا۔

"ہاں تو جیمس.......... تم اور این شادی کی تاریخ طے کر چکے ہو؟" ہاروے نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب، بشرطیکہ آپ بھی منظوری دے دیں۔"

"ہاں، بھئی، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ روزالی، کاش تم ومبلڈن میں میرے ساتھ ہوتیں۔ وہ لیڈیز ڈے تھا۔ اور میں ایک بور بینکار کے ساتھ تھا۔"

این نے جیمس کی طرف دیکھا اور کھلکھلا کر ہنس دی۔

"بہرحال، مونٹی کارلو میں تم نے مجھے بروقت ٹیلیفون کیا تھا۔" ہاروے نے مزید کہا۔ "مجھے تو لگتا تھا، میں مرجاؤں گا۔ جیمس، تم یقین کرو گے، آپریشن کے بعد بیس بال جتنا بڑا پتھر نکلا تھا۔ خدا کا شکر کہ آپریشن دنیا کے بہترین سرجن نے کیا تھا۔ اس نے میری زندگی بچائی۔" ہاروے نے تیزی سے قمیض کے بٹن کھولے اور اپنے وسیع و عریض پیٹ پر نظر آنے والے چار انچ لمبے زخم کے نشان کی نمائش کی۔ "کیا خیال ہے جیمس؟"

"واقعی کمال ہے۔ بس خدا نے بچالیا آپ کو۔"

ہاروے نے اپنی قمیض کے بٹن بند کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ "بہرحال، تمہاری کال بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ میں نے تمہارے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ڈاکٹر بارکر کو ایک ہفتہ رکنے پر مجبور کر دیا لیکن ڈاکٹر کی فیس! تم تصور تو کرو.........."

مشروب کا گلاس جیمس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ "اوہ.......... سوری۔"

"تم ٹھیک تو ہو جیمس؟"

"جی ہاں جناب۔" جیمس نے خشمگیں نگاہوں سے این کو گھورا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ این کو تنگ کیا جائے اسے بھی بدلہ لینے کا حق تھا۔

"تم ریس میں بھی دلچسپی لیتے ہو لڑکے؟"

"جی ہاں جناب۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ آسکوٹ میں آپ کی جیت سے مجھے کتنی خوشی ہوئی تھی۔ اس خوشی کی کئی وجوہات سے آپ بھی بے خبر ہوں گے۔"

این کھنکار کر رہ گئی۔

"کاش تم وہاں ہوتیں روزالی۔" ہاروے نے این سے کہا۔ "تم نہ صرف ملکہ سے ملتیں بلکہ آکسفورڈ کے پروفیسر پورٹر سے بھی تمہاری ملاقات ہوتی۔"

"پروفیسر پورٹر؟" جیمس نے مشروب کے گلاس میں منہ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جیمس............ کیا تم اسے جانتے ہو؟"

"وہی تو نہیں............ نوبل پرائز وِنر؟"

"ہاں وہی............ اس کے ساتھ آکسفورڈ میں بڑا اچھا وقت گزرا۔ مجھے اتنا اچھا لگا کہ اسے خوش کرنے کے لئے میں نے یونیورسٹی کو ڈھائی لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا۔"

"ڈیڈی............ یہ بات آپ ہر ایک کو تو نہ بتائیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔" این نے آنکھیں نکالیں۔

"بے شک............ لیکن جیمس تو اب گھر کا ہی فرد ہے۔"

"کیوں جناب............ یہ نہ بتانے کی پابندی کیسی؟"

"یہ ایک طویل کہانی ہے بہرحال وہ بھی میرے لئے ایک بڑا اعزاز تھا۔ یہ راز کی بات ہے لیکن میں اعزازی اسناد کی تقسیم کی تقریب میں پروفیسر پورٹر کا مہمان تھا آل سولز میں' میں نے تمہارے سابق وزیراعظم ہیرالڈ میکملن کے ساتھ لنچ کیا۔ پھر میں گارڈن پارٹی میں شریک ہوا۔ اس کے بعد میں نے نجی طور پر وائس چانسلر سے ملاقات کی۔ وہاں رجسٹرار بھی تھا اور یونیورسٹی چیسٹ کا سیکرٹری بھی۔ اچھی خاصی بات چیت کرتے کرتے وہ سب گم صم ہوگئے۔ البتہ ایک بہت اسمارٹ بڈھا ڈٹا رہا۔ اس کی عمر نوے سے تو کیا کم ہوگی۔ سچ یہ ہے کہ وہ بے چارے نہیں جانتے تھے کہ کسی کروڑ پتی سے عطیہ کیسے لیا جاسکتا ہے۔ وہ سارا دن آکسفورڈ کی عظمت کے گن گاتے رہتے۔ چنانچہ میں نے ان کا منہ بند کرنے کے لئے ڈھائی لاکھ ڈالر دے دیئے۔"

"یہ تو بڑا ہی نیک کام کیا آپ نے۔"

"ارے............ اگر وہ بڈھا کہتا تو میں پانچ لاکھ دینے سے بھی انکار نہ کرتا۔ جیمس' کیا بات ہے۔ تمہارا رنگ اُڑ گیا ہے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

"ج............جی............ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"ڈیڈی' آپ نے وائس چانسلر سے رازداری کا جو وعدہ کیا تھا' وہ آپ کو وفا کرنا پڑے گا۔ آئندہ آپ کسی کو یہ کہانی نہیں سنائیں گے۔" این نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ البتہ میں ہاورڈ میں میٹکالف لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے وہ گاؤن ضرور پہنوں گا۔"

"ارے نہیں جناب۔" جیمس جلدی سے بولا۔ "یہ غلطی ہوگی۔ وہ گاؤن تو آپ صرف آکسفورڈ کی تقاریب میں پہن سکتے ہیں۔"

"افسوس............ یہ تو بڑی محرومی رہے گی۔ خیر ہم شادی کے متعلق بات کررہے تھے۔ شادی کے بعد تم لوگ کہاں رہنا چاہو گے؟"

"جی ہاں ڈیڈی! لیکن ہر سال آپ سے ملنے آیا کریں گے اور پھر آپ کی تعطیلات کے موقعے پر بھی ملاقات ہوگی۔"

"ٹھیک ہے۔ اچھا اب اٹھو۔ میرے ساتھ کلارج چلو میں تمہیں کچھ دکھانا چاہوں گا۔ تم لوگ حیران رہ جاؤ گے۔"

"مجھے حیران کردیا جانا اچھا لگتا ہے ڈیڈی! جیمس' آپ کا کیا خیال ہے؟"

"عام طور پر مجھے بھی اچھا لگتا ہے لیکن آج ہی آج میں اتنی حیرتوں سے دوچار ہوا ہوں کہ اب کسی حیرت کا متحمل نہیں ہوسکتا۔"

☆------☆------☆

جیمس نے انہیں چھوڑا اور اپنی کار میں کلارج کے لئے روانہ ہوگیا۔ وہ چاہتا تھا کہ این کو تنہائی میں اپنے باپ کے ساتھ گفتگو کا موقع مل جائے۔ اب اس وقت دونوں باپ بیٹی ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چل رہے تھے۔ "جیمس کیسا ہے ڈیڈی؟ بہت اچھا ہے نا؟" این نے پوچھا۔

"ہاں' بہت اچھا ہے۔ شروع میں کچھ ہونق سا لگا تھا لیکن جیسے جیسے کھانا پیٹ میں پڑتا گیا' ہوش میں آتا گیا۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ بالآخر ہمارے اختلافات

ختم ہو گئے۔"

"اوہ ڈیڈی' اِس سلسلے میں آپ نے بڑی مدد کی ہے۔"

"واقعی............ میں نے مدد کی ہے؟"

"جی ہاں' گزشتہ چند ہفتوں میں کہیں میں اس قابل ہوئی ہوں کہ ہر چیز کو اس کے پیشِ منظر میں سمجھ سکوں۔ اچھا' یہ تو بتائیے' آپ کس حیرت کی بات کر رہے تھے؟"

"خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔ فی الحال انتظار کرو۔ وہ تمہاری شادی کا تحفہ ہے۔" ہاروے نے سرگوشی کی۔

جیمس' کلارج کے دروازے پر ان کا منتظر تھا۔ این کو دیکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ ہاروے نے اسے قبول کر لیا ہے۔ وہ تینوں رائل سوئٹ میں چلے آئے۔ آتے ہوئے ہاروے نے پورٹر کو مشروب کا آرڈر دے دیا تھا۔ جیمس نے اس سے پہلے رائل سوئٹ نہیں دیکھا تھا۔ وہ تین کمروں پر مشتمل تھا۔ ہاروے انہیں کمرہ نشست میں لے آیا۔ "دیکھو گے۔" اس نے ڈرامائی انداز میں خواب گاہ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ دروازہ کھلتے ہی وان گوگ کی تصویر نظر آئی۔ وہ دونوں احمقوں کی طرح تصویر کو تکتے رہے۔

"یہی حال میرا بھی ہوا تھا۔" ہاروے نے کہا۔ "اس تصویر کو پہلی بار دیکھ کر میں گنگ ہو کر رہ گیا تھا۔"

"ڈیڈی............ یہ تو وان گوگ ہے۔" این نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ "اور آپ کو ہمیشہ سے ان کی آرزو رہی ہے۔ میں یہ تصویر نہیں لے سکتی اور نہ میں کوئی اتنی قیمتی چیز اپنے گھر میں رکھنا چاہتی ہوں۔ ذرا سوچیں تو! نہیں ڈیڈی' ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیوں جیمس؟"

"ہاں............ یہ تصویر گھر میں ہو گی تو میں کبھی سکون سے سو بھی نہیں سکوں گا۔"

"لیکن میں تو سمجھا تھا' تم اسے دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔"

"میں بہت خوش ہوں ڈیڈی............ لیکن اس تصویر پر صرف آپ کا حق ہے۔ البتہ آپ کے بعد یہ ہمیں مل جائے تو کوئی حرج نہیں۔"

"واہ' اچھا خیال ہے۔ اس طرح ہم دونوں ہی ان فن پاروں سے محظوظ ہو سکیں گے۔ البتہ اب مجھے شادی کے تحفے کے بارے میں سوچنا ہو گا۔" ہاروے نے کہا اور پھر انہیں ریس والی ٹرافی دکھائی جیمس نے سکون کا سانس لیا۔ کیونکہ ٹرافی تو کم از کم اصلی تھی۔ "اچھا روزالی' تم اگلے ہفتے امریکہ جاؤ تاکہ تمام انتظامات کئے جا سکیں۔ ورنہ تم جانتی ہو' تمہاری ماں پریشان ہونے کی ماہر ہے اور جیمس' تم اپنے ساتھ آنے والوں کی تعداد بتا دو۔ میں رٹز میں کمرے بک کروا دوں گا۔ شادی ٹرینٹی چرچ میں ہو گی اور اس کے بعد استقبالیہ............ ٹھیک ہے نا؟"

"بہت خوب' آپ تو بے حد منظم آدمی ہیں۔"

"شروع ہی سے ایسا ہوں۔ اب تم شادی کی تفصیلات طے کر لینا۔ میں کل واپس جا رہا ہوں۔ روزالی ایک ہفتے بعد آئے گی۔"

جیمس کو نیلی فائل کے صفحہ نمبر ۱۴۸ اے کا خیال آ گیا۔ کوئی ایک گھنٹہ ان کے درمیان باتیں ہوتی رہیں' پھر جیمس اور این ہاروے کو خدا حافظ کہہ کر باہر نکل آئے۔ لفٹ میں جیمس نے این کو کچھ نہیں کہا کیونکہ وہاں دو آدمی پہلے سے موجود تھے۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے این کی گردن ناپ لی اور اسے اپنے گھٹنوں پر گرا دیا۔ گرفت اتنی سخت تھی کہ این مخمصے میں پڑ گئی کہ ہنسے یا روئے۔ "یہ سب کس لئے؟" اس نے بے حد معصومیت سے پوچھا۔

"یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ شادی کے بعد گھر کا سربراہ کون ہو گا۔"

"ارے............ آنا پرست مرد............ میں تو تمہاری مدد کرنا چاہ رہی تھی۔"

"اور وہ تمہارا جعلی پس منظر.......... میرے والدین واشنگٹن میں رہتے ہیں۔ والد ڈپلومیٹ ہیں۔" جیمس نے نقل اتاری۔ "ہنہ.......... ڈپلومیٹ۔ جھوٹی کہیں کی۔"

"ڈیئر.......... جب مجھے پتہ چلا کہ تمہارا حریف میرا باپ ہے تو میں اور کیا کرتی۔"

"اب میں اپنے ساتھیوں کو کیا بتاؤں گا؟"

"کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں۔ بس انہیں شادی میں مدعو کرلو۔" این نے مشورہ دیا۔ "میں ان کے چہرے اس وقت دیکھنا چاہوں گی جب وہ اپنے دشمن کو تمہارے سسر کے روپ میں دیکھیں گے مزہ ہی آجائے گا۔ اور ہاں.......... ابھی تو تمہیں منصوبہ سوچنا ہے۔ ان لوگوں کا مان نہ ٹوٹنے دینا۔"

"لیکن اب تو حالات بدل چکے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوئے ہیں جبکہ تم اپنا قرض ابھی تک پورا نہیں کرسکے ہو۔"

"یہ تو اب ثابت ہوا کہ ہم تمہاری مدد کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتے تھے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔ جین پائرے کی اسکیم سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اچھا وعدہ کرو، تم آئندہ میری گردن کبھی نہیں دباؤ گے۔"

"جب بھی تصویر کا خیال آیا، ضرور دباؤں گا۔"

اگلی صبح ان دونوں نے ہاروے کو رخصت کیا۔ این یہ جاننے کے لئے بے چین تھی کہ جیمس اپنے ساتھیوں کو کیا بتائے گا۔ وہ کرید کرید کر پوچھتی رہی۔

"اس مرتبہ میں تمہیں شرارت کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ خدا کا شکر ہے کہ تم پیر کو امریکہ کے لئے روانہ ہو رہی ہو۔"

☆=====☆=====☆

پیر کا دن بہت مصروفیت میں گزرا۔ جیمس نے پہلے تو این کو الوداع کہا۔ پھر شام کی میٹنگ کے بارے میں سوچنے بیٹھا۔ بے شک، ہاروے میٹکالف اب اس کا سسر بننے والا تھا لیکن یہ پیچھے ہٹنے کا کوئی معقول جواز نہیں تھا۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ ابھی انہیں ہاروے سے ڈھائی لاکھ ڈالر وصول کرنا تھے۔ وہ اب یہ سوچ کر پچھتا رہا تھا کہ آکسفورڈ میں محض ایک جملہ ادا کرکے وہ یہ رقم بہ آسانی وصول کرسکتا تھا لیکن وہ یہ بات اپنے ساتھیوں کو بتانے کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"جیمس، تم سب سے آخر میں آتے ہو۔" اسٹیفن نے اسے ٹوکا۔

"دراصل میں گردن گردن.........."

"منصوبہ سوچنے میں دھنسا ہوا تھا۔" جین پائرے نے اس کا جملہ مکمل کردیا۔

جیمس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ محض بارہ ہفتے انہیں ایک دوسرے سے کتنا قریب لے آئے ہیں۔ اتنا کہ بیس سال پرانے نام نہاد دوستوں سے بڑھ کر عزیز ہوگئے ہیں۔ پہلی بار اس کی سمجھ میں آیا کہ بحران کی آغوش میں پلنے والی دوستی کی جڑیں کس قدر گہری ہوتی ہیں۔ اسٹیفن کی امریکہ واپسی کا تصور بھی اس کے لئے اداسی کا باعث ہو رہا تھا۔

کھانے سے فارغ ہوتے ہی اسٹیفن نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے میٹنگ کے آغاز کا اعلان کیا۔ "پہلے ایک وعدہ کرو۔" جین پائرے نے کہا۔

"وہ کیا؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

"کام مکمل ہونے کے بعد تم مجھے میز پر بیٹھنے دو گے اور اس وقت تک نہیں بولو گے، جب تک کوئی تمہیں مخاطب نہ کرے۔ ویسے کام ہے مشکل.......... آخر تم لیکچرار ہو۔"

"وعدہ رہا، بشرطیکہ ہم پائی پائی وصول کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔" اسٹیفن نے کہا۔ "اب صورت حال یہ ہے کہ ہم ۷،۷۷،۵۶۰ ڈالر وصول کرچکے ہیں اور اس

وصولیابی کے سلسلے میں اب تک ۲۷۶۶۱ ڈالر ۲۴ سینٹ نکلتے خرچ ہو چکے ہیں۔ ابھی ہاروے میٹکالف کی طرف ہمارے ۱۰۱٬ ۵۰٬ ۲ ڈالر ۲۴ سینٹ نکلتے ہیں۔" اس نے حساب کی ایک ایک نقل سب کو دی۔ "اپنی اپنی فائل میں صفحہ سی ۶۳ کا اضافہ کرلو۔ کسی کو کچھ پوچھنا ہے؟"

"تم ہاروے پر ایک پائی بھی نہیں چھوڑو گے؟" جیمس نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔ اور اب میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ.........."

"ہماری میٹنگ دن بدن دارالعلوم کے اجلاس کی یاد تازہ کرنے لگی ہے۔" جین پائرے نے کہا۔

"اے.........ہارلے اسٹریٹ کے عمال برائے بربادی صحت۔"

اگلے ہی لمحے وہاں شور مچ گیا۔ پورٹر تو پہلے ہی سوچتا تھا کہ اسٹیفن سنک گیا ہے۔ اس وقت تو وہ پولیس کو بلانے کے سلسلے میں غور کر رہا تھا۔

"خاموش۔" اسٹیفن کی للکار نے امن بحال کیا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم لوگ بہت خوش ہو لیکن یاد رکھو ابھی ہمیں ۲,۵۰,۱۰۱ ڈالر ۲۴ سینٹ مزید وصول کرنا ہیں۔"

"اسٹیفن، پلیز ہم چوبیس سینٹ بھی معاف نہیں کرسکتے؟"

"اے مسٹر جین پائرے، جب تم پہلی مرتبہ آئے تھے تو کسی بکرے کی طرح بردبار اور حلیم الطبع ہوتے تھے۔" اسٹیفن نے کہا۔ "ہاں تو حضرات اب ہم آخری مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، اور یہ دشوار ترین مرحلہ ہے۔ جیمس کو دعوتِ خطاب دینے سے پہلے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ کلیرنڈن میں جیمس کی کارکردگی بے مثال تھی۔"

جین پائرے اور روبن نے تائید کے طور پر میز پیٹ ڈالی۔

"ہاں جیمس، اب ہم ہمہ تن سماعت ہیں۔" اسٹیفن نے کہا۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

"میرا منصوبہ تقریباً مکمل ہے۔" جیمس نے کہا تمام ساتھیوں نے اسے بڑی بے یقینی سے دیکھا۔ "البتہ اس پر عمل ذرا تاخیر سے ہوگا۔"

"تم شادی کر رہے ہو؟" جین پائرے چیخا۔

"اپنے معاملات میں تمہاری ناک کا میں پہلے ہی قائل ہو چکا ہوں۔ تم نے بالکل صحیح سونگھا۔"

"اسے ہم سے کب ملا رہے ہو؟"

"اس وقت تک تو نہیں ملواؤں گا، جب تک وہ مجھ سے شادی کا ارادہ تبدیل کرنے کا حق رکھتی ہے۔"

اسٹیفن نے اپنی ڈائری پر نظر ڈالی۔ "تم کتنی تاخیر کی درخواست کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ہماری شادی ۱۳ اگست کو بوسٹن میں ہوگی۔" جیمس نے کہا۔ "این انگلینڈ میں رہنا چاہتی ہے لیکن شادی اس کی ماں کی وجہ سے امریکہ ہی میں ہوگی۔ ہم ۲۵ اگست کو ہنی مون سے واپس آئیں گے۔ میرے منصوبے پر عمل ۱۵ ستمبر کو ہوگا۔"

"پروگرام تو معقول ہے۔ سب لوگ متفق ہیں؟" اسٹیفن نے پوچھا۔ پائرے اور روبن نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ہنی مون ختم ہونے کے بعد میں منصوبے کی جزئیات طے کروں گا اور پھر منصوبہ آپ لوگوں کے سامنے رکھ دوں گا۔ اب میں آپ کو اپنی شادی میں مدعو کر رہا ہوں۔ ۱۲ اگست کی شام والی پرواز میں آپ کی نشستیں بک کرادی گئی ہیں۔ رات ہم لوگ بوسٹن کے ڈنر ہوٹل میں گزاریں گے۔ میرا خیال ہے، آپ لوگ میرے شہ بالا کا کردار بخوشی ادا کریں گے۔"

"میں تو تمہارا کردار ادا کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔" جین پائرے نے پیشکش کی۔

"اس کا تمہیں موقع ہی نہیں ملے گا۔ تو حضرات' سب لوگ ۲ تاریخ کو تین بجے ایئرپورٹ پر ملیں گے۔" جیمس نے کہا اور کچھ ٹائپ شدہ کاغذات کی نقول تینوں کو دیں۔ "میرے منصوبے پر عمل کے سلسلے میں آپ لوگوں کو یہ ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا۔ پائرے' تمہارا ٹیسٹ انگریزی اور فرانسیسی میں ہوگا کیونکہ تم دونوں زبانیں جانتے ہو۔"

وہ سب جیمس کو متحیر نگاہوں سے دیکھ رہے تھے لیکن اس تحیر میں احترام بھی شامل تھا۔

☆======☆======☆

ہیتھرو ائرپورٹ والی ملاقات میں سب سے پہلے جیمس پہنچا۔ روبن بغل میں اخباروں کا بنڈل دبائے سب سے آخر میں آیا۔ "ہم صرف دو دن کے لئے جا رہے ہیں۔" اسٹیفن نے اسے یاد دلایا۔

"مجھے معلوم ہے........... لیکن برطانوی اخباروں کے بغیر میرا کام نہیں چلتا۔" روبن نے کہا۔

"اُفوہ........... یہ تو فٹ بال کا میدان معلوم ہوتا ہے۔" روبن نے کہا۔ وہ پہلی مرتبہ جمبو جیٹ میں بیٹھا تھا۔

کچھ دیر بعد ایئر ہوسٹس نے کھانا سرو کیا۔ "میرا خیال ہے جیمس' تمہارے سسر صاحب ہماری اس سے بہتر خاطر کریں گے۔" جین پائرے منہ چلاتے ہوئے بولا۔

کھانے کے بعد وہ فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔

کھانے اور فلم دیکھنے میں چھ گھنٹے کی پرواز کا بیشتر وقت صرف ہو چکا تھا۔ آخری گھنٹہ ان چاروں نے اونگھتے ہوئے گزارا۔ پھر اچانک اناؤنس منٹ نے انہیں چونکا دیا۔ "آپ کا کیپٹن آپ سے مخاطب ہے۔ ہم لوگان انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے والے ہیں۔"

کسٹم سے نمٹ کر وہ باہر آگئے تو گیٹ پر این ان کی منتظر تھی۔ اس کے پاس کیڈیلاک تھی اور وہ انہیں ہوٹل پہنچانے کے لئے آئی تھی۔

"اب پتہ چلا کہ تم سے کوئی منصوبہ کیوں نہیں بن رہا ہے۔ تم تو بری طرح پھنسے ہوئے تھے۔ بہرحال جیمس' مبارک ہو۔ ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔" جین پائرے نے این کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ روبن نے بڑے مہذبانہ انداز میں اپنا تعارف کرایا جبکہ اسٹیفن نے این سے ہاتھ ملایا۔ پھر وہ سب کار میں بیٹھ گئے۔ جین پائرے کار میں بھی این کے برابر بیٹھا تھا۔

"مس این........... استقبالیہ ہوٹل میں ہوگا؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

"نہیں' ہمارے گھر پر ہوگا۔ شادی کے بعد یہ آپ کی ذمے داری ہے کہ جیمس تین بجے تک چرچ پہنچ جائے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں۔ تمام انتظامات مکمل ہیں۔ جیمس' تمہارے والد اور والدہ آچکے ہیں اور ممی' ڈیڈی کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

"بہت ٹھیک ڈیئر۔"

"اگر کل تک اس نامعقول آدمی کے بارے میں تمہاری رائے اور ارادہ بدل جائے تو میں دل و جان سے حاضر ہوں۔" جین پائرے نے پھر ٹانگ اڑائی...........

"میری رگوں میں انتہائی معزز خون دوڑ رہا ہے۔ ویسے بھی ہم فرانسیسیوں کے پاس چند ایسی روایات ہیں' جو تمہیں کہیں نہیں ملیں گی۔"

این زیرِ لب مسکرائی۔ "شکریہ جین پائرے' تم نے ذرا تاخیر سے پیشکش کی۔"

ہوٹل پہنچ کر وہ تینوں سامان لے کر اندر چلے گئے۔ جیمس اور این تنہا رہ گئے۔

"انہیں پتہ چل گیا ہے؟" این نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔ کل ان کی حیرت دیدنی ہوگی۔"

"منصوبہ تیار ہے۔"

"جلد ہی دیکھ لوگی۔"

"میں نے بھی ایک منصوبہ بنالیا ہے۔ تمہارے منصوبے کا شیڈول کیا ہے؟"

"۱۲ ستمبر۔"

"میں جیت گئی۔ میرے منصوبے پر کل عمل ہو رہا ہے۔"

"کیا.......... کیا مطلب ہے تمہارا.......... تمہیں.........."

"تم فکر مت کرو۔ تم تو صرف مجھ سے شادی پر توجہ دو۔"

☆======☆======☆

جیمس ساتوں منزل پر اپنے ساتھیوں کے درمیان پہنچا تو وہ کافی پی رہے تھے۔

"ہے کوئی بلیک جیک کھیلنے والا؟" جین پائرے نے چیلنج کیا۔

"تم بحری قزاق.......... تمہارے ساتھ کون کھیلے گا!" روبن نے جواب دیا۔

وہ سب بے حد خوش تھے۔ پُرلطف گفتگو ہوتی رہی۔ آدھی رات سے پہلے کوئی اپنے کمرے میں نہیں گیا۔ ان کے جانے کے بعد جیمس دیر تک بستر پر لیٹا کروٹیں بدلتا رہا۔ اس کے ذہن میں ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا۔ اب وہ شریر لڑکی کس چکر میں ہے؟

پوری ٹیم نے ناشتہ جیمس کے کمرے میں کیا۔ "اسٹیفن، تم ٹیم کے کپتان ہو۔" جین پائرے نے کہا۔ "اجازت ہو تو میں اس نااہل دولہا کی جگہ لے لوں۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ شخص کسی کام کا نہیں۔" اس نے جیمس کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ سودا تمہیں ڈھائی لاکھ ڈالر کا پڑے گا۔"

"منظور ہے۔"

"تمہارے پاس ڈھائی لاکھ ڈالر نہیں ہیں۔ اب تک کا تمہارا حصہ ۸۴,۷۴۷ ڈالر ۶۹ سینٹ ہے۔ اس لئے میرا فیصلہ ہے کہ جیمس ہی دولہا بنے گا۔"

"تم سب ملے ہوئے ہو۔ خیر، جب جیمس کا منصوبہ کامیابی سے ہمکنار ہو گا تو شرط

خود بخود پوری ہو جائے گی۔ اس وقت میں پھر یہ بات چھیڑوں گا۔"

وہ کافی پیتے ہوئے یونہی ہنستے ہنساتے رہے۔ اسٹیفن یہ سوچ کر بجھ سا گیا کہ جلد ہی وہ سب جدا ہو جائیں گے۔ وہ ان سب کو بڑی محبت آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اگر یہ ٹیم ہاروے کے خلاف ہونے کی بجائے اس کے ساتھ مل کر کام کرتی تو یقیناً اس وقت دنیا کا امیر ترین آدمی ہوتا۔

"اے اسٹیفن، خواب دیکھ رہے ہو۔"

"اوہ سوری.......... میں بھول گیا تھا کہ این نے مجھے کچھ ذمے داریاں سونپی ہیں۔" اسٹیفن نے چونک کر کہا۔

"لو سنبھالو، پھر چکر شروع ہو گیا۔" جین پائرے نے پیشانی پر ہاتھ مارا۔ "ہم لوگوں کو کس وقت رپورٹ کرنا ہے پروفیسر؟"

"اب سے ایک گھنٹہ بعد۔ جین پائرے، تم جا کر پھول خرید و گے.......... تین سرخ اور ایک ایک سفید گلدستہ روبن تم ٹیکسی کا بندوبست کرو گے اور میں جیمس کو سنبھالوں گا۔"

روبن اور جین پائرے گنگناتے ہوئے باہر نکل گئے۔ "جیمس.......... کیسا محسوس کر رہے ہو تم؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

"شاندار.......... بس افسوس یہ ہے کہ اس سے پہلے اپنا کام نہ نمٹا سکا۔"

"کچھ نہیں ۱۳ ستمبر بھی زیادہ دور نہیں۔ اچھا ہی ہے، وقفہ بھی مل گیا ہمیں۔"

"اسٹیفن، تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم سب برباد ہو چکے تھے۔ تم نہ ملتے تو این سے میری ملاقات بھی نہ ہوتی۔ ہم سب تمہارے مقروض ہیں۔" جیمس کے لہجے میں خلوص تھا۔

اسٹیفن نے کوئی جواب نہ دیا۔ بس، کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا۔

☆======☆======☆

"ہدایات کے مطابق تین سرخ اور ایک سفید۔" جین پائرے نے اعلان کیا۔

"یہ سفید میرے لئے ہے نا؟"

"یہ سفید والا جیمس کے پن کر دو۔ بالوں میں نہیں.......... احمق۔" اسٹیفن نے ڈانٹا۔

"تم اچھے لگ رہے ہو لیکن میں اب بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ خاتون کو تم میں کیا نظر آیا تھا۔" جین پائرے نے جیمس سے کہا

اب وہ چاروں تیار تھے لیکن ٹیکسی کی آمد میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔

پھر ٹیکسی بھی آ گئی۔ "مسکراتے رہو جیمس.......... ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" جین پائرے نے ہانک لگائی۔

انہیں چرچ پہنچنے میں دیر نہیں لگی۔

..........اسٹیفن جیمس کو لے کر چرچ میں داخل ہو گیا جبکہ جین پائرے باہر کھڑا مہمانوں کو دیکھتا رہا۔ اب دلہن کی آمد کا انتظار تھا۔

کچھ دیر بعد رولس رائس آ گئی۔ وہ تینوں این کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔ جو عروسی لباس میں آسمان سے اتری ہوئی مخلوق نظر آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے اس کا باپ تھا۔ پھر وہ سامنے آیا تو وہ تینوں جیسے سنگی مجسموں میں تبدیل ہو گئے۔ انہیں سنبھلنے میں کچھ دیر لگی۔ "گویا این کو سب کچھ معلوم ہو گا۔" اسٹیفن بڑبڑایا۔

ہاروے' این کا ہاتھ تھامے سیڑھیاں چڑھتا رہا۔ اس نے انہیں مسکرا کر دیکھا اور چرچ میں داخل ہو گیا۔

وہ تینوں اس وقت ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔ کہیں ہاروے نے انہیں پہچان تو نہیں لیا۔ پھر وہ بھی چرچ میں چلے آئے۔ انہوں نے عقبی نشستیں سنبھال لیں۔

"کم از کم ہاروے ضرور لاعلم ہو گا۔" اسٹیفن بڑبڑایا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" جین پائرے نے پوچھا۔

"کیونکہ ہمیں اس عذاب سے گزارنے کے لئے جیمس کو ہم سے پہلے اس عذاب سے گزرنا پڑتا۔ جبکہ ہمیں معلوم ہے' ایسا نہیں ہوا ہے۔"

"ہاں تمہاری دلیل دل کو لگتی ہے۔" روبن نے سرگوشی کی۔

شادی کی رسومات شروع ہو گئی تھیں۔ پادری دولہا دلہن کو کچھ پڑھ کر سنا رہا تھا..........

"سوال یہ ہے کہ این یہ سب کچھ کہاں سے جانتی ہے۔ میرا مطلب ہے وہ اس معاملے میں کب شامل ہوئی ہو گی؟" جین پائرے نے کہا۔

اب پادری دولہا دلہن سے عہد و پیمان لے رہا تھا..........

"میرا تو خیال ہے' وہ ابتدا ہی سے ٹیم کی رکن رہی ہے۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

شادی کی رسم مکمل ہونے والی تھی۔ دلہن عہد و پیماں دہرا رہی تھی۔

"اگر ہم یہاں لٹکے رہے تو ہاروے کو سمجھنے میں زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی۔" روبن نے کہا۔

"ضروری نہیں۔ بلاوجہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہماری کامیابی کا راز یہ ہے کہ ہم نے اسے وطن سے دور اور اچانک گھیرا ہے۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

"لیکن اس وقت تو وہ ہوم گراؤنڈ پر ہے۔" جین پائرے نے نکتہ اٹھایا۔

"یہ اس کی بیٹی کی شادی کا دن ہے۔ اسے سب کچھ عجیب لگ رہا ہو گا۔ بس' استقبالیے میں اس سے اس طرح کتراؤ کہ عجیب بھی نہ لگے۔"

"تمہیں میرا ہاتھ تھامے رکھنا ہو گا۔" روبن نے کہا۔

"میں حاضر ہوں۔" جین پائرے نے پیشکش کی۔

"خیال رکھنا۔ اداکاری فطری ہونی چاہئے۔"

اسی وقت شادی کی رسمیں مکمل ہو گئیں۔ "اب سب لوگ دعا مانگیں۔" پادری

کی آواز سنائی دی۔

"میں تو دشمن پر فتح کی دعا مانگوں گا۔" روبن نے کہا۔

جین پائرے کچھ منمنا رہا تھا۔ الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے لیکن اتنا یقین سے کہا جا سکتا تھا کہ وہ کم از کم دعا ہرگز نہیں کر رہا ہے۔

پھر فوٹوگرافرز حرکت میں آ گئے۔ جیمس ان کے قریب سے مسکراتا ہوا گزر گیا۔

تقریب کے خاتمے کے دس منٹ بعد دولہا دلہن، رولس رائس میں ہاروے کے گھر روانہ ہو گئے، جہاں استقبالیہ ہونا تھا۔ ان کے جانے کے بیس منٹ بعد تینوں دوست بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہ اس وقت خود کو شیر کی کچھار میں محسوس کر رہے تھے۔

ہاروے کے خوبصورت مکان نے انہیں ششدر کر دیا۔ "کون کہہ سکتا تھا کہ ہمیں یہ دن بھی دیکھنا ہو گا۔" جین پائرے نے دردناک لہجے میں کہا۔

"واقعی.......... اور اب یہ دن دیکھ لیا ہے تو میں زیادہ ناخوش بھی نہیں ہوں۔" روبن نے تبصرہ کیا۔

"اب کام کی بات کرو۔" اسٹیفن نے کہا۔ "میری تجویز ہے کہ ہم قطار میں ایک ساتھ نہیں، الگ الگ کھڑے ہوں۔ سب سے آگے میں، مجھ سے بیس قدم پیچھے روبن اور اس سے بیس قدم پیچھے تم، جین پائرے۔ بس، دھیان رکھنا، ہم جیمس کے دوست ہیں اور انگلینڈ سے آئے ہیں۔ ایک بات اور.......... اِدھر اُدھر گھومو۔ لوگوں کی باتیں سنو۔ ہاروے کے کسی قریبی.......... بہت قریب دوست کا پتہ چل جائے تو اس کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ تم سے ہاتھ ملاتے وقت ہاروے کی توجہ قدرتی طور پر اپنے دوست کی طرف ہو گی۔ وہ تمہیں توجہ نہیں دے سکے گا۔ یہی ایک صورت ہے بچت کی۔"

"بہت خوب پروفیسر۔" جین پائرے نے داد دی۔

قطار بہت طویل تھی۔ ایک ہزار کم تو نہیں ہوتے۔ مسٹر اینڈ مسز میٹکالف، ارل

اور کاؤنٹس آف لاؤتھ اور نوبیاہتا جوڑا قطار کے پاس سے گزر رہے تھے۔

"مجھے تمہاری آمد پر مسرت ہوئی۔" این نے شریر لہجے میں اسٹیفن سے کہا۔

اسٹیفن نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اچھے لگ رہے ہو۔" جیمس نے کہا۔

"ہم سب تمہارے منصوبے پر اترا رہے ہیں جیمس۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

اسٹیفن مین ہال روم میں گھس کر ایک ستون کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ درمیان میں کئی منزلہ کیک رکھا ہوا تھا۔

اب روبن کی باری تھی۔ وہ ہاروے سے نظریں چرا رہا تھا۔ "اتنی دور سے آنے کا شکریہ۔" این نے کہا۔

روبن کچھ منمنا کر رہ گیا۔

"مجھے امید ہے روبن کہ تم خوب محظوظ ہوئے ہو گے۔" جیمس نے کہا۔

"تم.......... بڑے سؤر ہو جیمس۔"

جیمس کو بہت لطف آ رہا تھا۔ ٹیم تتر بتر تھی اور سب پہلی مرتبہ بوکھلائے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ "زور سے مت بولو۔ میری ممی سن لیں گی۔" اس نے روبن کو سمجھایا۔

روبن بھی بال روم میں گھس گیا۔ تلاش بسیار کے بعد اسے اسٹیفن نظر آ گیا اور وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔ "خیریت ہے؟" اسٹیفن نے پوچھا۔

"ہاں.......... خیریت ہی ہے۔ اپنی پرواز کا وقت کیا ہے۔ اب مجھ میں ہاروے کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں۔"

"فلائٹ آٹھ بجے ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جین پائرے کو دیکھتے رہو۔"

شکر ہے، اس نے داڑھی رکھ لی ہے۔"

جین پائرے نے ہاروے سے ہاتھ ملایا ہاروے کی توجہ اس کے پیچھے کھڑے

ہوئے اپنے دوست پر مرکوز تھی۔ "ارے واہ ہارون کیسے ہو؟" ہاروے نے لپک کر پوچھا۔

جین پائرے نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ اب این آ پہنچی تھی۔ پائرے نے اس کی طرف جھک کر سرگوشی کی۔ "نیم' میٹ اینڈ میچ ٹو جیمس۔" پھر وہ باہر نکل آیا۔

☆======☆======☆

جام و مینا رقص میں تھے۔ خلافِ معمول اسٹیفن بھی مئے ناب میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ وہ تینوں اب بھی اسی ستون کی اوٹ میں کھڑے تھے۔ پھر ٹوسٹ ماسٹر نے مہمانوں سے ہاروے کا تعارف کرایا۔ ہاروے نے خاصی پُرمزاح تقریر کی' پھر اپنی جیب سے ایک لفافہ نکالا۔

"روزالی.......... یہ ہے شادی کا تحفہ۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس سے مناسب ترین استفادہ کرو گی۔" اس نے کہا۔

این نے دیکھا' وہ ڈھائی لاکھ ڈالر کا چیک تھا۔ "شکریہ ڈیڈی' آپ یقین رکھیں۔ یہ رقم جہاں استعمال ہوگی اس کا اس سے بہتر مصرف ممکن نہیں۔" این نے جواب دیا۔ پھر وہ تیزی سے جیمس کی طرف لپکی۔ "سنو ڈیئر.........! ایک منٹ۔" وہ جیمس کو گھسیٹتی ہوئی ایک نسبتاً پُرسکون گوشے میں لے آئی۔ "لو.......... دیکھو۔" اس نے جیمس کو چیک تھما دیا۔

"اوہ.......... میرے خدا' ڈھائی لاکھ ڈالر!"

"تمہیں معلوم ہے' میں اس رقم کا کیا کروں گی؟"

"میں جانتا ہوں۔"

اب این کو اسٹیفن' روبن اور جین پائرے کی تلاش تھی لیکن انہیں ڈھونڈنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ بالآخر وہ اسے ایک ستون کی اوٹ میں چھپے ہوئے مل گئے۔

"اسٹیفن.......... مجھے قلم دو گے؟" اس نے کہا۔

تینوں قلم تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔ اس نے چیک کے پیچھے دستخط کیے اور نوٹ لکھا۔ "اسٹیفن براڈلے کو ادائیگی کر دی جائے۔" پھر اس نے چیک اسٹیفن کو تھما دیا۔

وہ تینوں چیک کو گھورتے رہ گئے اور این واپس چلی گئی۔

"ہاں.......... پروفیسر' اب تازہ ترین مالی پوزیشن بتاؤ۔"

"ہاروے میٹکالف اب بھی ہمارا مقروض ہے ۱۰۱ ڈالر ۲۴ سینٹ کا۔"

"لعنت ہے۔ اتنا بڑا آدمی اور اتنا حقیر قرض۔ آگ لگا دو اس کے گھر کو۔" جین پائرے غرایا۔

پندرہ منٹ بعد دولہا دلہن کی روانگی تھی۔ وہ تینوں انہیں الوداع کہنے باہر نکل آئے۔ اب وہ قدرے پُراعتماد تھے۔ وہ کار کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

"لعنت ہے۔ کیا ہر چیز کا بندوبست میں ہی کروں گا؟" انہوں نے ہاروے کی غراہٹ سنی۔ وہ مہمانوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی نظریں ان تینوں پر جم گئیں۔

"اے بیبرز آپ ہی لوگ شہ بالا ہیں نا؟"

"جی ہاں جناب۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

"روزالی جانے والی ہے اور یہاں پھول ہی نہیں ہیں۔ بھاگ کر پکڑو اور پھول لے آؤ۔"

"بہتر جناب۔"

"اے.......... میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے؟"

"جی ہاں جناب.......... میرا مطلب ہے' ہرگز نہیں جناب۔ میں جا کر پھول لاتا ہوں۔"

اسٹیفن پلٹا اور اس نے دوڑ لگا دی۔ روبن اور جین پائرے اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ مکان کے عقبی حصے میں پہنچ کر اسٹیفن رک گیا۔ اتنے خوبصورت اور اتنے بڑے

گلاب اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ جین پائرے اور روبن دوڑتے ہوئے آگے نکل گئے۔ پھر رکے اور پلٹ کر اسٹیفن کی طرف آگئے۔

"اے.......... کیا بات ہے۔ کس چکر میں ہو؟"

"پھول.........." اسٹیفن نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "جلدی جلدی پھول توڑو۔ دولہا دلہن کے لئے درکار ہیں۔"

وہ واپس پہنچے تو جیمس اور این باہر آچکے تھے۔ وہ تینوں بھاگم بھاگ وہاں پہنچے۔

"واہ.......... شاندار۔ یہ تو میرے پسندیدہ پھول ہیں۔ کتنے کے ملے؟" ہاروے نے پوچھا۔

"سو ڈالر۔" اسٹیفن نے بے سوچے سمجھے جواب دیا۔

ہاروے نے پچاس ڈالر کے دو نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔

☆======☆======☆

جیمس دوڑا ان کے پاس آیا۔ "میں ہنی مون پر روانہ ہو رہا ہوں۔ حساب کا کیا رہا؟"

"لعنت ہو تمہارے سر پر۔" اسٹیفن نے کہا۔ "وہ ابھی ایک ڈالر ۲۴ سینٹ کا مقروض ہے۔"

"یار.......... یہ رقم تو معاف بھی کی جا سکتی ہے۔" جیمس نے کہا۔

"نہیں.......... ہم نے طے کیا تھا کہ حساب پائی پائی کا ہوگا۔" اسٹیفن بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔" جیمس نے واپسی کے لئے پلٹتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں اپنے منصوبے میں تم لوگوں سے کوئی مدد نہیں لوں گا۔"

"رقم ہاروے کی ہونی چاہیے۔" اسٹیفن نے یاد دہانی کرائی۔

جیمس نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔ وہ تینوں بے تابی سے ٹہلتے رہے۔ وہ وہاں زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہتے تھے.......... لیکن یہ ان کا حساب صاف کرنے کا

آخری موقع تھا۔ وہ خاصے نروس ہو رہے تھے۔ "یار.......... تم نے جیمس کو پھنسوا دیا۔" روبن بولا۔

"اس نے اب تک شادی کے علاوہ کیا بھی کیا ہے۔" جین پائرے نے منہ بنا کر کہا۔

"میری مانو تو ایک ڈالر ۲۴ سینٹ کو جہنم میں ڈالو اور واپس چلو۔" روبن نے تجویز پیش کی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔" اسٹیفن نے جواب دیا۔

اسی وقت جیمس ہانپتا کانپتا آیا اور اس نے اسٹیفن کا ہاتھ کھول کر اس میں ریزگاری بھر دی۔ "یہ لو.......... گن لو اپنی رقم۔" اس نے کہا۔ "میں تو روانہ ہو رہا ہوں۔"

"گڈ لک۔" تینوں نے بیک آواز کہا۔ اسٹیفن ریزگاری گن رہا تھا۔ "پورے ایک سو چوبیس سینٹ ہیں۔" چند لمحے بعد اس نے اعلان کیا۔ "آؤ' اب نکل چلیں۔"

وہ باہر آئے تو این اور جیمس ہنی مون کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ ہاروے بے حد ہیجانی انداز میں اپنے ایک دوست سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ تینوں اس کے قریب سے گزرتے ہوئے ٹھٹک گئے.......... "عجیب واردات ہوئی ہے' میرے ساتھ۔" ہاروے کہہ رہا تھا۔ "وہ نقاب پوش ریوالور کے زور پر مجھے ایک کمرے میں لے گیا۔ خوش قسمتی سے وہ میرا بیڈ روم تھا۔ پھر اس نے کہا.......... "اپنی جیبیں خالی کر دو۔" میں نے جیبیں خالی کر دیں۔ سارے بڑے بڑے نوٹ تھے۔ مجھے نہیں چاہیے۔ نقاب پوش نے بیزاری سے کہا مجھے صرف ایک ڈالر ۲۴ سینٹ درکار ہیں۔ نکالو' ایک ڈالر ۲۴ سینٹ ورنہ.......... 'میں نے کہا۔ ورنہ تم مجھے گولی مار دو گے؟ وہ بولا۔ ہرگز نہیں.......... گولی ماروں گا تو تم پر واجب الادا رقم شاید ڈیڑھ ڈالر ہو جائے گی جلدی سے نکالو' ایک ڈالر ۲۴ سینٹ'.......... اور یار' وہ بے حد سنجیدہ

تھا۔ میری جان پر بنی ہوئی تھی۔ میں نے ساری درازیں چھان ڈالیں اور پھر ریزگاری اس کی طرف بڑھادی۔ اس نے گن کر ایک ڈالر ۲۴ سینٹ لئے اور کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر کے چلا گیا۔ میں این اور جیمس کو الوداع بھی نہ کہہ سکا............"

تینوں دوست ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل آئے۔ انہیں ایئرپورٹ جانا تھا۔

"بالآخر جیمس نے ثابت کر دیا کہ وہ بھی رقم وصول کر سکتا تھا۔" اسٹیفن نے کہا۔

"اور میرے خیال میں یہ ایک ڈالر ۲۴ سینٹ وصول کرنا سب سے دشوار کام تھا۔" روبن نے تائید کی۔

"ہونہہ............ دیکھ لینا............ بالآخر اس کی شادی سب سے دشوار کام ثابت ہوگی۔" جین پائرے بولا اور ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

وہ ائرپورٹ کی طرف روانہ ہوگئے............ بے حد مطمئن اور خوش............ انہوں نے اپنی رقم وصول کرلی تھی۔

☆=====ختم شد=====☆